بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر: منصور احمد

جلد: 75/ شمارہ32/ 6/اگست 2026ء، 22صفر 1448 ہجری قمری /06/ظہور 1405 ہجری شمسی (www.akhbarbadr.in)

ارشاد باری تعالیٰ — تقویٰ اختیار کرو

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلۡتَنۡظُرۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَلَا تَکُوۡنُوۡا کَالَّذِیۡنَ نَسُوا اللّٰہَ فَاَنۡسٰہُمۡ اَنۡفُسَہُمۡ ؕ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۲۰﴾ (سورۃ الحشر:۲۰-۱۹)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقوی اختیار کرو اور ہر جان یہ نظر رکھے کہ وہ کل کے لئے کیا آگے بھیج رہی ہے۔ اور اللہ کا تقوی اختیار کرو۔ یقیناً اللہ اُس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہوجاؤ جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے انہیں خود اپنے آپ سے غافل کر دیا۔ یہی بدکردار لوگ ہیں۔

ارشاد نبوی ﷺ — آنحضرت ﷺ نے سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا، تقویٰ یہاں ہے

عَنۡ اَبِیۡ ہُرَیۡرَۃَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: "لَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا یَبِعۡ بَعۡضُکُمۡ عَلَی بَیۡعِ بَعۡضٍ، وَکُوۡنُوا عِبَادَ اللّٰہِ إِخۡوَانًا الۡمُسۡلِمُ اَخُو الۡمُسۡلِمِ لَا یَظۡلِمُہُ، وَلَا یَخۡذُلُہُ، وَلَا یَحۡقِرُہُ التَّقۡوَی ہَاہُنَا، وَیُشِیۡرُ إِلَی صَدۡرِہِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، بِحَسۡبِ امۡرِیٍٔ مِنَ الشَّرِّ اَنۡ یَحۡقِرَ اَخَاہُ الۡمُسۡلِمَ کُلُّ الۡمُسۡلِمِ عَلَی الۡمُسۡلِمِ، حَرَامٌ دَمُہُ، وَمَالُہُ، وَعِرۡضُہُ". (صحیح مسلم کتاب البروالصلۃ والآداب باب تحریم ظلم المسلم وخذلہ.... حدیث: ۶۵۴۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپس میں حسد نہ کرو۔ آپس میں نہ جھگڑو۔ آپس میں بُغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے دشمنیاں نہ رکھو اور تم میں سے کوئی ایک دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے۔ اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ اُس پر ظلم نہیں کرتا۔ اُسے ذلیل نہیں کرتا اور اُسے حقیر نہیں جانتا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ اپنے دل کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ ’’تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے۔‘‘ کسی آدمی کے شر کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے۔

تبرکات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام — خوشحالی کا اصول تقویٰ ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’اسلام میں حقیقی زندگی ایک موت چاہتی ہے جو تلخ ہے۔ لیکن جو اُس کو قبول کرتا ہے آخر وہی زندہ ہوتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ انسان دنیا کی خواہشوں اور لذّتوں کو ہی جنّت سمجھتا ہے حالانکہ وہ دوزخ ہے۔ اور سعید آدمی خدا کی راہ میں تکالیف کو قبول کرتا ہے اور وہی جنّت ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا فانی ہے اور سب مرنے کے لیے پیدا ہوئے ہیں۔ آخر ایک وقت آجاتا ہے کہ سب دوست، آشنا، عزیز واقارب جدا ہوجاتے ہیں۔ اس وقت جس قدر ناجائز خوشیوں اور لذّتوں کو راحت سمجھتا ہے وہ تلخیوں کی صورت میں نمودار ہوجاتی ہیں۔ سچّی خوشحالی اور راحت تقویٰ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی اور تقویٰ پر قائم ہونا گویا زہر کا پیالہ پینا ہے۔ متقی کے لیے خدا تعالیٰ ساری راحتوں کے سامان مہیا کر دیتا ہے۔ مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا وَّیَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ۔ (سورۃ الطلاق 4-3) پس خوشحالی کا اصول تقویٰ ہے۔ لیکن حصولِ تقوی کیلئے نہیں چاہئے کہ ہم شرطیں باندھتے پھریں۔ تقویٰ اختیار کرنے سے جو مانگو گے ملے گا۔ خدا تعالیٰ رحیم وکریم ہے۔ تقویٰ اختیار کرو جو چاہو گے وہ دے گا‘‘۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 90۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اقتباس از تفسیر کبیر — تَتَّقُوۡنَ کے ایک معنے یہ بھی ہیں کہ اگر تم رب کی عبادت اخلاص اور یقین کے ساتھ کرو گے تو آپس کے ظلموں سے بھی بچ جاؤ گے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 22 کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’تَتَّقُوۡنَ میں جہاں ایسے امور سے بچنے کے معنے نکلتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور بندے کے تعلق کو بگاڑ دیتے ہیں وہاں اس سے ان امور سے بچنے کا بھی اشارہ پایا جاتا ہے جو بندوں کے باہمی تعلقات سے تعلق رکھتے ہیں۔ عبادت الٰہی ایسے امور میں غلطی کرنے سے بھی انسان کو بچاتی ہے۔ جو شخص خدا تعالیٰ کو اپنا ربّ سمجھنے لگے ضرور ہے کہ وہ اس کے بندوں سے بھی اچھا تعلق پیدا کرے گا اور پھر یہ بھی لازم ہے کہ وہ بندوں پر ظلم نہیں کرے گا کیونکہ جو شخص اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا بندہ بنالے گا اس کی نظر اپنی سب ضرورتوں کے لئے خدا تعالیٰ پر ہی پڑے گی خصوصاً جبکہ وہ اس کے رب ہونے پر ایمان رکھتا ہوگا۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو اپنی سب ضرورتوں کا کفیل سمجھے گا وہ بندوں کے اموال پر نظر نہیں رکھ سکتا اور نہ اپنی ضرورتوں کے پورا کرنے کے لئے ان کے مالوں میں خیانت کرسکتا ہے نہ ان پر ظلم کرسکتا ہے۔ پس تَتَّقُوۡنَ کے ایک معنے یہ بھی ہیں کہ اگر تم رب کی عبادت اخلاص اور یقین کے ساتھ کرو گے تو آپس کے ظلموں سے بھی بچ جاؤ گے اور دنیا میں بھی امن قائم ہوگا۔ صحابہ کرام اپنے رب کے بندے بن گئے تھے۔ دیکھو! ان کی حکومت میں دنیا کو کس قدر امن ملا حتّٰی کہ دشمن تک ان کے نیک سلوک کے معترف ہوئے اور آج تک ابوبکرؓ اور عمرؓ کی حکومت کی یاد لوگوں کے دلوں میں تازہ ہے حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کی حکومت بھی ایسی ہی تھی مگر چونکہ اُن کے بارہ میں اختلاف ہوا ہے میں نے ان کا ذکر نہیں کیا۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد اول صفحہ 302 آن لائن ایڈیشن)

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31/جولائی 2026 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو۔کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں معزز مہمانان کرام کے جلسہ سالانہ برطانیہ کے متعلق تاثرات بیان فرمائے۔ احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، فعال درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

منظوم کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(جلسہ سالانہ برطانیہ 2026ء کے اختتامی اجلاس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب سے قبل پڑھے جانے والے اشعار)

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے   کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلاوے   یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا   نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے
اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا   کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے
تھک گئے ہم تو انہیں باتوں کو کہتے کہتے   ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے
آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند   ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے
یونہی غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں   وہ نہیں جاگتے سو بار جگایا ہم نے
جل رہے ہیں یہ سبھی بغضوں میں اور کینوں میں   باز آتے نہیں ہر چند ہٹایا ہم نے
آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے   لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے

آئینہ کمالات اسلام صفحہ 224 مطبوعہ 1893ء

اداریہ

جلسہ سالانہ یوکے، خلافت احمدیہ کی صداقت کا عظیم الشان نشان!

الحمد للہ ثُم الحمد للہ کہ امسال یوکے میں جماعت احمدیہ کا 60 واں جلسہ سالانہ شایان شان طریق پر منعقد ہوا۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جب 1891ء میں قادیان کی مسجد اقصیٰ سے باذن الٰہی جلسہ سالانہ کی بُنیاد رکھی تھی تو فرمایا تھا:

- یہ للّٰہی جلسہ ہے
- اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف سُنائے جائیں گے جن سے ایمان اور یقین اور معرفت میں ترقی ہو گی
- تائید حق اس جلسہ کو حاصل ہو گی
- اس کی بُنیاد اعلائے کلمہ اسلام پر ہے
- اللہ نے اس جلسہ کیلئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں
- ہر سال جو نئے بھائی شامل ہوں گے وہ اپنے پہلے بھائیوں سے تعارف حاصل کریں گے گویا یہ بھی پیشگوئی فرمادی کہ اس جلسہ میں سال بہ سال جماعت میں شامل ہونے والوں کا اضافہ ہوتا چلا جائے گا
- اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے (آسمانی فیصلہ)

قادیان دار الامان میں پہلا جلسہ سالانہ 1891ء میں نہایت مخالفانہ ماحول میں شروع ہوا کہ جب کہ ملک کے طول و عرض کے کئی مولویوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر کفر کے فتوے لگائے تھے اور اب امسال قادیان دار الامان میں 131واں واں جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے۔

اگرچہ اس جلسہ کی شاخیں قادیان سے نکل کر ربوہ سے ہوتی ہوئی اب دنیا کے بیسیوں ممالک میں پھیل چکی ہیں اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ کے زمانہ میں ہی دنیا کے کئی ملکوں میں جلسے ہونے شروع ہو گئے تھے جن میں بعد میں آنے والی مقدس خلافتوں کے دور میں ترقیات ہوتی رہیں جن میں یہ جلسے نہ صرف دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلے بلکہ جماعت کے اپنے وسیع و عریض سنٹرز میں یہ جلسے منعقد ہو رہے ہیں جہاں مہمانوں کے قیام و طعام کیلئے ہر طرح کی سہولتیں شامل ہیں۔چنانچہ امسال یوکے میں منعقد ہونے والا 60 واں جلسہ سالانہ بھی جماعت کے اپنے مرکز میں جو کئی ایکڑ رقبہ پر محیط ہے اور جہاں جلسہ کیلئے تمام بُنیادی سہولتیں حاصل ہیں منعقد ہوا ہے۔
حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس نے اس مرکز کا نام ”حدیقۃ المہدی“ رکھا ہے یعنی مہدی علیہ السلام کا باغیچہ۔امسال اس جلسہ سالانہ میں (117) ممالک کے (51181) افراد نے شرکت کی۔یہ وسعت مکانی جو دنیا کے کئی ملکوں میں جماعت کو حاصل ہے یہ یقیناً یقیناً حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان ہے۔حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ اور یہ بھی فرمایا تھا وَسِّعْ مَکَانَکَ اپنے مکان کو وسیع کر اور یہ بھی فرمایا تھا کثیر تعداد میں لوگ آپ کے پاس آئیں گے کہیں ان کی کثرت سے گھبرانہ جانا۔یہ الہام یقیناً اللہ کی طرف سے تھے۔اگر نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے نہ ہوتے تو اللہ کبھی ان الہامات کو پورا نہ کرتا بلکہ دنیا کے ممالک تو کیا قادیان سے بھی باہر نکلنے کی توفیق نہ دیتا۔
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اس جلسہ کے اور بھی کئی فوائد ہیں جو آئندہ ظاہر ہوتے رہیں گے۔ان میں سے ایک عظیم الشان فائدہ جو اس جلسہ کو حاصل ہے وہ یہ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دستِ مبارک پر ہر سال لاکھوں افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں۔اس کے متعلق بزرگان سلف کی ایک پیشگوئی بھی تھی کہ امام مہدی کی بیعت کے وقت آسمان سے آواز آئے گی کہ یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی سنو اور اسکی اطاعت کرو۔چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق امسال بھی مزید دو لاکھ ستاسٹھ ہزار پانچ صد چھیانوے افراد نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔یہ افراد سیٹیلائیٹ کے ذریعہ بیعت میں شامل ہوئے اور دنیا بھر نے اُن کو ایم. ٹی. اے کی برکت سے بیعت کرتے ہوئے دیکھا اور دنیا بھر کے احمدیوں نے اور دیگر بیعت کرنے والوں نے اپنے اپنے مُلکوں میں بیٹھے ہوئے خلیفہ وقت کے ہاتھ پر بیعت کی اور دنیا بھر کو یہ پیغام گیا کہ هٰذا خلیفة الله المهدی فاسمعوله و اطیعوا

کہ یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی سنو! اور اطاعت کرو!!

(قیامت نامہ حضرت شاہ رفیع الدین صاحبؒ صفحہ 4)

امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ کے متعلق یہ پیشگوئی بھی تھی کہ ان کے ماننے والے پوری دُنیا میں پھیل جائیں گے۔جو مشرق میں ہو گا وہ اپنے مغرب میں رہنے والے بھائی کو دیکھ لے گا اور جو مغرب میں رہائش پذیر ہو گا وہ مشرق میں رہنے والے کا چہرہ دیکھ لے گا۔بحار الانوار جو شیعہ حضرات کی معروف کتاب ہے اس میں تحریر ہے:

”ان المؤمن فی زمان القائم و هو بالمشرقِ لیری اخاه الّذی فی المغرب و کذا الذی فی المغرب یری اخاه الّذی فی المشرق۔“

کہ امام مہدی کے زمانہ میں ایک شخص مشرق میں ہو گا وہ اپنے مغرب میں رہنے والے بھائی کو دیکھ لے گا اور جو مغرب میں ہو گا وہ مشرق میں رہنے والے کو دیکھ لے گا۔

(بحار الانوار شیخ محمد باقر مجلسی باب احوال القائم علیہ السلام)

الحمد للہ کہ آج یہ پیشگوئی ایم. ٹی. اے کے طفیل پوری ہو چکی ہے جبکہ جلسہ سالانہ U.K میں حاضرین کے علاوہ دُنیا بھر کے مُلکوں نے بذریعہ سیٹیلائٹ جلسہ میں شرکت کی اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات سے استفادہ کیا اور جلسہ میں بیٹھے ہوئے بھائیوں نے اپنے ان بھائیوں کو دیکھا جو مشرق و مغرب میں کسی بھی مُلک میں بیٹھے ہوئے تھے اور مشرق و مغرب میں بیٹھے ہوئے بھائیوں نے حضرت امیر المومنین کو اور جلسہ سالانہ میں بیٹھے ہوئے احباب کو دیکھا اور ایسے ممالک کی تعداد 62 ہے جو 95 سنٹرز میں بیٹھ کر جلسہ کا پروگرام سن رہے تھے۔حاضرین جلسہ ان کو دیکھ رہے تھے اور وہ حاضرین جلسہ کو دیکھ رہے تھے اور پوری ہونے والی پیشگوئی پر تسبیح و تحمید پڑھ رہے تھے۔
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جب 1889ء میں بیعت لی تو بیعت کی اغراض کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

”تمام تر کوشش اس بات کیلئے کریں کہ ان کی تمام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبتِ الٰہی اور ہمدردی بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آئے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 460)

آج یہ عبارت بھی جو پیشگوئی کا رنگ رکھتی ہے بفضلہٖ تعالیٰ خلافتِ احمدیہ کے ذریعہ پوری ہو چکی ہے۔حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ہر سال دنیا بھر سے موصول ہونے والی جماعتی مساعی کی رپورٹوں کو جلسہ سالانہ کے موقع پر پیش کرتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ روحانی قول کہ محبت الٰہی اور ہمدردی ”بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آئے۔“ یہ دریا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس خطاب کے ذریعہ بہتا ہوا نظر آیا جو حضور نے 25/جولائی کے آخری اجلاس میں ارشاد فرمایا تھا۔اس سے معلوم ہوا کہ خلافت احمدیہ وہ عظیم رُوحانی مرکز ہے جہاں تمام سال افضال الٰہیہ کے چھینٹے ایک دریا کی شکل میں اکٹھے ہوتے ہیں اور پھر جلسہ سالانہ کے ایام میں حضور انور اس کو ایک بہتے ہوئے دریا کی شکل میں احباب جماعت کے قلوب میں اُنڈیل دیتے ہیں جس سے احباب جماعت بے اختیار تسبیح و تحمید میں مشغول ہو جاتے ہیں اور مخالفین میں سے بعض توبہ کر کے ہدایت کی طرف آجاتے ہیں اور بعض مخالفت کے کاروبار میں مزید بڑھ جاتے ہیں اور اپنی بدقسمتی کا شکار ہو جاتے ہیں۔
ذیل میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے بیان فرمودہ افضالِ الٰہیہ کے ان قطرات آب زلال میں سے چند آپ کی خدمت میں خلاصتہً پیش کئے جاتے ہیں۔آپ نے فرمایا:

” اس وقت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ پر دوران سال نازل ہونے والے افضالِ الٰہیہ کا مختصر خاکہ پیش کرتا ہوں:

- دنیا بھر میں 398 نئی جماعتیں قائم ہوئیں اور 811 مقامات پر پہلی مرتبہ جماعت کا پودا لگا۔
- دوران سال 172 مساجد حاصل ہوئیں جن میں سے 133 تعمیر کی گئیں اور 39 اللہ تعالیٰ نے بنی بنائی عطا فرمائیں۔
- 135 ممالک میں چھ لاکھ چھیالیس ہزار چار صد اکتالیس وقار عمل ہوئے جن سے بقیہ صفحہ نمبر 7 پر

خطبہ جمعہ

”یہ بات ہر طرح ثابت ہے کہ مرزا صاحب اپنی عادات میں سادہ اور رفیاضانہ جذبات رکھنے والے تھے۔ ان کی اخلاقی جرأت جو انہوں نے اپنے مخالفین کی طرف سے سخت مخالفت اور ایذا رسانی کے مقابلہ میں دکھائی یقیناً قابل تحسین ہے۔ صرف ایک مقناطیسی جذب اور نہایت خوشگوار اخلاق رکھنے والا شخص ہی ایسے لوگوں کی دوستی اور وفاداری حاصل کر سکتا تھا جن میں سے کم از کم دو نے افغانستان میں اپنے عقائد کی وجہ سے جان دے دی مگر مرزا صاحب کا دامن نہ چھوڑا۔ مَیں نے بعض پرانے احمدیوں سے ان کے احمدی ہونے کی وجہ دریافت کی تو اکثر نے سب سے بڑی وجہ مرزا صاحب کے ذاتی اثر اور ان کے جذب اور کھینچ لینے والی شخصیت کو پیش کیا“ (پادری والٹر (Walter) ایم اے، مصنف کتاب The Ahmadiya Movement)

آپ علیہ السلام کی زندگی میں جود وعطا کی ایک اَور شان بھی جلوہ گر ہے جو شفاعت و سفارش کا رنگ رکھتی ہے۔ بعض اوقات آپؑ کی خدمت میں کوئی ایسا سائل آتا جس کے سوال کو پورا کرنا آپؑ کے اختیار میں نہ ہوتا بلکہ اس کا تعلق دوسروں سے ہوتا۔ اس حالت میں آپؑ اس امر کا بھی التزام رکھتے تھے کہ اس کے فائدے کے لیے ایسے لوگوں کو بھی سپارش کر دیتے جن کو اپنی کسی ذاتی ضرورت کے لیے بھی کبھی کچھ نہ کہتے۔... یہ ایک ایسی کریمانہ اور مخلصانہ شان ہے کہ بہت ہی کم دنیا میں پائی جاتی ہے

یہ واضح امر ہے کہ مرزا امام الدین صاحب کی دشمنی اور عداوت کوئی مخفی امر نہ تھا مگر جب بھی نیکی اور احسان کرنے کا معاملہ آیا تو اس عداوت کا کبھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خیال بھی نہیں آیا۔ اور اسے فائدہ پہنچانے میں کبھی تامّل نہیں کیا

آپؑ ہر طرح سے مخلوقِ خدا کی نفع رسانی کے لئے آمادہ رہتے تھے اور داد و دہش اور شفاعت و سپارش سے کبھی دریغ نہ فرماتے۔ باوجود ان باتوں کے جہاں آپؑ دیکھتے کہ کچھ دینا مسرفانہ رنگ رکھتا ہے آپؑ اس سے پرہیز فرماتے

آپؑ کی عام عادت یہ تھی کہ جو کچھ کسی کو دیتے تھے وہ کسی نمائش کے لئے نہ ہوتا تھا بلکہ محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے نقطۂ خیال سے۔ اور اس لئے عام طور پر آپؑ نہایت مخفی طریقوں سے یہ عطا فرماتے تھے اور کبھی دوسروں کو تحریک کرنے کے لیے اور عملی سبق دینے کے واسطے علانیہ بھی کرتے تھے

متعدد بار ایسا ہوتا اور مخفی طور پر آپؑ عموماً حاجت مند لوگوں سے سلوک کرتے رہتے اور اس میں کسی دوست دشمن، ہندو یا مسلمان کا امتیاز نہ تھا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عادت میں یہ امر بھی داخل تھا کہ بعض اوقات وہ کسی کی حاجت اور ضرورت کا احساس کر کے اس کے سوال یا اظہار کے منتظر نہ رہتے تھے بلکہ خود بخود ہی پیش کر دیا کرتے تھے

حضرت اقدسؑ کو اپنے خدام کی دلداری کا بہت بڑا خیال رہتا تھا اور حضورؑ اس کے لیے خود اپنی ذات سے ہر قسم کی قربانی اور ایثار کا عملاً اظہار فرماتے تھے کام آپؑ کرواتے تھے تو کام کرنے والوں کی سہولت کا بھی خیال رکھتے تھے

یہ آپؑ کے چند سخاو احسان کے واقعات ہیں جن کا نمونہ آپؑ نے اپنے آقاؐ کی اتباع میں دکھایا اور اس احسان وسخا سے اپنے اور غیر حتیٰ کہ دشمن بھی فیض یاب ہوتے رہے

امام الزمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی شفقتوں اور جُود وسخا کے ایمان افروز واقعات

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10؍جولائی 2026ء بمطابق 10؍وفا 1405 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر، ادارہ الفضل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۱

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۲ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۳ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝۴ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝۵

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝۶ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۵ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝۷

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ

آپ علیہ السلام کی زندگی میں جود وعطا کی ایک اَور شان بھی جلوہ گر ہے جو شفاعت و سفارش کا رنگ رکھتی ہے۔ بعض اوقات آپؑ کی خدمت میں کوئی ایسا سائل آتا جس کے سوال کو پورا کرنا آپؑ کے اختیار میں نہ ہوتا بلکہ اس کا تعلق دوسروں سے ہوتا۔ اس حالت میں آپؑ اس امر کا بھی التزام رکھتے تھے کہ اس کے فائدے کے لیے ایسے لوگوں

کو بھی سپارش کر دیتے جن کو اپنی کسی ذاتی ضرورت کے لیے بھی کبھی کچھ نہ کہتے۔

یعنی دوسرے لوگوں کا کام تو کروا لیتے تھے لیکن اپنا کام کبھی اس شخص سے نہیں کروایا۔ لکھتے ہیں کہ اور

یہ ایک ایسی کریمانہ اور مخلصانہ شان ہے کہ بہت ہی کم دنیا میں پائی جاتی ہے۔

پھر آپؓ مرزا امام الدین صاحب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ کوئی مخفی امر نہیں کہ مرزا امام الدین صاحب اس سلسلے کے سخت دشمن تھے اور حضرتؑ کے خاندان کے ساتھ ان کو عداوت تھی۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کی عداوت کو دنیوی معاملات میں ہمیشہ نظرانداز کر دیتے تھے۔ دین کی حد تو ٹھیک تھی۔ آپؑ دین کے معاملے میں عداوت برداشت نہیں کرتے تھے لیکن دنیا کے معاملات میں آپؑ نے کبھی پرواہ نہیں کی۔ یعنی ان سے حسن سلوک میں کبھی بھی آپؑ نے فرق نہیں کیا۔ وہ بسا اوقات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مالی مدد لے لیتے اور باوجود ان احسانات کے مخالفت میں بھی لگا رہتا تھا اور اس طرح پر تلخ دشمن تھا۔

ایک مرتبہ اس نے ایک گھوڑا فروخت کرنا تھا اور اس کے لیے اس نے بہتر موقع یہ تجویز کیا اس گھوڑے کو جموں لے جاوے اور حضرت حکیم الامت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعے پیش کرے تا کہ اس پر اسے ایک معقول رقم مل جائے۔ وہاں راجوں مہاراجوں سے ان کی واقفیت تھی وہ اس کو خرید لیں۔ اس تجویز کو زیرِ نظر رکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خود مرزا امام الدین نے درخواست کی کہ آپؑ ایک سپارشی خط حضرت حکیم الامت کے نام لکھ دیں۔ آپؑ نے اس درخواست کو ردّ نہ فرمایا اور بلا تامّل حضرت مولوی صاحبؓ کے نام ایک سپارشی خط دے دیا۔ اور لکھتے ہیں کہ

یہ واضح امر ہے کہ مرزا امام الدین صاحب کی دشمنی اور عداوت کوئی مخفی امر نہ تھا مگر جب بھی نیکی اور احسان کرنے کا معاملہ آیا اس عداوت کا کبھی خیال بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں آیا۔ اور اسے فائدہ پہنچانے میں کبھی تامّل نہیں کیا۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ عرفانی حصہ دوم صفحہ 296 تا297)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو خط حضرت مولوی نور الدینؓ کو لکھا وہ تھا۔ ~~ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ’’کے بعد کہ ~~ مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ تعالیٰ۔

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اس خط کی تحریر سے مطلب آپ کو ایک تکلیف دینا ہے۔ امید ہے کہ آپ توجہ اور سعی سے دریغ نہ فرمائیں گے ’’ یعنی بڑی توجہ کی تاکید کی ہے ~~ اور وہ یہ ہے کہ مرزا امام الدین صاحب جو میرے ایک چچازاد بھائی ہیں ایک بیش قیمت گھوڑا ان کے پاس ہے جو خوش رفتار اور راجوں رئیسوں کی سواری کے لائق ہے۔ اب وہ اس کو فروخت کرنا چاہتے ہیں چونکہ ایسے گراں قیمت گھوڑوں کو عام لوگ خرید نہیں سکتے اور رئیس خود ایسی چیزوں کی تلاش میں رہتے ہیں لہٰذا مکلّف ہوں کہ آپ برائے مہربانی رئیس جموں یا اس کے کسی بھائی کے پاس تذکرہ کر کے جدوجہد کریں کہ تا مناسب قیمت سے وہ گھوڑا خرید لیں۔ اگر خریدنے کا ارادہ ان کی طرف سے پختہ ہو جائے تو گھوڑا آپ کی خدمت میں بھیجا جاوے۔ ضرور کوشش بلیغ کے بعد اطلاع بخشیں۔ ’’ بہت کوشش کریں۔ ’’والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد ‘‘

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ عرفانی حصہ دوم صفحہ 297 تا298)

1888ء کا یہ واقعہ ہے۔ اس وقت دشمنی تو مرزا امام الدین کی تھی لیکن ابھی آپؑ کا دعویٰ نہیں تھا۔ تو بہرحال اس طرح بھی آپؑ نے اپنے اس دشمن بھائی کی مدد کی۔

حضرت شیخ محمد نصیب صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں کسی زمانے میں ان سکھ ترکھانوں کے مکان میں کرایہ پر رہتا تھا جو مرزا نظام الدین صاحب سربراہ نمبردار کے مکان کے پاس ہی تھے۔ کسی بات پر مالک مکان نے میرے ساتھ بے جا جھگڑا کیا اور مجھے مکان خالی کرنے کو کہا۔ مَیں نے کہا کہ جب سٹامپ لکھا ہوا ہے، معاہدہ ہوا ہوا ہے۔ باقاعدہ کرایہ ادا کر رہا ہوں تو مَیں مکان خالی نہیں کرتا۔ اس نے اس معاملے میں مرزا نظام الدین صاحب سے امداد لینی چاہی اور وہ بار بار ایک شخص خیر الدین صاحب جو چوکیدار تھے اس کے ذریعے سے وہ مجھے بلاتے۔ کبھی تو مَیں چلا جاتا اور کبھی نہیں جاتا تھا۔ بہرحال وہ مجھے ڈرا کر کہ فساد ہو جائے گا مکان خالی کرانا چاہتے تھے اور مَیں خالی نہیں کرتا تھا۔ اس پر مرزا صاحب نے شیخ یعقوب علی صاحبؓ سے امداد چاہی۔ مرزا نظام الدین صاحب نے شیخ یعقوب علی صاحبؓ کو کہا تو شیخ صاحبؓ نے مجھے کہا بہتر ہے مکان خالی کر دو۔ ان دنوں میرے گھر میں لڑکی پیدا ہوئی تھی۔ مکان تبدیل کرنا مشکل تھا۔ مَیں نے اس کا ذکر حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ سے کیا۔ مولوی صاحبؓ، شیخ یعقوب علی صاحبؓ کو ناراض ہوئے اور لکھا کہ آپ اسے کوئی مکان پہلے لے دیں پھر خالی کرائیں۔ شیخ صاحبؓ، مولوی صاحبؓ کی ناراضگی پر بالکل خاموش ہو گئے اور مرزا نظام الدین نے تقاضا جاری رکھا۔ کہتے ہیں آخر ایک روز مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں سارا حال لکھا۔ آپؑ کو بہت افسوس ہوا اور کہا کہ مجھے پڑھ کر سخت رنج ہوا ہے۔ اگر میرے پاس کوئی مکان خالی ہوتا تو ضرور دے دیتا۔ آئندہ خیال رکھوں گا۔ اور ساتھ پھر آپؑ نے فرمایا کہ آج نماز ظہر کے لیے جب آؤں اور شیخ یعقوب علی صاحبؓ بھی آئے ہوں تو مجھے یاد کرانا۔ ان دنوں مسجد مبارک کی توسیع ہو رہی تھی اور نماز اس مکان میں پڑھی جاتی تھی جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کا مکان تھا۔ کہتے ہیں جب مَیں نماز ظہر کے لیے گیا تو حضورؑ تشریف لائے۔ مَیں نے ابھی کچھ نہیں کہا۔ مجھے دیکھ کر خود ہی فرمایا کہ مرزا نظام الدین کے ہاں سے ایک عورت آئی تھی۔ مَیں نے پیغام دے بھیجا ہے انہیں۔ اب تمہیں تکلیف نہیں ہو گی۔ چنانچہ مجھے بعد میں کسی نے کچھ نہیں کہا اور مَیں کافی دیر تک اس مکان میں رہا جب تک کہ مجھے صدر انجمن احمدیہ نے کوارٹر الاٹ نہیں کر دیا۔ جب مَیں نے انجمن کی طرف سے مکان ملنے پر خالی کیا تو اس وقت پھر اس عورت کی بالکل کایا پلٹ گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پر کوئی احسان کیا تو اب مجھے جانے نہیں دیتی تھی اور زار و زار رو رہی تھی کہ کیوں جاتے ہو۔ یا تو لڑائی کی حالت تھی یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رویّے کی وجہ سے اور اس پر آپؑ نے جو احسان کیا اس کی وجہ سے وہ بالکل ہی بدل گئی۔ لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی اپنے ایک ادنیٰ خادم سے یہ مروّت و مہربانی حالانکہ مرزا نظام الدین صاحب کے ساتھ کسی قسم کی بول چال بھی نہیں تھی، نہ آنا جانا تھا۔ سب جانتے ہیں بالکل قطع تعلق تھا لیکن پھر بھی آپؑ کا یہ احسان مجھ پہ ہوا۔

(ماخوذ از روایات اصحاب احمد جلد 5 صفحہ 446-445 روایت حضرت شیخ محمد نصیب صاحبؓ)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ کہتے ہیں کہ ’’مرزا محمد بیگ خلف مرزا احمد بیگ صاحب ہوشیار پوری کا واقعہ بھی درج کر دیتا ہوں۔ مرزا محمد بیگ کے خاندان کے ساتھ بھی تعلقات اچھے نہ تھے اور یہ تعلقات کی ناخوشگواری محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے تھی‘‘ یہ احمد بیگ اور محمدی بیگم کا خاندان تھا جو سخت بے دین تھا اور سلسلے کا مخالف تھا۔ ’’مرزا محمد بیگ نے جموں جا کر ملازمت کرنی چاہی اور حضرت مسیح موعودؑ سے سپارش چاہی کہ حضرت حکیم الامت کے نام سپارشی خط دے دیا جاوے۔ حضرتؑ نے بلا تامّل مندرجہ ذیل خط لکھ دیا اس لئے کہ آپؑ کسی جائز سوال کو ردّ نہ کرتے تھے۔‘‘ اس میں لکھا کہ ’’محمد بیگ لڑکا جو آپ کے پاس ہے آنمکرم کو معلوم ہو گا اس کا والد مرزا احمد بیگ بوجہ اپنی بے سمجھی اور حجاب کے اس عاجز سے سخت عداوت اور کینہ رکھتا ہے... کچھ مضائقہ نہیں کہ ان لوگوں کی سختی کے عوض میں نرمی اختیار کر کے اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ...‘‘ یعنی اس طریق سے جو بہترین ہے ہٹا دے، ’’کا ثواب حاصل کیا جائے۔‘‘ جواب احسن طریقے سے اس کو دوں، اس کے ساتھ نیکی کروں۔ تو اللہ تعالیٰ کے اس حکم پہ چل کے اس کا ثواب کیوں نہ حاصل کروں۔ ’’اس لڑکے محمد بیگ کے کتنے خط اس مضمون کے پہنچے ہیں کہ مولوی صاحب پولیس کے محکمہ میں مجھ کو نوکر کرا دیں۔ اس خط کے بعد حضرت مولوی صاحبؓ نے اس کو پولیس میں نوکر کروا دیا۔ ان واقعات سے ظاہر ہے کہ

آپؑ ہر طرح سے مخلوقِ خدا کی نفع رسانی کے لئے آمادہ رہتے تھے اور داد و دِہش ’’ یعنی فیاضی ’’اور شفاعت و سپارش سے کبھی دریغ نہ فرماتے۔ باوجود ان باتوں کے جہاں آپؑ دیکھتے کہ کچھ دینا مُسرفانہ رنگ رکھتا ہے آپؑ اس سے پرہیز فرماتے‘‘ اسراف نہیں ہونا چاہیے۔

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ عرفانی حصہ دوم صفحہ 298، 299)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ ہی لکھتے ہیں کہ ’’قادیان میں ایک شخص نہال چند (نہالا) ‘‘ کہتے تھے اسے ’’بہارُو راج ایک برہمن تھا۔ ایک شخص نہال چند ’’بہارو راج ایک برہمن تھا، ہندو تھا‘‘ اپنی جوانی کے ایام میں وہ ایک مشہور مقدمہ باز تھا۔ آخر عمر تک قریباً اس کی ایسی ہی حالت رہی۔ وہ ان لوگوں میں سے تھا جو حضرت اقدسؑ کے خاندان کے ساتھ عموماً مقابلہ اور شرارتیں کرتے رہتے تھے۔ پھر سلسلہ کے دشمنوں کے ساتھ بھی وہ رہتا تھا۔ اخیر عمر میں اس کی مالی حالت نہایت خراب ہو گئی اور یہاں تک کہ بعض اوقات اس کو اپنی روزانہ ضروریات کے لئے بھی مشکلات پیش آتی تھیں۔‘‘ کھانا پینا مشکل ہو گیا۔ ’’اس نے ایک مرتبہ حضرت اقدسؑ کے دروازے پر آ کر ملاقات کی خواہش کی اور اطلاع کرائی۔‘‘ دشمن تھا لیکن ایسے لوگ تو پھر بہرحال شرم نہیں رکھتے۔ وہ آپؑ کے در پہ حاضر ہو گیا۔ ملاقات کی خواہش کی اطلاع کروائی گئی ’’حضرت صاحبؑ فوراً تشریف لے آئے۔ اس نے سلام کر کے اپنا قصہ کہنا شروع کیا۔ حضرت اقدسؑ نے نہ صرف تسلی دی بلکہ پچیس روپے کی رقم لا کر اس کے ہاتھ میں دے دی اور فرمایا کہ فی الحال اس سے کام چلاؤ پھر جب ضرورت ہو مجھے اطلاع دینا۔ چنانچہ اس کے بعد اس شخص کا معمول ہو گیا کہ وہ مہینے دو مہینے کے بعد آتا اور ایک معقول رقم آپؑ سے اپنی ضروریات کے لئے لے جاتا۔ وہ نہ صرف حضرت اقدسؑ سے لیتا بلکہ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اس نے بطور قرض ایک معقول رقم ایک خاص وعدہ پر لی تھی۔ جب وہ وعدہ کا وقت گزر گیا تو حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے اس سے مطالبہ کرایا۔ مگر اس نے یوں ہی سرسری جواب دے کر ٹال دیا۔ آخر حضرت خلیفہ اوّلؓ نے‘‘ یہ کہتے ہیں ’’ مجھے فرمایا (راوی) کہ مَیں اس سے مطالبہ کروں۔ مَیں نے جب اس کو کہا تو اس نے مندرجہ بالا واقعہ‘‘ جو ابھی بیان ہوا ہے وہ ’’اپنا بیان کیا اور کہا کہ ’’مولوی صاحب بار بار آدمی بھیجتے ہیں مرزا جیؑ تو مجھے ہمیشہ روپیہ دیتے ہیں اور اس سے میرا گزارا چلتا ہے۔‘‘ مَیں نے آ کر حضرت خلیفہ اوّلؓ سے واقعات عرض کئے تو فرمایا کہ اچھا اب اس کو نہ کہنا۔‘‘ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے بھی پھر اس سے نہیں مانگا۔

’’اسی طرح ایک شخص پنڈت بیج ناتھ بھی تھا‘‘ کہتے ہیں ’’...مجھے معلوم ہے کہ بعض اوقات حضرتؑ نے اس کے ساتھ بھی سلوک کیا‘‘ حالانکہ اس کا اچھا رویّہ نہیں تھا۔

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ عرفانی حصہ دوم صفحہ 289، 290)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ اپنی انگریزی کتاب احمدیہ موومنٹ میں پادری والٹر (Walter) ایم اے جو وائی ایم سی اے (YMCA) کے سیکرٹری تھے، پادری تھے انہوں نے کتاب ’’احمدیہ موومنٹ‘‘ لکھی۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق یہ رائے لکھی کہ

’’ یہ بات ہر طرح ثابت ہے کہ مرزا صاحب اپنی عادات میں سادہ اور فیاضانہ جذبات رکھنے والے تھے۔ ان کی اخلاقی جرأت جو انہوں نے اپنے مخالفین کی طرف سے سخت مخالفت اور ایذا رسانی کے مقابلہ میں دکھائی یقیناً قابل تحسین ہے۔ صرف ایک مقناطیسی جذب اور نہایت خوشگوار اخلاق رکھنے والا شخص ہی ایسے لوگوں کی دوستی اور وفاداری حاصل کر سکتا تھا جن میں سے کم از کم دو نے افغانستان میں اپنے عقائد کی وجہ سے جان دے دی‘‘

افغانستان کے شہداء کا ذکر ہے اس نے بھی ان کا ذکر کیا۔ کہتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رویے کی وجہ سے ہی تھا

’’ مگر مرزا صاحب کا دامن نہ چھوڑا۔ مَیں نے بعض پرانے احمدیوں سے ان کے احمدی ہونے کی وجہ دریافت کی تو اکثر نے سب سے بڑی وجہ مرزا صاحب کے ذاتی اثر اور ان کے جذب اور کھینچ لینے والی شخصیت کو پیش کیا۔‘‘

(سیرت المہدی جلد 1 حصہ 1 صفحہ 268، 269 روایت 297)

عمومی مجالس میں بھی آپؑ فرمایا کرتے تھے کہ مخالفین کا بھی خرچ اٹھانے کو تیار ہوں اگر وہ آئیں اور اپنے شبہات دُور کرنے کے لیے مجھ سے سوال کریں۔ چنانچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اس بارے میں لکھتے ہیں کہ میاں فخر الدین صاحب ملتانی نے مجھے بتایا کہ ’’حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ایک دفعہ میرے والد یہاں آئے۔

وہ سخت مخالف اور بد گو تھے۔ اور یہاں آکر بھی بڑی تیزی کی باتیں کرتے رہے اور وہ جب ملتان میں تھے تو کہتے تھے کہ مَیں اگر کبھی مرزا سے ملا تو (نعوذ باللہ) اس کے منہ پر بھی لعنتیں ڈالوں گا یعنی سامنے بھی یہی کہوں گا جو یہاں کہتا ہوں۔ خیر مَیں انہیں حضرت صاحبؑ کے پاس لے گیا۔ حضورؑ جب باہر تشریف لائے تو وہ" کہتے ہیں میرے والد اس وقت تو بڑے "ادب سے کھڑے ہو گئے اور پھر خوفزدہ ہو کر پیچھے ہٹ کر بیٹھ گئے۔ اس وقت مجلس میں اَور لوگ بھی تھے۔ حضورؑ نے بیٹھے بیٹھے" بغیر کوئی سوال کے "تقریر فرمانی شروع کی اور کئی دفعہ کہا کہ ہم تو چاہتے ہیں کہ لوگ ہمارے پاس آئیں اور ہماری باتیں سنیں اور ہم سے سوال کریں اور ہم ان کے واسطے خرچ کرنے کو بھی تیار ہیں لیکن اوّل تو لوگ آتے نہیں اور اگر آتے ہیں تو خاموش بیٹھے رہتے ہیں اور پھر پیچھے جاکر باتیں کرتے ہیں۔ غرض حضورؑ نے کھول کھول کر تقریر کی اور تبلیغ فرمائی اور انہیں بات کرنے پر کئی دفعہ ابھارا۔ میرا والد بڑا چرب زبان ہے مگر ان کے منہ پر گویا مہر لگ گئی اور وہ ایک لفظ بھی نہیں بول سکے۔ وہاں سے اٹھ کر مَیں نے ان سے پوچھا کہ آپ وہاں بولے کیوں نہیں؟..." تو انہوں نے کچھ نہیں کہا بس ٹال دیا باتوں باتوں میں۔ بہر حال "میاں فخر الدین صاحب کہتے تھے کہ حضرت صاحبؑ نے تقریر میں میرے والد کو مخاطب نہیں کیا تھا بلکہ عام تقریر فرمائی تھی" لیکن بدقسمتی سے میاں فخر الدین صاحب بھی خلافت ثانیہ میں جماعت چھوڑ گئے تھے۔

(سیرت المہدی جلد 1 حصہ 1 صفحہ 54،55روایت 74)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ صفیہ بیگم بنت مولوی عبد القادر صاحب مرحوم لدھیانوی جو نصرت ہائی سکول میں معلمہ ہیں انہوں نے مجھے بیان کیا کہ "ایک دفعہ ایک سوالی دریچے کے ذریعے کُرتا مانگتا تھا۔" ایک سوالی آیا۔ اس نے کُرتا مانگا۔ "حضرت صاحبؑ نے اپنا کُرتا اتار کر دریچہ سے فقیر کو دے دیا۔ والد صاحب مرحوم نے فرمایا" وہ دیکھ رہے تھے "کہ اللہ اللہ! کیسی فیاضی فرمارہے ہیں۔"

(سیرت المہدی جلد 2 حصہ 5 صفحہ 311 روایت 1565)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول بی بی صاحبہ اہلیہ حافظ حامد علی صاحب مرحوم جو مولوی عبد الرحمان صاحب فاضل جٹ کی خوشدامن تھیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہمارا تمام خرچ روٹی کپڑے کا حضورؑ ہی دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضورؑ نے ایک کپڑے کی واسکٹ اپنے اور ایک حافظ حامد علی صاحب کے لیے بنوائی۔ ایک ہی طرح کی واسکٹ۔ سردی کا موسم تھا۔ مَیں نے حافظ صاحب کو کہا کہ مَیں صبح جب نماز تہجد کے لیے اٹھتی ہوں اور سحری پکاتی ہوں تو مجھے سردی لگتی ہے۔ حافظ صاحب نے گرم صدری جو حضورؑ نے ان کو بنا کے دی تھی مجھے دے دی کہ تم پہن لیا کرو۔ جب مَیں اس کو پہن کر گئی اور انگیٹھی میں، چولہے میں آگ جلا رہی تھی تو حضورؑ آ گئے۔ انہوں نے پوچھا رسول بی بی! کیا یہ میری واسکٹ چرالی ہے۔ مذاقاً کہا۔ تو مَیں نے عرض کیا کہ

حضور! سب کچھ آپ کا ہی ہے۔ آپ کا ہی کھاتے ہیں، آپ کا ہی پہنتے ہیں۔
اس پر حضورؑ ہنسے۔ آپؑ نے فرمایا خوب کھاؤ اور پیو۔

(ماخوذ از سیرت المہدی جلد 2 حصہ 5 صفحہ 288 روایت 1517)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ

"آپؑ کی عام عادت یہ تھی کہ جو کچھ کسی کو دیتے تھے وہ کسی نمائش کے لئے نہ ہوتا تھا بلکہ محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے نقطہ خیال سے اور اس لئے عام طور پر آپؑ نہایت مخفی طریقوں سے یہ عطا فرماتے تھے اور کبھی دوسروں کو تحریک کرنے کے لیے اور عملی سبق دینے کے واسطے علانیہ بھی کرتے تھے۔

مخفی طور پر عطا کرنے میں آپؑ کا یہ بھی ایک طریق تھا کہ بعض اوقات ایسے طور پر دیتے تھے کہ خود لینے والے کو بھی بمشکل علم ہوتا تھا۔ اس سلسلہ میں" کہتے ہیں "مَیں ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔ منشی محمد نصیب صاحب (جو آج کل قادیان سے قطع تعلق کر چکے ہیں)" پیچھے ہٹ گئے بعد میں "ایک یتیم کی حیثیت سے قادیان آئے تھے اور حضرت اقدسؑ کے رحم و کرم سے انہوں نے قادیان میں رہ کر تعلیم پائی۔ ان کے اخراجات اور ضروریات کا سارا بار سلسلہ پر تھا۔ جب وہ جوان ہو گئے اور انہوں نے شادی کرلی تو وہ لاہور ایک اخبار کے دفتر میں محرر ہوئے اور پھر دفتر بدر قادیان میں آکر بارہ روپے ماہوار پر ملازم ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو جب اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلا بیٹا نصیر احمد... عطا فرمایا۔" یہ بعد میں فوت ہو گیا تھا "تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مرحوم نصیر احمد صاحب کے لئے ایک اَنّا کی ضرورت پیش آئی" دائی کی۔ پالنے والی عورت کی۔ کہتے ہیں "مَیں نے شیخ محمد نصیب صاحب کو تحریک کی کہ ایسے موقع پر تم اپنی بیوی کی خدمات پیش کر دو۔ ہم خُرما و ہم ثواب کا موقع ہے" یعنی وہ کام جس میں لذّت بھی ہے اور ثواب بھی ہے۔ تمہیں دوہرا فائدہ ہو گا۔ "میرے مشورہ کو شیخ صاحب نے قدر و عزّت کی نظر سے دیکھا اور ان کو یہ موقعہ مل گیا اور ان کی بیوی صاحبزادہ نصیر احمد صاحب کو دودھ پلانے پر مامور ہو گئیں۔ اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے باتوں ہی باتوں میں دریافت فرمایا کہ شیخ محمد نصیب صاحب کو کیا تنخواہ ملتی ہے۔ جب آپؑ کو معلوم ہوا کہ صرف بارہ روپے ملتے ہیں تو آپؑ نے محسوس فرمایا کہ اس قدر قلیل تنخواہ میں شاید گزارہ نہ ہوتا ہو۔ اگرچہ وہ" بڑا سستا زمانہ تھا "ارزانی کے ایام تھے لیکن حضرت اقدسؑ کو یہ احساس ہوا اور آپؑ نے ایک روز گزرتے ہوئے ان کے کمرہ میں بیس پچیس روپے کی پوٹلی پھینک دی۔ شیخ صاحب کو خیال گزرا کہ معلوم نہیں یہ روپیہ کیسا ہے۔ آخر یہ معلوم ہوا کہ حضرت اقدسؑ نے ان کی تنگی کا احساس کر کے رکھ دیا ہے تاکہ تکلیف نہ ہو اور آرام سے گزارہ کر لیں۔ چنانچہ انہوں نے اس روپیہ کو زیور بنانے میں خرچ کیا کیونکہ اس وقت ان کی کھانے پینے کی ضروریات حضرتؑ کے وسیع دستر خوان سے پوری ہو جاتی تھیں۔"

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ عرفانی حصہ دوم صفحہ 294،295)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ ہی فرماتے ہیں کہ "جہاں آپؑ کی عادت میں یہ تھا کہ آپؑ سائل کو کبھی ردّ نہ کرتے تھے یہ امر بھی آپ کے معمولات میں تھا کہ بعض لوگوں کی ضرورتوں کا احساس کر کے قبل اس کے کہ وہ کوئی سوال کریں ان کی مدد کیا کرتے تھے۔ چنانچہ 28 اکتوبر 1904ء" کی بات بتا رہے ہیں کہ فجر سے پہلے آپؑ نے کچھ روپیہ جس کی تعداد آٹھ یا دس ہو گی ایک مخلص مہاجر کو یہ کہہ کر دیئے کہ موسم سرما ہے۔ آپ کو کپڑوں کی ضرورت ہو گی "اس مہاجر کی طرف سے کوئی سوال نہ تھا۔ خود حضور علیہ السلام نے اس کی ضرورت محسوس کر کے یہ رقم عطا کی۔ یہ واقعہ ایک واقعہ نہیں

متعدد بار ایسا ہوتا اور مخفی طور پر آپؑ عموماً حاجت مند لوگوں سے سلوک کرتے رہتے اور اس میں کسی دوست دشمن، ہندو یا مسلمان کا امتیاز نہ تھا۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ عرفانی حصہ دوم صفحہ 289،288)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ لکھتے ہیں

" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عادت میں یہ امر بھی داخل تھا... کہ بعض اوقات وہ کسی کی حاجت اور ضرورت کا احساس کر کے اس کے سوال یا اظہار کے منتظر نہ رہتے تھے بلکہ خود بخود ہی پیش کر دیا کرتے تھے۔"

اس بارے میں" مکرمی شیخ فتح محمد صاحب پنشنر انسپکٹر ریاست کشمیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرصہ دراز سے آنے والے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں جب کبھی حضرتؑ کی خدمت میں آتا تو ہمیشہ میرا کرایہ ادا کرنے کے لئے تیار ہوتے تھے۔ مگر مجھ کو چونکہ ضرورت نہ ہوتی تھی مَیں نے کبھی لیا نہیں۔ لیکن حضرتؑ کی روحِ سخاوت اس قدر عظیم الشان تھی کہ آپؑ بغیر استفسار ہمیشہ پیش کر دیتے۔ اور یہ میرے ساتھ ہی معاملہ نہ تھا بلکہ اکثر کو دیتے رہتے تھے۔ شام اور عرب سے بعض لوگ آتے اور آپؑ ان کو بعض اوقات بیش قرار رقوم زادِ راہ کے طور پر دے دیتے کیونکہ حضورؑ جانتے تھے۔ وہ دور دراز سے آئے ہیں۔"

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ عرفانی حصہ سوم صفحہ 309)

اسی طرح شیخ یعقوب علی صاحبؓ لکھتے ہیں کہ "اکثر... اس قسم کے سائل بھی آجاتے جو عام طور پر سوال نہ کرتے مگر رقعہ لکھ کر دیتے اور کسی کو یہ معلوم نہ ہوتا تھا کہ اس نے سوال کیا ہے لیکن جب حضرت اقدسؑ اندر سے سائل کے لئے کچھ بھیجتے تو پتہ لگتا یا کبھی اندر تشریف لے جاتے وقت کہہ جاتے کہ تم بیٹھو مَیں آتا ہوں اور بعض لوگ اس خیال سے ٹھہر جاتے کہ حضرت صاحبؑ آئیں گے تو معلوم ہوتا کہ آپؑ سائل کے لئے اس کی مطلوبہ چیز نقدی یا کپڑا لے کر آرہے ہیں۔" (سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ عرفانی حصہ دوم صفحہ 294)

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کہتے ہیں: "میاں جی نظام الدین احمدی ساکن کپور تھلہ نہایت غریب آدمی تھے۔ پیدل چل کر وہ قادیان گئے اور دو آنے حضورؑ کو نذر کے طور پر پیش کیے۔ حضورؑ نے جزاکم اللہ کہہ کر دو آنے لے لیے۔ چند دن بعد نظام الدین صاحب رخصت ہونے لگے تو حضورؑ نے فرمایا: ٹھہرو۔ آپؑ اندر سے جا کر سات یا آٹھ روپے لائے اور میاں جی نظام الدین کو عنایت فرمادئے۔" (اصحابِ احمد جلد 4 صفحہ 215)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ "منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ منشی علی گوہر صاحب کپور تھلہ میں ڈاکخانہ میں ملازم تھے۔ اڑھائی روپیہ ان کی پنشن ہوئی۔ گزارہ ان کا بہت تنگ..." ہو گیا ریٹائر ہونے کے بعد۔ "وہ جالندھر اپنے مسکن پر چلے گئے" جہاں ان کا گھر تھا وہاں چلے گئے۔ "انہوں نے مجھے خط لکھا کہ جب تم قادیان جاؤ تو مجھے ساتھ لے جانا۔ بڑے مخلص احمدی تھے۔" کہتے ہیں "چنانچہ مَیں جب قادیان جانے لگا تو ان کو ساتھ لینے کے لیے جالندھر چلا گیا۔ وہ بہت متواضع" مہمان نواز" آدمی تھے۔ میرے لیے انہوں نے پُرتکلف کھانا پکوایا اور بعد میں مجھے یہ پتہ لگا کہ انہوں نے کوئی برتن وغیرہ بیچ کر دعوت کا سامان کیا ہے..." یہ حال تھا ان صحابہؓ کا بھی جن کی تربیت آپؑ کے ذریعہ ہوئی۔ تو کہتے ہیں: "مَیں نے منشی علی گوہر صاحب کا ٹکٹ خود ہی خرید لیا۔ وہ اپنا کرایہ دینے پر اصرار کرنے لگے۔ مَیں نے کہا یہ آپ حضرت صاحبؑ کی خدمت میں پیش کر دیں۔" مجھے ان کے حالات کا پتہ تھا۔ ٹکٹ مَیں نے اپنے پاس سے لے لیا اور جب انہوں نے بہت اصرار کیا تو مَیں نے کہا کہ ٹھیک ہے پھر یہ روپے آپ حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں پیش کر دیں "چنانچہ دو روپے انہوں نے حضرت صاحبؑ کی خدمت میں پیش کر دیے۔ آٹھ دس دن رہ کر جب ہم واپسی کے لیے اجازت لینے گئے تو حضورؑ نے اجازت فرمائی اور منشی صاحب کو کہا کہ ذرا آپ ٹھہریئے۔ پھر آپؑ نے دس یا پندرہ روپے منشی صاحب کو لا کر دیے۔ منشی صاحب رونے لگے اور عرض کی کہ حضور! مجھے خدمت کرنی چاہیے یا مَیں حضورؑ سے لوں۔ حضرت صاحبؑ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ یہ آپ کے دوست ہیں آپ انہیں سمجھائیں۔ پھر میرے سمجھانے پر کہ ان میں برکت ہے" تم لے لو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیا ہے "انہوں نے لے لیے اور ہم چلے آئے۔ حالانکہ حضرت صاحبؑ کو منشی صاحب کے حالات کا بالکل علم نہیں تھا۔" (ماخوذ از سیرت المہدی جلد 2 حصہ چہارم صفحہ 96 تا 97 روایت نمبر 1123)

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ ہی لکھتے ہیں کہ

حضرت اقدسؑ کو اپنے خدام کی دلداری کا بہت بڑا خیال رہتا تھا اور حضورؑ اس کے لیے خود اپنی ذات سے ہر قسم کی قربانی اور ایثار کا عملاً اظہار فرماتے تھے۔

کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عید کا دن تھا اور میرا صافہ، پگڑی، سر پہ باندھنے والا کپڑا صاف نہیں تھا۔ اس لیے کہ جب کبھی ہم لوگ آتے تھے تو ایک آدھ دن کی فرصت نکال کر آتے تھے لیکن جب یہاں قادیان آتے تو حضورؑ قیام کا حکم دیتے کہ یہیں کچھ دن رہو۔ تو پھر ہمیں ملازمت پر چلے جانے کا بھی خیال نہ ہوتا اور ہم وہاں رہتے۔ اسی طرح ایک دفعہ جب ہم آئے تو عید کا دن آ گیا اور مَیں ایک ہی صافہ لے کر آیا تھا یعنی سر پہ باندھنے والا کپڑا پگڑی لے کر آیا تھا۔ وہ میلا ہو گیا۔ مَیں نے چاہا کہ بازار سے جا کر خرید لاؤں۔ چنانچہ مَیں بازار کی طرف جا رہا تھا۔ آپؑ نے مجھے دیکھ لیا اور آپؑ کی فراست تو خداداد فراست تھی۔ پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ مَیں نے عرض کیا کہ عید کا دن ہے، میرا صافہ میلا ہے۔ مَیں بازار سے خریدنے جا رہا ہوں۔ اسی وقت وہاں ہی کھڑے کھڑے اپنا عمامہ شریف اتار کر مجھے دے دیا۔ پگڑی اپنی اتاری اور دے دی اور فرمایا یہ آپ کو پسند ہے آپ لے لیں۔ مَیں دوسرا باندھ لیتا ہوں۔ مجھ پر اس محبت و شفقت کا جو اثر ہوا الفاظ اسے ادا نہیں کر سکتے۔ مَیں نے نہایت احترام کے ساتھ اس عمامے کو لے لیا اور آپؑ بے تکلّف گھر تشریف لے گئے اور بعد میں دوسرا عمامہ باندھ کر وہاں آ گئے۔

(ماخوذ از اصحابِ احمد جلد 4 صفحہ 226-225)

حضرت میاں خیر الدین صاحبؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے جبکہ حضورؑ نے ابھی دعویٰ نہیں کیا

تھا۔حضورؑ کے بڑے بھائی کی شادی تھی اور انہوں نے کچھ بکرے منگوائے تھے جنہیں ننگل باغباناں کا ایک شخص چَرایا کرتا تھا۔ ایک دن حضورؑ سیر کو چلے جا رہے تھے کہ راستے میں وہ بکرے چَرا رہا تھا۔اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا اور وہ بیٹا ننگے پاؤں تھا۔حضورؑ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا: میاں! تم ننگے پاؤں پھر رہے ہو۔تمہیں کانٹے نہیں چبھتے؟اس نے عرض کی کہ حضور!میرے پاس جوتی نہیں ہے اور باپ میرا غریب ہے وہ خرید نہیں سکتا۔حضورؑ نے اپنے پاؤں سے ایک جوتی کا پاؤں اتارا اور فرمایا کہ اسے پہنو۔ دیکھو پوری آتی ہے۔اس نے معذرت کی کہ مَیں کس طرح آپؑ کی جوتی پہنوں۔حضورؑ نے کہا: نہیں! اس سے زبردستی کہا کہ پہنو۔اس نے ایک پاؤں پہن لیا۔ حضورؑ نے فرمایا: ہاں! ٹھیک ہے تمہیں پورا آ گیا ہے۔ پھر آپؑ نے دوسرا پاؤں اتارا اور فرمایا:اس کو بھی پہنو۔اس نے وہ بھی پہن لیا۔اس پر حضورؑ بہت خوش ہوئے اور فرمایا: بس اب ٹھیک ہے۔تم یہ استعمال کرو۔ چنانچہ آپ اس طرح ننگے پاؤں واپس گھر تشریف لے آئے۔ یہ اس وقت کا ذکر ہے جبکہ حضورؑ شاید بیس یا تیس سال کے ہوں گے۔

(ماخوذ از روایات اصحاب احمد جلد 5 صفحہ 380)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے محسن اور پیشوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں جُود وسخا کے پیکر تھے تاہم بعض دفعہ ہمیں یہ بھی نظر آتا کہ کسی حکمت و مصلحت کے پیش نظر آپؑ نے سوالی کو دینے سے اعراض بھی فرمایا۔

چنانچہ شیخ یعقوب علی صاحبؓ ہی لکھتے ہیں کہ ’’آپؑ 1889ء میں جو بیعت کا سال ہے لدھیانہ میں موجود تھے۔ ایک موقع پر آپؑ کے پاس ایک سائل آیا اور اس نے ذکر کیا کہ میرا ایک عزیز فوت ہوگیا ہے۔میرے پاس کفن دفن کے لئے کچھ انتظام نہیں ہے اور اس نے کچھ سکّے چاندی اور تانبے کے‘‘ پیالے میں ’’رکھے ہوئے تھے یہ دکھانے کے لئے کہ کسی قدر چندہ ہوا ہے‘‘ مانگ مانگ کر گزارا کر رہا ہوں تا کہ اس کا کفن دفن کروں ’’اور ابھی اَور ضرورت ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مکرمی حضرت قاضی خواجہ علی صاحب کو (جو بڑے ہی مخلص اور حضرتؑ کی راہ میں فدا شدہ بزرگ تھے) فرمایا کہ ’’قاضی صاحب ان کے ساتھ جاکر کفن کا سامان کر دو۔‘‘ یہ کفن کا انتظام کہتا ہے ناں کرنا ہے تو جو بھی کفن کا سامان ہے وہ سب اس کی ضروریات پوری کر دو۔ ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس قسم کی عادت نہ تھی‘‘ عام طور پر تو جو مانگتا تھا دے دیتے تھے لیکن یہاں کہتے ہیں ہم نے ایک نئی چیز دیکھی جو عادت کے خلاف تھی ’’بلکہ عام طور پر جو مناسب سمجھتے دے دیتے۔اس ارشاد پر خدام کو تعجب بھی ہوا۔ قاضی صاحب نے بھی یہ نہیں پوچھا کہ کیا دے دوں بلکہ وہ ساتھ ہی ہو گئے۔اور اسے کہا کہ چلو بھائی مَیں چل کر تمام انتظام کرتا ہوں۔ وہ سائل قاضی صاحب کو لے کر رخصت ہوا۔تھوڑی دیر کے بعد قاضی صاحب ہنستے ہوئے واپس آئے اور کہا کہ ’’حضرتؑ!وہ تو بڑا دھوکہ باز تھا۔ راستہ میں جاکر اس نے میری منّت وخوشامد شروع کی کہ خدا کے واسطے آپ نہ جائیں جو کچھ دینا ہو دے دو۔مَیں نے کہا مجھے تو خود جانے کا حکم ہے جو کچھ تمہارے پاس ہے مجھے دو جو کچھ خرچ آئے گا مَیں کروں گا۔آخر اس نے جب دیکھا کہ مَیں نہیں ٹلتا تو اس نے ہاتھ جوڑ کر ندامت کے ساتھ کہا کہ نہ کوئی مرا ہے نہ کفن دفن کی ضرورت ہے یہ میرا پیشہ ہے۔اب میری پردہ دری نہ کرو تم واپس جاؤ اور مجھے چھوڑ دو۔ مَیں اب یہ کام نہیں کروں گا۔‘‘ تو یہ بھی حال ہوتا تھا بعض دفعہ مانگنے والوں کا۔ ’’جب قاضی صاحب نے یہ واقعہ بیان کیا تو طبعی طور پر اس کے سننے سے ہنسی بھی آئی مگر آپؑ کی فراست مومنانہ اور اخلاق کا بھی عجیب اثر ہوا۔آپؑ نے حُسنِ ظن کر کے اس کو جواب تو نہ دیا مگر ایسا طریق اختیار کیا جس سے اس کی اصلاح ہوگئی اور غیر محل پر آپؑ کو خرچ کرنے کی بھی ضرورت نہیں پڑی۔‘‘

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی حصہ دوم صفحہ 287،288)

اس سے یہ واقعہ یا اس طرح کا ایک اَور واقعہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے خود بھی بیان فرمایا ہے کہ ’’ایک سائل لدھیانہ میں میرے پاس آیا اور ظاہر کیا کہ ایک آدمی مر گیا ہے۔اس کے کفن کے واسطے سامان کرتا ہوں۔ چار آنے کی کسر باقی ہے۔ایک آدمی نے کہا کہ پہلے دیکھنا چاہیے کہ وہ میت کہاں ہے؟ پھر اس کی پوری مدد کرنی چاہیے۔ چنانچہ وہ آدمی ساتھ گیا تو تھوڑی دور جاکر سائل بھاگ گیا کیونکہ وہ سب جھوٹا قصہ بنایا ہوا تھا۔‘‘

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 15 ایڈیشن 2022ء)

اسی طرح ایک مرتبہ کہیں سے خط آیا کہ ہم ایک مسجد بنانا چاہتے ہیں اور تبرکاً آپؑ سے بھی چندہ چاہتے ہیں۔حضرت اقدسؑ نے فرمایا ہم دے تو سکتے ہیں اور یہ کچھ بڑی بات نہیں ہے مگر جبکہ خود ہمارے ہاں بڑے بڑے اہم اور ضروری سلسلے خرچ کے موجود ہیں جن کے مقابل میں اس قسم کے خرچوں میں شامل ہونا اسراف معلوم ہوتا ہے تو ہم کس طرح سے شامل ہوں۔ یہاں جو مسجد خدا بنا رہا ہے وہی مسجد اقصیٰ ہے وہ سب سے مقدم ہے۔اب لوگوں کو چاہیے کہ اس کے واسطے روپیہ بھیج کر ثواب میں شامل ہوں۔‘‘ آپؑ نے فرمایا کہ

’’ہمارا دوست وہ ہے جو ہماری بات کو مانے نہ وہ کہ جو اپنی بات کو مقدّم رکھے۔‘‘

پھر آپؑ نے مثال دی کہ ’’حضرت امام ابوحنیفہؒ کے پاس ایک شخص آیا کہ ہم ایک مسجد بنانے لگے ہیں آپ بھی اس میں کچھ چندہ دیں۔انہوں نے عذر کیا کہ مَیں اس میں کچھ دے نہیں سکتا۔ حالانکہ وہ چاہتے تو بہت کچھ دیتے۔ اس شخص نے کہا کہ ہم آپ سے بہت کچھ نہیں مانگتے صرف تبرکاً دے دیجئے۔آخر انہوں نے ایک دوّنی کے قریب سکہ دیا‘‘ ایک چھوٹا سکہ تھا وہ دے دیا۔ ’’شام کے وقت وہ شخص وہ دوّنی لے کر واپس آیا اور کہنے لگا کہ حضور یہ تو کھوٹی نکلی ہے۔‘‘ تو امام ابوحنیفہ ’’بہت خوش ہوئے اور فرمایا، خوب ہوا۔ دراصل میرا جی نہیں چاہتا تھا کہ میں کچھ دوں‘‘ تمہیں جس طرح کہ تم مسجد بنا رہے ہو۔ ’’مسجدیں بہت ہیں اور مجھے اس میں اسراف معلوم ہوتا ہے۔‘‘

(ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 170 – 171 ایڈیشن 2022ء)

نمازیں تم لوگ پڑھتے نہیں اور دکھاوے کے لیے مسجدیں بناتے ہو۔

بچوں کو بھی بچوں کی خواہش کے مطابق عطا فرمایا کرتے تھے۔

چنانچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ بی بی رانی موصیہ والدہ عزیز بیگم زوجہ حکیم محمد عمر صاحب قادیان نے بیان کیا ’’کہ مَیں نے 1901ء میں بذریعہ خط بیعت کی تھی۔ چونکہ میری لڑکی عزیزہ بیگم اہلیہ حکیم محمد عمر صاحب قادیان میں تھیں۔اس واسطے مجھ کو بھی 1902ء میں قادیان آنے کی رغبت ہوئی۔میرے ساتھ میری چھوٹی لڑکی تھی جب حضرت صاحبؑ صبح کو کسی وقت سیر کو باہر باغ کی طرف تشریف لے جاتے تو مَیں بھی اکثر اوقات ساتھ جاتی تھی۔ بوجہ معمر ہونے کے اور دیر ہو جانے کے باتیں یاد نہیں رہیں...‘‘ لکھتی ہیں۔ لیکن ایک بات کہتی ہیں مجھے ’’یاد ہے کہ ایک دفعہ صبح کے وقت جب حضرت صاحبؑ کھانا کھا رہے تھے مَیں بھی آگئی۔میری چھوٹی لڑکی نے رونا شروع کیا۔حضرت صاحبؑ نے دریافت کیا‘‘ کہ کیا وجہ ہے؟ ’’تو عرض کی روٹی مانگتی ہے۔آپؑ نے روٹی منگوا کر دے دی مگر لڑکی چپ نہیں ہوئی‘‘ پھر بھی روتی رہی۔ ’’حضور علیہ السلام کے دوبارہ دریافت کرنے پر عرض کی کہ یہ وہ روٹی مانگتی ہے جو حضورؑ کھا رہے ہیں۔تب حضورؑ نے وہ روٹی اسے دی جو حضورؑ خود کھا رہے تھے۔سو لڑکی نے وہ روٹی جو تھوڑی تھی لے لی اور چپ کر کے کھانے لگ گئی۔‘‘

(سیرت المہدی جلد 2 حصہ پنجم صفحہ 188 روایت نمبر 1281)

کام آپؑ کرواتے تھے تو کام کرنے والوں کی سہولت کا بھی خیال رکھتے تھے۔

ڈاکٹر عطر دین صاحب کہتے ہیں کہ حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ جو کہ اس وقت بچے تھے۔آپؓ کہیں باہر چلے گئے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اطلاع ملی تو آپؑ فوراً فکرمند ہو گئے اور اپنے خادم بورڈنگ ہاؤس میں بھیج کر بہت تیز دوڑنے والے بورڈر طلب کیے۔ جو طالب علم وہاں پڑھتے تھے ان کو بلوایا۔ چنانچہ اس وقت قبلہ بھائی عبدالرحیم صاحب نومسلم بورڈنگ کے سپرنٹنڈنٹ تھے انہوں نے کہتے ہیں مجھے بھی اور تین چار اَور لڑکوں کو روانہ کیا اور اس پارٹی کا لیڈر یا کیپٹن خاکسار کو بنایا۔ جب ہم حضورؑ کے پاس گئے تو حضورؑ نے بڑی شفقت سے فرمایا کہ آپ لوگوں کو بڑی تکلیف ہوئی ہے مَیں نے بلایا ہے اور کام کے لیے تمہیں جانا پڑے گا اور ہوسکتا ہے تمہیں دیر بھی لگ جائے اور پھرنا پڑے اور بھوک بھی لگے اس لیے آپؑ نے مجھے بہت سی روٹیاں دیں اور فرمایا کہ یہ روٹیاں ہیں اور سالن دال کے طور پہ پکا ہوا تھا وہ بھی حضورؑ خود لے کر آئے اور ہمیں دیا۔کیونکہ تلاش میں جا رہے تھے۔ راستے میں ضرورت بھی پڑ سکتی ہے۔تو کہتے ہیں بہرحال ہم چلنے کے لیے تیار ہوئے تو قبلہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ جناب میر صاحبؓ کو لے کر اسی وقت حاضر ہو گئے اور وہ مل گئے۔اس لیے ہم نہیں گئے لیکن حضور علیہ السلام کی شفقت اپنے خادموں سے بھی ظاہر ہوتی ہے۔

(ماخوذ از روایات اصحاب احمد جلد 3 صفحہ 346 روایت حضرت ڈاکٹر عطر الدین صاحبؓ)

حضرت محمد دین صاحب ولد بھاگو صاحب جو قادیان سے متصل قادر آباد گاؤں میں رہتے تھے بیان کرتے ہیں کہ ’’کئی بار حضرت صاحبؑ اپنے گھر سے کھانا وغیرہ ہمراہ لا کر ہمارے گاؤں کی مسجد میں کھایا کرتے تھے اور ہمیں بھی عطا فرمایا کرتے تھے۔‘‘

(روایات اصحاب احمد جلد 2 صفحہ 378 روایت حضرت محمدی (محمد دین) صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولد بھاگو صاحب)

بیوی کے قرض کی بھی واپسی ضروری ہے۔

گذشتہ خطبے میں مَیں نے واقعہ بیان کیا تھا کہ لنگر کا خرچ بڑھ گیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زیور بیچ کر خرچ پورا کیا۔اس پر مجھے کسی نے گذشتہ ہفتے سوال کیا کہ اس کا یہ مطلب ہے کہ بیوی کا زیور اگر ضرورت پڑے تو خرچ کیا جا سکتا ہے اور رقم خاوند کے تصرف میں آسکتی ہے۔تو

واضح ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ قرض لیا کرتے تھے اور واپس فرمایا کرتے تھے۔

چنانچہ اس بارے میں ایک اَور روایت ہے۔حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول بی بی صاحبہ بیوہ حضرت حامد علی صاحبؓ نے بیان کیا کہ ’’قحط پڑا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت ام المومنین سے روپیہ قرض لیا۔‘‘ وہ جو پہلی دفعہ مثال تھی اس میں بھی قرض یا رہن کی بات تھی۔تو رہن جب چھڑایا گیا تو آپؑ نے ہی ادا کیا تھا۔ بہرحال کہتے ہیں ’’روپیہ قرض لیا اور گندم خرید کی اور گھر کا خرچ پورا کیا‘‘ اور لنگر کا بھی خرچ پورا کیا۔یہ صرف گھر کے خرچ کے لیے نہیں تھا بلکہ لنگر کے لیے بھی بہت سارا کھانا تو آپؑ کے گھر سے ہی پکتا تھا۔ ’’اس کے بعد آپؑ نے چوہدری رستم علی صاحب سے حافظ حامد علی صاحب کے ذریعہ سے 500 روپیہ منگوایا اور کچھ گھی کی چاٹیاں منگوائیں۔ روپیہ آنے پر آپؑ نے حضرت اُم المومنین کا قرض ادا کر دیا اور‘‘ کہتے ہیں ’’مَیں نے کئی دفعہ دیکھا کہ حافظ صاحب تھیلیوں کے تھیلے روپوں کے لایا کرتے تھے‘‘ ان دنوں میں قحط پڑ گیا ضرورت تھی ’’جن کی حفاظت رات کو مجھے کرنی پڑتی تھی۔‘‘

(سیرت المہدی جلد 2 حصہ 4 صفحہ 117 روایت 1145)

اور وہ قرض ہوتا تھا نہ کہ لوگوں کی طرف سے مدد ہوتی تھی۔ بہرحال

حضرت اماں جانؓ کا قرض یا کسی سے بھی قرض لیتے تھے واپس فرماتے تھے۔

حضرت بابو غلام محمد صاحب بیان کرتے ہیں: ’’قادیان میں بعض دفعہ دیہاتی عورتیں جن کے ہاتھ گوبر سے بھرے ہوئے اور کپڑے بھی میلے کچیلے ہوتے، حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتیں کہ مرزا جی! کاکی بیمار ہوگئی ہے۔ ہوش میں نہیں آتی، بہت بخار چڑھا ہوا ہے۔ پھر ہاتھوں کی طرف اشارہ کر کے کہتیں کہ دیکھو!ہم ہاتھ بھی دھو کر نہیں آئیں۔ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ایک عورت جس کے ہاتھ گوبر سے بھرے ہوئے تھے‘‘ گند سے بھرے ہوئے تھے، اپنا کام کر رہی تھی، ’’حضورؑ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ میری بیٹی بیمار ہے۔ بہت زیادہ بخار ہے۔ بالکل بے ہوش ہے۔فرمایا: کیا کوئی برتن لائی ہو تم؟اس نے گوبر بھرے ہاتھوں سے ایک مٹی کا پیالہ حضورؑ کی خدمت میں پیش کر دیا۔حضورؑ نے پیالہ لے کر روح کیوڑا اسے بھر دیا اور کوئی پانچ رتی کے قریب کستوری دی اور فرمایا کہ دو دفعہ آدھا آدھا پیالہ اور یہ دوائی کھلا دو۔ نیز فرمایا کہ مجھے اطلاع کرنا کہ بچی کا کیا حال ہے؟‘‘

(ماخوذ از روایات اصحاب احمد جلد 4 صفحہ 249 روایت حضرت بابو غلام محمد صاحبؓ)

غریبوں سے بھی بڑا احسنِ سلوک اور عنایت تھی۔ شیخ محمد نصیب صاحب بیان کرتے ہیں کہ ’’ ایک دفعہ مجھے ضرورت پڑی تو میں نے حضرتؑ کی خدمت میں لکھا کہ دس روپے بطور قرض بھیجیں۔ مَیں دو دفعہ کر کے واپس کروں گا۔ آپؑ نے بھیج دیے۔‘‘ (روایات اصحاب احمد جلد 5 صفحہ 446 روایت حضرت شیخ محمد نصیب صاحب)

اور یہ تو بہر حال آپؑ کی عادت تھی کہ آپؑ نے انکار کبھی نہیں کیا اور ہم یہ بھی دیکھ چکے ہیں کہ آپؑ واپسی کا مطالبہ بھی نہیں کرتے تھے بلکہ اگر کوئی واپس لوٹاتا تھا تو اسے کہتے تھے کہ نہیں ہمارا اماِل تمہارا امال ایک ہے۔ تم اپنے پاس ہی رکھو اور یہی آپؑ کی عادت تھی۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ حصہ سوم صفحہ 307)

کھانے میں برکت کا بھی ایک واقعہ ملتا ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا ہے کہ میاں عبد اللہ صاحب سنوریؓ نے کہا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چند مہمانوں کی دعوت کی اور ان کے واسطے گھر میں کھانا تیار کروایا مگر عین جس وقت کھانے کا وقت آیا اتنے ہی اَور مہمان آ گئے اور مسجد مبارک مہمانوں سے بھر گئی۔ چھوٹی سی مسجد تھی۔ حضرت صاحبؑ نے اندر کہلا کر بھیجا کہ اَور مہمان آ گئے ہیں کھانا زیادہ بھجواؤ۔ اب یہ تو ہو نہیں سکتا تھا کہ آپؑ کے دستر خوان پہ کوئی آئے اور کچھ لوگ کھائیں اور باقیوں کو آپؑ نہ دیں۔ یہ تو آپؑ کی طبیعت کے خلاف تھا۔ آپؑ کی عطا کے خلاف تھا۔ آپؑ نے تو بہر حال سب کو کھانا کھلانا تھا۔ اس پر حضرت بی بی صاحبہ حضرت اماں جانؓ نے حضرت صاحبؑ کو اندر بلوایا اور کہا کہ کھانا تو تھوڑا سا ہے صرف ان چند مہمانوں کے لیے پکایا گیا ہے جن کے واسطے آپؑ نے پہلے کہا تھا اور کہا کہ شاید باقی کھانا تو کچھ کھینچ تان کے انتظام ہو سکے گا لیکن زردہ تو بہت تھوڑا ہے اس کا کیا کیا جاوے۔ تو خود ہی حضرت اماں جانؓ نے فرمایا کہ زردہ بھجواتی نہیں۔ باقی کھانا نکال دیتی ہوں۔ حضرت صاحبؑ نے فرمایا نہیں! یہ مناسب نہیں ہے۔ تم زردے کا برتن میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ

حضرتؑ نے اس برتن پر رومال ڈال دیا اور پھر رومال کے نیچے اپنا
ہاتھ گزار کر اپنی انگلیاں زردے میں داخل کر دیں
اور پھر کہا: اب تم سب کے واسطے کھانا نکالو۔ خدا برکت دے گا۔

چنانچہ میاں عبد اللہ صاحبؓ کہتے ہیں کہ زردہ سب کے واسطے آیا اور سب نے کھایا اور پھر کچھ بچ بھی گیا۔ میاں عبد اللہ صاحبؓ نے بیان کیا کہ مجھ سے یہ گھر والی بات خود حضرت صاحبؑ نے بیان فرمائی تھی کہ گھر میں جب بلا کے یہ کہا گیا تھا تو مَیں نے اس طرح کہا اور اللہ تعالیٰ نے برکت ڈالی۔

(ماخوذ از سیرت المہدی جلد 1 حصہ 1 صفحہ 133 تا 135 روایت 144)

بے تکلّفی سے دوستوں کو موسمی پھل وغیرہ بھی کھلایا کرتے تھے۔

پیش کیا کرتے تھے۔ کوئی تکلّف نہیں تھا۔ آپؑ کی عطا ہوتی تھی ہمیشہ۔ حضرت ممتاز علی صاحب صدیقیؓ کہتے ہیں: ’’ مجھے یاد ہے کہ باغ میں ایک شہ نشین ہوتی تھی جو دوبارہ درست کر دی گئی ہے۔ اس میں حضورؑ مع اپنے دوستوں کے آ کر بیٹھا کرتے تھے اور کبھی کبھی یہاں بیٹھ کر موسمی پھل بھی کھایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ کا مجھے بھی یاد ہے کہ حضورؑ نے اپنے دست شفقت سے دو آم‘‘ مجھے ’’ مرحمت فرمائے اور اسی طرح باقی دوستوں کو بھی دو دو آم دیے۔‘‘

(روایات اصحاب احمد جلد 2 صفحہ 384 روایت حضرت ممتاز علی صدیقی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

یہ آپؑ کے چند سخا و احسان کے واقعات ہیں جن کا نمونہ آپؑ نے اپنے آقاؐ کی اتباع میں دکھایا اور اس احسان و سخا سے اپنے اور غیر، حتیٰ کہ دشمن بھی فیض یاب ہوتے رہے۔

(روزنامہ الفضل انٹرنیشنل یکم اگست ۲۰۲۶ء، صفحہ ۲ تا ۸)

☆☆☆

شادی بیاہ اور بے پردگی اور فوٹو گرافی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ

’’جب دولہا آئے اور خواہ وہ غیر ہی کیوں نہ ہو محلّہ کی عورتیں اس سے پردہ کرنا ضروری نہیں سمجھتیں اور کہتی ہیں اس سے کیا پردہ ہے اور پھر صرف یہی نہیں کہ پردہ نہیں کرتیں بلکہ مخول (مذاق) اور ہنسی کرتی ہیں۔‘‘

(خطبات محمود جلد سوئم صفحہ 71)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں کہ

’’جو قباحتیں راہ پکڑ رہی ہیں ان میں سے ایک بے پردگی کا عام رجحان بھی ہے جو یقیناً احکام شریعت کی حدود پھلانگنے کے قریب ہو چکا ہے اور شادی والوں کی اس معاملہ میں بے حسی کو بھی ظاہر کرتا ہے کیونکہ معزز مہمانوں میں بہت سی حیادار پردہ دار بیبیاں ہوتی ہیں بے دھڑک انٹ سنٹ فوٹو گرافروں یا غیر ذمہ دار اور غیر محرم مردوں کو بلا کر تصویریں کھنچوانا اور یہ پرواہ نہ کرنا کہ یہ معاملہ صرف خاندان کے قریبی حلقے تک ہی محدود ہے اس بارہ میں واضح طور پر بار بار نصیحت ہونی چاہئے کہ آپ نے اگر اندرون خانہ کوئی ویڈیو وغیرہ بنانی ہے تو پہلے مہمانوں کو متنبہ کر دیا جائے اور صرف محدود خاندانی دائرے میں ہی شوق پورے کئے جائیں۔‘‘

(الفضل 26 جون 2002 بحوالہ کتاب بد رسومات و بدعات اور ان سے اجتناب کے بارہ میں تعلیمات صفحہ 60

شعبہ رشتہ ناطہ
نظارت اصلاح ارشاد مرکزیہ قادیان

منظوم کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(جلسہ سالانہ برطانیہ 2026ء کے افتتاحی اجلاس میں پڑھے جانے والے اشعار)

جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا
اَے آزمانے والے! یہ نسخہ بھی آزما

زندہ وُہی ہیں جو کہ خدا کے قریب ہیں
مقبول بن کے اُس کے عزیز و حبیب ہیں

وہ دُور ہیں خدا سے جو تقویٰ سے دور ہیں
ہر دم اَسیرِ نخوت و کِبر و غرور ہیں

تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کِبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو

اِس بے ثبات گھر کی محبت کو چھوڑ دو
اُس یار کے لئے رہِ عشرت کو چھوڑ دو

تلخی کی زندگی کو کرو صدق سے قبول
تا تم پہ ہو ملائکہؑ عرش کا نزول

اسلام چیز کیا ہے خدا کیلئے فنا
ترکِ رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دار الوصال میں

تقویٰ کی جڑ خدا کے لئے خاکساری ہے
عفّت جو شرطِ دیں ہے وہ تقویٰ میں ساری ہے

بقیہ از صفحہ نمبر 2

3 ملین یو ایس ڈالر کی بچت ہوئی۔

- 113 ممالک سے آمدہ رپورٹ کے مطابق 353 کتب فولڈر اور پمفلٹ 37 زبانوں میں شائع ہوئے۔
- کتب روحانی خزائن میں سے 45 کتب کے 18 عالمی زبانوں میں تراجم ہوئے۔
- اب تک 79 عالمی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ امسال لتھوانیہ زبان میں ترجمہ شائع ہوا۔
- مختلف ممالک میں 2587 فولڈرز چوالیس لاکھ باسٹھ ہزار چھ صد اڑتالیس کی تعداد میں پچپن لاکھ چوبیس ہزار پانچ صد پچھتّر افراد میں تقسیم ہوئے۔
- دنیا بھر میں 108 ممالک میں 732 مرکزی لائبریریاں قائم ہیں۔
- 87 ممالک کی رپورٹ کے مطابق 3688 نمائشوں کے ذریعہ دس لاکھ سات ہزار سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔ سات لاکھ 14 ہزار بُک سٹال لگائے گئے۔
- افریقہ کے سات ممالک میں پرنٹنگ پریس قائم ہو چکے ہیں۔ امسال یوگنڈا میں نیا پریس کُھلا ہے۔
- وکالت تعمیل و تنفیذ کے تحت قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے احاطہ میں ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر نمائش تیار ہوئی ہے۔ اسی طرح قادیان میں مرکزی ریسرچ سیل بورڈ کا قیام عمل میں آیا ہے۔
- بنگلہ ڈیسک، عربک ڈیسک، فرنچ ڈیسک، چینی ڈیسک، سپینش ڈیسک بہترین خدمت بجالا رہے ہیں۔
- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاری فرمودہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ذریعہ کروڑوں لوگوں تک پیغام پہنچ رہا ہے۔ یہ رسالہ اب 124 ویں سال میں داخل ہو گیا ہے۔
- ایم. ٹی. اے انٹرنیشنل کے 8 مرکزی چینل اور تین ریجنل چینل دنیا کے تمام کناروں تک پہنچ رہے ہیں۔ 28 زبانوں میں ایم.ٹی.اے کے پروگراموں کے تراجم ہو رہے ہیں۔
- افریقن ممالک میں 26 ریڈیو سٹیشن چل رہے ہیں۔ اسی طرح U.K سے وائس آف اسلام ریڈیو سٹیشن کامیابی سے جاری ہے۔
- انٹرنیشنل احمدیہ آرکیٹکٹ ایسوسی ایشن کے ذریعہ مختلف ممالک میں 65 نلکے لگوائے گئے اور چار ممالک میں 17 سولر سسٹم لگوائے گئے۔
- مجلس نصرت جہاں کے تحت افریقہ کے 14 ممالک میں 41 کلینک اور ہسپتال قائم ہیں۔
- 13 ممالک میں 620 پرائمری و مڈل سکول اور 80 سیکنڈری سکول چل رہے ہیں۔
- ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ 26 ممالک میں 30 قدرتی آفات میں دو لاکھ افراد کی امداد کی گئی جن میں غزہ کے ایک لاکھ پچیس ہزار افراد شامل ہیں۔
- دوران سال 95 ممالک میں 54485 نومبائعین سے رابطے ہوئے۔
- دوران سال دو لاکھ ستسٹھ ہزار پانچ صد چھیانوے بیعتیں ہوئیں الحمد للہ علی ذالک۔

آخر پر حضور انور نے بیعت کرنے والوں کے بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

❊❊❊

خطبہ جمعہ

ہر نبی نے اپنے ماننے والوں کو نصیحت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنو۔ اور سب سے بڑھ کر اس شکر گزاری کا نمونہ ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھایا

ہر موقع پر جہاں آپؐ نے اپنی شکر گزاری کے عملی نمونے دکھائے وہاں آپؐ نے اپنی امت کو بھی شکر گزاری کرنے کی تلقین فرمائی۔ اس کے اسلوب سکھائے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے دعائیں سکھائیں

ایمان دو حصوں پر مشتمل ہے۔ آدھا صبر میں اور آدھا شکر میں ہے (حدیث نبوی ﷺ)

اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری تو ہے ہی، بندوں کی شکر گزاری کا بھی آپؐ نے خاص طور پر ارشاد فرمایا۔ اور اگر شکر گزاری کے یہ جذبات اور خیالات ہوں تو معاشرہ ایک خوبصورت منظر پیش کرے گا اور یہی وہ حقیقی اسلامی معاشرہ ہے جو آپؐ پیدا کرنا چاہتے تھے

جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو خیر و برکت عطا کرنا چاہتا ہے تو ان کی عمریں بڑھا دیتا ہے اور انہیں شکر الہام کرتا ہے یعنی شکر بجالانے کی توفیق دیتا ہے (حدیث نبوی ﷺ)

قومی ترقی کے لیے بھی شکر گزاری ضروری ہے۔ جماعتی ترقی کے لیے بھی شکر گزاری ضروری ہے۔ انفرادی ترقی کے لیے بھی شکر گزاری ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری، آپس میں ایک دوسرے کی شکر گزاری اور ہر اس شخص کی شکر گزاری جس سے کسی قسم کا فائدہ پہنچے یہ انتہائی ضروری ہے اور یہی قومی یکجہتی کا باعث بنتی ہے

کوئی موقع ایسا نہیں تھا جہاں آپؐ اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری نہ کرتے ہوں حتّٰی کہ بظاہر چھوٹی سے چھوٹی بات پر بھی آپؐ کی شکر گزاری ہوتی تھی

شکر گزاری کا اصل معیار یہ ہے کہ ہر بات پر صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی حمد ہو اور اس کی شکر گزاری کی جائے

”دیکھو! ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ کو فتح کیا تو آپؐ نے اسی طرح اپنا سر جھکایا اور سجدہ کیا جس طرح پر ان مصائب اور مشکلات کے دنوں میں جھکاتے اور سجدے کرتے تھے جب اسی مکہ میں آپؐ کی ہر طرح سے مخالفت کی جاتی اور دکھ دیا جاتا تھا۔ جب آپؐ نے دیکھا کہ میں کس حالت میں یہاں سے گیا تھا اور کس حالت میں اب آیا ہوں تو آپؐ کا دل خدا کے شکر سے بھر گیا اور آپؐ نے سجدہ کیا“ (حضرت مسیح موعودؑ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی ایسی بات آتی جو آپؐ کو خوش کرتی یا جو آپؐ کے لیے خوشی کا باعث ہوتی تو آپؐ اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدے میں گر جاتے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مستقل شکر اور ذکر الٰہی کا نقشہ کھینچتے ہوئے حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام اوقات میں ذکر الٰہی کیا کرتے تھے

شکر گزاری کے حوالے سے آنحضور ﷺ کا اسوۂ حسنہ، دعائیں اور اپنی امّت کو زرّیں نصائح

جلسہ سالانہ برطانیہ کے حوالے سے دعا کی تحریک

اگلے جمعہ کو ان شاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ بھی شروع ہو رہا ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ ہر ایک کو ہر طرح اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آج کل گرمی کی وجہ سے یہ موسم کی جو شدّت ہے اس کے بعض خطرات بھی ہیں۔ ہر قسم کے بد اثرات سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ اور اسی طرح جو ڈیوٹی دینے والے کارکنان ہیں انہیں بعض دفعہ گرمی میں کھڑے ہو کے بھی ڈیوٹی دینی پڑتی ہے اور سخت ڈیوٹیاں بھی ہوتی ہیں اللہ ان کو بھی احسن رنگ میں اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17/ جولائی 2026ء بمطابق 17/ وفا 1405 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر، ادارہ الفضل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ - بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۱﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۳﴾ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۴﴾ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ﴿۵﴾

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ ﴿۷﴾

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا تو اس سے پہلے اس کے فائدے کے لیے بے شمار نعمتیں پیدا کیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فضل اور بندوں سے یہ سلوک یقیناً اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ بندہ اس کا شکر گزار بنے۔

ہر نبی نے اپنے ماننے والوں کو نصیحت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنو۔ اور سب سے بڑھ کر اس شکر گزاری کا نمونہ ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھایا۔ اپنے ہر عمل سے اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کا اظہار فرمایا۔ آپؐ کی گریہ وزاری، آہ و بکا اور اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت

عاجزی سے گڑگڑاتے دیکھ کر جب آپؐ سے سوال کیا گیا کہ آپؐ سے تو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی کامیابیوں کے وعدے کیے ہیں اور آپؐ کو کامیابیاں عطا بھی فرما رہا ہے تو پھر اس قدر آہ و بکا کس لیے؟ تو آپؐ نے فرمایا ان انعامات پر میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ عاجزی سے اس کے حضور جھکتے ہوئے اس کا شکریہ ادا نہ کروں؟

(صحیح البخاری کتاب تفسیر بَابُ قَوْلِهِ ''لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ'' حدیث 4837 مترجم جلد 12 صفحہ 83 شائع کردہ نظارت اشاعت)

ہر موقع پر جہاں آپؐ نے اپنی شکر گزاری کے عملی نمونے دکھائے وہاں آپؐ نے اپنی امت کو بھی شکر گزاری کی تلقین فرمائی۔ اس کے اسلوب سکھائے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے دعائیں سکھائیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی اسوہ، دعاؤں اور نصائح کا آج میں ذکر کروں گا۔ ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایمان دو حصوں پر مشتمل ہے۔ آدھا صبر میں اور آدھا شکر میں ہے۔

(الجامع لشعب الایمان جلد 12 صفحہ 192-193 حدیث:9264 مکتبۃ الرشد 2003ء)

اصل میں تو صبر بھی شکر گزاری کا پہلو ہی اجاگر کرتا ہے۔ اس لیے اگر دیکھا جائے تو حقیقت میں مکمل ایمان اس شکر گزاری سے ہی ہوتا ہے۔

حضرت صہیبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کا معاملہ سراسر خیر ہے اور یہ مومن کے علاوہ کسی کے لیے نہیں۔ اگر اسے کوئی خوشی پہنچتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے اور یہ اس کے لیے خیر ہے۔ اور اگر اسے تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے یہ بھی اس کے لیے خیر ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الزھد و الرقائق باب المؤمن امرہ کلہ خیر حدیث 5304 مترجم جلد 15 صفحہ 194 شائع کردہ نور فاؤنڈیشن)

خیر اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ۔ (البقرہ:154) اللہ تعالیٰ یقیناً صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور پھر فرمایا کہ وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ۔ (البقرہ:156) اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دے۔ پس جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہو اور اس کو خوشخبری دے رہا ہو اس کے لیے اس سے بڑی خیر اَور کیا ہو سکتی ہے۔ یہ حقیقی صبر بھی اسی وقت ہو سکتا ہے جب انسان خدا تعالیٰ کی تمام نعمتوں کا شکر گزار بندہ بنے۔

پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چھوٹے سے فقرے اور لفظ میں بھی حکمت کے خزانے ہوتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگوں کا شکر نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر نہیں کرتا۔ (جامع الترمذی ابواب البر والصلة بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّكْرِ لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْكَ حدیث 1954)

اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری تو ہے ہی، بندوں کی شکر گزاری کا بھی آپؐ نے خاص طور پر ارشاد فرمایا۔ اور اگر شکر گزاری کے یہ جذبات اور خیالات ہوں تو معاشرہ ایک خوبصورت منظر پیش کرے گا اور یہی وہ حقیقی اسلامی معاشرہ ہے جو آپؐ پیدا کرنا چاہتے تھے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر فرمایا: جو تھوڑے پر شکر ادا نہیں کرتا وہ زیادہ پر بھی شکر گزار نہیں ہوتا۔ اور جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ اللہ کی نعمت کا ذکر کرنا بھی ایک قسم کا شکر ہے اور اس کا ذکر نہ کرنا ناشکری ہے۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ جماعت رحمت ہے اور تفرقہ عذاب ہے۔ (مسند الامام احمد بن حنبل مسند النعمان بن بشیر جلد 6 صفحہ 297 حدیث:18640 عالم الکتب 1998ء) جماعت میں رہو، اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنو اور اِکائی بن کے رہو تو پھر ہی تمہیں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے حصہ بھی ملے گا۔ اور اگر تفرقہ ڈالو گے، تمہارے دل پھٹے ہوئے ہوں گے تو پھر تم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث نہیں بن سکتے۔

کس گہرائی سے آپؐ نے شکر گزاری کی تعلیم دی ہے۔

اس بارے میں ایک روایت ہے۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی سے ملتے تو اس سے پوچھتے کہ تم کیسے ہو؟ تو وہ کہتا ہے کہ بہت اچھا ہوں اور مَیں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں تو حضورؐ فرماتے: اللہ تعالیٰ تجھے اچھا ہی رکھے۔ ایک بار آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے ملے تو یہی سوال کیا تو جواباً اس نے کہا کہ اگر میں شکر کروں تو اچھا ہوں۔ نبی کریم خاموش رہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس نے عرض کیا اے اللہ کے نبیؐ! جب آپؐ پوچھتے اور میں جواب دیتا تو آپؐ یہ دعا کیا کرتے تھے۔ جب میں یہ کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں تو آپؐ دعا دیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ تجھے اچھا رکھے لیکن آج آپؐ خاموش ہو گئے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میں تجھ سے پوچھتا اور تُو کہتا کہ بہت اچھا ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں تو میں تیرے لیے دعا کرتا کہ اللہ تعالیٰ تجھے اچھا رکھے۔ اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں سے اَور نوازے لیکن آج تُو نے کہا کہ اگر مَیں شکر کروں۔ گویا تُو اس شک میں پڑا ہوا ہے کہ شکر کروں تو ٹھیک ہے الحمد للہ، نہیں تو اتنی بھی حالت میری اچھی نہیں ہے کہ میں کہوں میں بہت اچھا ہوں۔ اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خاموش ہو گیا۔

(مسند الامام احمد بن حنبل مسند انس بن مالک جلد 4 صفحہ 618 حدیث 13571 عالم الکتب)

آپؐ نے کہا کہ تم شک میں پڑ گئے تھے۔ تم نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں بدگمانی کی ہے۔ آپؐ کو یہ برداشت ہی نہیں تھا کہ کسی کے ذہن میں اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کے معاملے میں ہلکا سا بھی منفی خیال پیدا ہو۔

حضرت اسامہ بن زیدؓ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے کوئی نیکی کی گئی اور اس نے اس کے کرنے والے سے کہا جَزَاكَ اللّٰهُ۔ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بہترین جزا دے تو اس نے تعریف کا حق ادا کر دیا۔ (جامع الترمذی، ابواب البر والصلة باب ماجاء فی الثناء بالمعروف حدیث 2035)

اسی طرح حضرت ابوہریرہؓ سے ایک روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو خیر و برکت عطا کرنا چاہتا ہے تو ان کی عمریں بڑھا دیتا ہے اور انہیں شکر الہام کرتا ہے۔ یعنی شکر بجا لانے کی توفیق دیتا ہے۔

(کنز العمال کتاب الاخلاق جلد 2 جزء 3 صفحہ 104 حدیث 6409 دار الکتب العلمیۃ)

پس قومی ترقی کے لیے بھی شکر گزاری ضروری ہے۔ جماعتی ترقی کے لیے بھی شکر گزاری ضروری ہے۔ انفرادی ترقی کے لیے بھی شکر گزاری ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری، آپس میں ایک دوسرے کی شکر گزاری اور ہر اس شخص کی شکر گزاری جس سے کسی قسم کا فائدہ پہنچے یہ انتہائی ضروری ہے اور یہی قومی یکجہتی کا باعث بنتی ہے۔

پھر شکر گزاری کا صحیح ادراک پیدا کرنے کے لیے آپؐ نے ایک روایت میں جو خوب نصیحت فرمائی اس کا یوں ذکر ملتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں۔ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر فرمایا کرتے تھے کہ تیرے اشعار کا کیا ہوا یعنی کوئی شعر سناؤ۔ حضرت عائشہؓ کو شعر یاد تھے آپؓ سنایا کرتی تھیں۔ تو مَیں نے عرض کی کون سے اشعار؟ وہ تو بہت سے ہیں جو مجھے یاد ہیں؟ حضورؐ فرماتے شکر کے بارے میں شعر سناؤ۔ تو میں عرض کرتی تھی میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں! شاعر کہتا ہے

تُو اُس کمزور کا سہارا بن جس کی کمزوری تجھے بدلہ نہیں دے سکتی۔
ایک دن تُو دیکھے گا کہ اس کے نتائج ظاہر ہوں گے۔

صرف بدلے کے لیے سہارا نہ بنو بلکہ اس کا سہارا بنو جو تمہیں بدلہ نہیں دے گا اور پھر تم دیکھو گے کہ اس کے نتیجے بھی ظاہر ہوں گے۔ یہ شاعر نے کہا۔

پھر وہ ضعیف کبھی نہ کبھی یا تو تجھے اس کا بدلہ دے گا یا تیری تعریف کرے گا۔ اور جو تیرے اس احسان پر جو تُو نے کیا ہے تیری تعریف کرتا ہے گویا اس نے اس احسان کا بدلہ چکا دیا۔

الحمد للہ شکریہ کہہ دیا تو وہ بھی اس نے احسان کا بدلہ چکا دیا۔ پھر انہی شعروں میں آپؓ بیان کرتی ہیں کہ

جب تُو کسی معزز سے صلہ رحمی کا ارادہ کرے گا
تو تُو اس کی رسی کو بوسیدہ اور کمزور نہیں پائے گا۔

صلہ رحمی کرو گے تو یہ نہیں ہے کہ تم نے کوئی کمزور رسی کو ہاتھ ڈالا ہے بلکہ وہ مضبوط رسی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کا اجر دے گا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب میں نے یہ اشعار سنائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! یہ بالکل ٹھیک ہے۔ مجھے جبرائیل نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز مخلوقات کو اٹھائے گا تو اپنے ایک بندے سے پوچھے گا کہ میرے ایک بندے نے تجھ پر احسان کیا۔ کیا تُو نے اس کا شکریہ ادا کیا؟ تو وہ جواباً کہے گا کہ اے میرے ربّ! مجھے معلوم تھا کہ یہ تیری طرف سے احسان ہے اس لیے میں نے تیرا شکریہ ادا کیا۔ بندے کا تو نہیں کیا لیکن تیرا شکریہ ادا کر دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کہے گا کہ

اگر تُو نے اس کا شکر ادا نہیں کیا جس کے ذریعے میں نے تجھ پر احسان کیا تھا تو تُو نے میرا شکریہ بھی ادا نہیں کیا۔

(کنز العمال کتاب الاخلاق جلد 2 جزء 3 صفحہ 297 حدیث 8621 دار الکتب العلمیۃ)

ایک خوبصورت معاشرہ بنانے کے لیے یہ کتنا خوبصورت عمل ہے۔

پھر شکر گزاری کی دعا

سکھاتے ہوئے آپؐ فرماتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن غَنَّام بَیَاضِیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے جب صبح کی اور اس نے یہ دعا کی کہ اے اللہ! جس نعمت نے بھی میرے ساتھ صبح کی ہے وہ تیری طرف سے ہے۔ تُو ایک ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ پس تیرے لیے حمد ہے اور تیرے لیے شکر ہے تو اس نے اپنے دن کا شکر ادا کر دیا۔ اور جب وہ شام کرتا ہے اور اس نے ایسا ہی کہا تو اس نے اپنی رات کا شکر ادا کر دیا۔

(سنن ابو داؤد کتاب الادب بَاب: مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ حدیث 5073)

اسی طرح ایک روایت ہے۔ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے معاذ! بخدا! مَیں یقیناً تم سے محبت کرتا ہوں۔ پھر فرمایا اے معاذ! مَیں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد ہرگز نہ چھوڑنا کہ تم کہو

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔
کہ اے اللہ! میری مدد فرما اپنے ذکر کے لیے اور اپنے شکر کے لیے اور اپنی عبادت کی خوبصورتی کے لیے۔

(سنن ابو داؤد کتاب الوتر باب فِي الْاِسْتِغْفَارِ حدیث 1522)

پھر ایک روایت میں ہے۔ ابو علاء بن شِخِّیر نے بنو حنظلہ کے ایک شخص سے روایت کی ہے۔ اس نے کہا کہ مَیں حضرت شداد بن اوسؓ کے ساتھ ایک سفر میں تھا۔ انہوں نے کہا: کیا مَیں تمہیں وہ نہ سکھاؤں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا کہ تم کہو کہ اے اللہ! مَیں تجھ سے ہر کام میں ثبات طلب کرتا ہوں اور تجھ سے ہدایت کی پختگی مانگتا ہوں اور تجھ سے تیری نعمت کا شکر مانگتا ہوں اور تیری عبادت کا حُسن اور تجھ سے سچ بولنے والی زبان مانگتا ہوں اور قلبِ سلیم میں تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس شر سے جو تُو جانتا ہے اور اس خیر سے طلب کرتا ہوں جو تُو جانتا ہے اور تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور اس سے جسے تُو جانتا ہے اس سے بھی بخشش طلب کرتا ہوں یعنی اللہ تعالیٰ سے بھی اور دنیا کے ہر شخص سے بھی۔ ہر وہ چیز جو بخشش کر سکتی ہے جو انسان کو فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ تو تُو بیشک غیب کی باتوں کا علم

رکھنے والا ہے۔(جامع الترمذی ابواب الدعوات باب منہ (دعا اللھم انی اسئلك...) حدیث 3407)

کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کون فائدہ مند ہے کون نہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ اے اللہ! تُو بھی مجھ پر ہر چیز فضل کر اور ہر اس چیز میں جو تیری پیدا کی ہوئی ہے اور جو میرے فائدے کے لیے ہے اس میں بھی میرے لیے خیر رکھ دے۔

پھر ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دعا یہ سکھائی۔حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سی دعا سب سے بہتر ہے جو میں نماز میں کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کہو:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ وَلَكَ الشُّكْرُ كُلُّهٗ وَلَكَ الْمُلْكُ كُلُّهٗ وَلَكَ الْخَلْقُ كُلُّهٗ
وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ نَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ۔

اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں اور سارا شکر تیرے لیے ہے اور ساری بادشاہی تیرے لیے ہے اور ساری مخلوق تیری ہے اور ہر معاملہ تیری طرف لوٹتا ہے۔ ہم تجھ سے ہر قسم کی بھلائی مانگتے ہیں اور ہر طرح کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(جمع الجوامع جلد 15 صفحہ 571 - 572 حدیث:15222 دار الکتب العلمیۃ 2016ء)

خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی دعا کا ذکر ایک روایت میں یوں ملتا ہے۔حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں کہا کرتے تھے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے میرے ربّ! میری مدد کر اور میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر۔ اور میری نصرت فرما اور میرے خلاف کسی کی نصرت نہ فرما۔ اور میرے لیے تدبیر کر اور میرے خلاف تدبیر نہ کر۔ اور مجھے ہدایت دے اور میری ہدایت میرے لیے آسان کر دے۔ اور میری مدد کر اس کے خلاف جس نے میرے یا مجھ پر زیادتی کی۔ اے اللہ! مجھے اپنا شکر گزار بنا۔ اپنا ذکر کرنے والا بنا۔ تجھ سے ڈرنے والا، تیرا فرمانبردار، تیری بہت اطاعت کرنے والا، تیری طرف بہت زیادہ جھکنے والا بنا دے۔ اے میرے ربّ! میری توبہ قبول کر اور میری خطا دھو دے اور میری دعا قبول فرما اور میری حجت کو مضبوط کر اور میرے دل کو ہدایت دے اور میری زبان کو سیدھا کر اور میرے دل سے کینہ دُور کر دے۔

(سنن ابو داؤد کتاب الوتر بَاب: مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا سَلَّمَ؟ حدیث 1510)

آپؐ کا سینہ دل ہر چیز سے صاف اور پاک تھا اور اللہ تعالیٰ کی طرف بالکل کلیۃً جھکے ہوئے تھا۔

یہ دعا آپؐ اپنے لیے تو کرتے تھے لیکن اصل میں یہ دعا آپؐ نے ہمیں سکھائی کہ میرے ماننے والوں کو اس طرح اپنے دل کو صاف رکھنے کے لیے دعا کرنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ کا فضل مانگنا چاہیے۔

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا۔ ایک دعا ہے جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کیا ہے۔ میں اسے نہیں چھوڑتا اور وہ دعا یہ ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ

اے اللہ! مجھے ایسا بنا دے کہ مَیں تیرا بہت زیادہ شکر کروں اور کثرت سے تیرا ذکر کروں اور تیری نصیحت کی پیروی کروں اور تیرے تاکیدی حکموں کو یاد رکھوں۔

(جامع الترمذی ابواب الدعوات عن رسول اللہ ﷺ بَابُ [دُعَاءِ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي أُعَظِّمُ شُكْرَكَ...] حدیث 3604)

یہ دعا انسان روز کرے تو پھر غلط قسم کے خیالات بھی پیدا نہیں ہوں گے۔ غلط قسم کے کام بھی انسان نہیں کرے گا۔ وہی کچھ کرے گا جس کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی آزمائش میں مبتلا انسان کو دیکھے اور یہ دعا کرے تو اس نے اس نعمت کا شکر ادا کر دیا اور دعا کے الفاظ یہ ہیں کہ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے اس آزمائش سے محفوظ رکھا جس کے ذریعے اس نے تجھے آزمایا اور مجھے تجھ پر اور اپنی ساری مخلوق پر فضیلت دی۔ (کتاب الشکر ابن أبی الدنیا صفحہ ۵۵ مکتبہ التراث الاسلامی 1994ء)

کسی کو دیکھ کر تکلیف میں یہ بھی دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے ان تکلیفوں سے محفوظ رکھا۔

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کچھ دیکھتے جو آپؐ کو اچھا لگتا تو کہتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ۔

تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس کے فضل سے تمام نیکیاں مکمل ہوتی ہیں۔

اور جب آپؐ وہ دیکھتے جو آپؐ ناپسند فرماتے تو کہتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ۔ ہر حال میں تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب فضل الحامدین حدیث 3803)

حضرت انسؓ کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہمیں بارش نے آلیا۔حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر سے اپنا کپڑا اٹھا دیا یہاں تک کہ آپؐ پر کچھ بارش پڑی۔ ہم نے کہا یارسول اللہؐ! آپؐ نے ایسا کس لیے کیا؟ آپؐ نے فرمایا:

کیونکہ یہ بلند و بالا ربّ کی طرف سے تازہ بتازہ آئی ہے

(صحیح مسلم مترجم کتاب صلاۃ الاستسقاء باب الدعاء فی الاستسقاء حدیث 1485, جلد 4 صفحہ 54-55، نور فاؤنڈیشن)

اس کی شکر گزاری کے طور پر مَیں نے ان قطروں کو لیا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ بادل سے برسنے والے پہلے قطرے کے لیے اپنا سر ننگا کر دیتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہمارے ربّ عزوجل سے یہ تازہ نعمت آئی ہے اور سب سے زیادہ برکت والی ہے۔

(کنز العمال جلد 1 جزء 2 صفحہ 2.4936- دار الکتب العلمیۃ بیروت)

کوئی موقع ایسا نہیں تھا جہاں آپؐ اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری نہ کرتے ہوں حتّٰی کہ بظاہر چھوٹی سے چھوٹی بات پر بھی آپؐ کی شکر گزاری ہوتی تھی۔

چنانچہ حضرت مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا کرتے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰى وَعَافَانِيْ۔ کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مضر چیز مجھ سے دُور کر دی اور مجھے تندرستی عطا کی۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الطھارہ باب ما یقول اذا خرج من الخلاء حدیث 301)

حضرت زید بن خالد جہنیؓ نے روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حدیبیہ میں صبح کی نماز بارش کے بعد پڑھائی جو رات کو ہوئی تھی۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف منہ کیا اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے ربّ عزّوجلّ نے کیا فرمایا ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرے بندوں میں سے آج صبح بعض مجھ پر ایمان لانے والے ہوئے اور بعض میرا انکار کرنے والے۔ جس نے تو یہ کہا کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی ہے وہ میرا مومن ہے اور ستاروں کا کافر ہے۔ اور جس نے کہا کہ ہم پر بارش فلاں فلاں ستارے کے نکلنے کی وجہ سے ہوئی ہے وہ میرا کافر اور ستاروں کا مومن ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الاذان باب یستقبل الامام الناس اذا سلم حدیث 846 مترجم جلد 2 صفحہ 248-247 شائع کردہ نظارت اشاعت)

یعنی جو ابھی تک اسی طرح مجھ پر ایمان نہیں لاتا تو وہ ستاروں کو پوجنے والا ہے۔ پس

شکر گزاری کا اصل معیار یہ ہے کہ ہر بات پر صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی حمد ہو اور اس کی شکر گزاری کی جائے۔

کیونکہ اس وقت بعض لوگوں کی ابھی پوری طرح تربیت نہیں ہوئی تھی۔ پرانی روایات کا بھی اثر تھا۔ ان کے پرانے روایتی مذہب کا بھی اثر تھا تو وہ کہہ دیا کرتے تھے، ستاروں وغیرہ کے نام لے لیتے تھے تو آپؐ نے ان کو شکر گزاری کی حقیقت بتا کر پھر اس طرح تربیت فرمائی۔

ایک روایت ہے۔ جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئینہ دیکھتے تو یہ فرمایا کرتے تھے کہ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے پیدا کیا اور میری صورت اچھی بنائی اور میرے اخلاق بھی اور مجھ میں ان چیزوں کو خوبصورت بنا دیا جو دوسروں میں عیب دار معلوم ہوتی ہیں۔

(کتاب الشکر ابن أبی الدنیا صفحہ 54 مکتبہ التراث الاسلامی 1994ء)

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی چیز کھاتے یا پیتے تو اس کے بعد خدا کا شکر یوں ادا کرتے تھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ۔

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

(جامع الترمذی ابواب الدعوات باب ما یقول اذا فرغ من الطعام حدیث 3457)

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب آپؐ کھانے سے فارغ ہوتے اور ایک بار حضرت ابوامامہؓ نے یوں کہا جب آپؐ اپنے دسترخوان کو اٹھاتے یعنی کھانے سے فارغ ہوتے تو آپؐ فرماتے کہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانَا وَاَرْوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَكْفُوْرٍ۔

کہ سب شکر اللہ ہی کا ہے جس نے ہمیں کافی دیا اور پیٹ بھر کر کھلایا پلایا ایسا شکر نہیں کہ یہیں پر بس ہو اور نہ ایسا شکر ہے کہ جس کی پھر ناشکری کی۔

اور کبھی آپؐ یہ فرمایا کرتے تھے کہ

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اے ہمارے ربّ! ایسا شکر نہیں جو یہیں کھانے پر بس ہو اور نہ ایسا کہ پھر نہ کیا جائے اور نہ ایسا کہ جس کی حاجت نہ رہے۔ اے ہمارے ربّ!

(صحیح البخاری کتاب الاطعمہ باب ما یقول اذا فرغ من طعامہ حدیث 5459 مترجم جلد 13 صفحہ 401 - 402 شائع کردہ نظارت اشاعت)

شکر گزاری کی تلقین فرماتے ہوئے آپؐ نے ایک روایت میں یوں بیان فرمایا ہے۔حضرت سہلؓ بن معاذ بن انس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کھانا کھایا پھر یہ دعا کی کہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ۔

تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور بغیر میری کسی طاقت اور قوّت کے مجھے یہ دیا تو اس سے پہلے کیے گئے اور بعد میں ہونے والے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

نیز آپؐ نے فرمایا کہ جس نے لباس پہنا اور یہ دعا کی کہ

تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور بغیر میری کسی طاقت اور قوّت کے یہ لباس مجھے دیا تو اس کے پہلے کیے گئے

اور بعد میں ہونے والے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

(سنن ابو داؤد کتاب اللباس باب ما یقول اذا لبس... حدیث4023)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ لوگ جب پہلا پھل دیکھتے تو اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے لیتے تو آپؐ یہ دعا کرتے کہ اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے پھلوں میں برکت ڈال اور ہمارے لیے ہمارے شہر میں برکت ڈال اور ہمارے لیے ہمارے صاع (یعنی یہ پیمانہ ہے تول کا اس) میں برکت ڈال اور ہمارے لیے ہمارے مدّ (یہ دوسرا پیمانہ ہے تولنے کا اس) میں برکت ڈال۔ اے اللہ! یقیناً ابراہیم تیرا بندہ اور تیرا دوست اور تیرا نبی تھا۔ اور میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں۔ اور اس نے تجھ سے مکے کے لیے دعا کی تھی اور مَیں تجھ سے مدینے کے لیے دعا کرتا ہوں اسی کی طرح جو اس نے مکہ کے لیے دعا کی تھی اور اس جیسی اَور بھی۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے چھوٹے بچے کو بلاتے اور اسے وہ پھل دے دیتے۔

(صحیح مسلم مترجم کتاب الحج باب فضل المدینة و دعاء النبی ﷺ... حدیث2423 جلد6 صفحہ338، نور فاؤنڈیشن ربوہ)

بچوں کو سب سے پہلے پھل دیتے تھے جو نیا پھل آتا تھا۔

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اپنے بستر پر لیٹتے تو آپؐ اپنے ہاتھ کو اپنے رخسار کے نیچے رکھتے پھر دعا کرتے:

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا۔ اے اللہ! تیرے نام سے ہی میں مرتا ہوں اور جیتا ہوں۔

جب آپؐ جاگتے تو دعا کرتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ۔

کہ سب حمد اللہ ہی کے لیے ہے جس نے ہمیں زندہ کیا بعد اس کے کہ ہمیں مارا تھا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الدعوات باب وضع الید تحت الخد الیمنی حدیث6314 جلد15 صفحہ27 شائع کردہ نظارت اشاعت)

ایک دوسری روایت میں بیداری کی دعا اس طرح بیان ہوئی ہے۔ جب آپؐ رات سے جاگتے تو فرماتے کہ

سب حمد اللہ ہی کے لیے ہے جس نے مجھے زندہ کیا بعد اس کے کہ مجھے مارا تھا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

(مسند الامام احمد بن حنبل مسند حذیفہ بن الیمان جلد 7 صفحہ 705 حدیث:23675 عالم الکتب 1998ء)

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یقیناً اللہ پسند کرتا ہے کہ اس کی نعمت کے آثار اس کے بندوں پر دکھائی دیں۔

(جامع الترمذی ابواب الادب باب ماجاء ان اللہ تعالیٰ یحب ان یری... حدیث2819)

یہ بھی اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری ہے کہ اس کی دی ہوئی نعمتیں انسان پر نظر آنی چاہئیں۔ انسان پر ظاہر بھی ہونی چاہئیں۔

اسی طرح ایک روایت میں بیان ہوا۔ ابو الاحوص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا: مَیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ردّی کپڑوں میں حاضر ہوا یعنی اچھے کپڑے نہیں تھے خراب سے کپڑے تھے تو آپؐ نے مجھ سے پوچھا: کیا تمہارے پاس مال ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپؐ نے پوچھا کس قسم کا مال ہے؟ امیر آدمی ہو، کس قسم کا مال ہے تمہارے پاس۔ تم کہتے ہو مال ہے میرے پاس۔ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ بھی دیے ہوئے ہیں، بھیڑ بکریاں بھی ہیں، گھوڑے بھی میرے پاس ہیں، غلام بھی مجھے عطا کر رکھے ہیں۔ بہت مال ہے میرے پاس۔ آپؐ نے فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال عطا کیا ہے تو اس کی نعمت اور اس کا اکرام تم پر نظر آئے۔

(سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب فی الخلقان و فی غسل الثوب حدیث4063)

اس کی شکر گزاری ہونی چاہیے اور شکر گزاری کا اظہار یہ ہے کہ یہ گندے کپڑے پہن کے نہ آؤ۔ یہ ردّی کپڑے پہن کے نہ آؤ۔ اچھے کپڑے پہنا کرو۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اظہار کیا کرو۔

حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے ایک شخص کو دیکھا جس کے بال پراگندہ تھے یعنی بکھرے ہوئے بال تھے۔ صحیح سنوارے ہوئے نہیں تھے۔ کنگھی نہیں کی ہوئی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: کیا یہ کوئی چیز نہیں پاتا جس سے اپنے بالوں کو درست کرے؟ ساتھیوں کو کہا کہ یہ کیوں اپنے بالوں کو دھوتا اور سنوارتا اور کنگھی نہیں کرتا۔ آپؐ نے ایک دوسرے آدمی کو دیکھا اور وہ میلے کپڑے پہنے ہوئے تھا آپؐ نے فرمایا: کیا اسے پانی میسر نہیں جس سے اپنے کپڑے دھو لے؟

(سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب فی الخلقان و فی غسل الثوب حدیث4062)

پانی تو ملتا ہے گندے کپڑے پہننے کی بجائے کپڑے دھو۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔ صفائی ستھرائی بھی جہاں نظافت کے پہلو کو ظاہر کرتی ہے وہاں شکر گزاری کا بھی اس میں پہلو ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا کرنا چاہیے۔ ایسا حلیہ نہیں بنانا چاہیے کہ لوگ کہیں کہ یہ کیا حالت بنا رکھی ہے۔

اسی طرح ایک روایت ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جنت میں وہ شخص داخل نہیں ہو گا جس کے دل میں ذرّہ برابر بھی تکبر ہے۔ ایک آدمی نے کہا: انسان پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو اور اس کا جوتا اچھا ہو۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ بھی خوبصورت ہے اور اللہ تعالیٰ خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ لیکن تکبر تو یہ چیز ہے کہ اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کی وجہ سے حق کا انکار کرنا اور لوگوں کو حقیر جاننا۔

(صحیح مسلم مترجم کتاب الایمان باب تحریم الکبر و بیانہ حدیث123 جلد1 صفحہ83 شائع کردہ نور فاؤنڈیشن)

سچی بات سے انکار کرنا اور لوگوں سے حقارت سے پیش آنا یہ بھی تکبر ہے۔ یا اچھے کپڑے پہن کے پھر تکبر کرنا تو پھر وہ تکبر ہو گا۔ لیکن اچھے کپڑے پہن کے اگر عاجزی سے دوسروں کو ملتے ہو ان کا حق ادا کرتے ہو تو یہ تکبر نہیں ہے۔

حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کوئی نیا کپڑا لیتے تو اس کپڑے کا قمیص ہو یا عمامہ نام لیتے اور دعا کرتے کہ

اے اللہ! تمام تعریف تیرے لیے ہے۔ تُو نے ہی مجھے یہ پہنایا ہے۔ مَیں تجھ سے ہی اس کی خیر مانگتا ہوں اور وہ خیر بھی جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے۔ اور مَیں اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور اس شر سے جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے۔

(سنن ابو داؤد کتاب اللباس، باب ما یقول اذا لبس... حدیث4020)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بندے کو کوئی نعمت دے اور وہ جان لے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تو اس کے لیے اس نعمت کا شکر لکھ دیا جاتا ہے۔ اور اللہ کسی گناہ پر بندے کی ندامت جان لے تو اسے بخش دیا جاتا ہے قبل اس کے کہ وہ اس سے مغفرت طلب کرے۔ اور ایک شخص دینار سے کپڑا خریدتا ہے اور اسے پہنتا ہے اور اللہ کی حمد کرتا ہے تو وہ کپڑا اس کے گھٹنوں تک نہیں پہنچتا یہاں تک کہ اس کو بخش دیا جاتا ہے۔ (کتاب الشکر ابن أبی الدنیا صفحہ 20 مکتبہ التراث الاسلامی 1994ء)

شکر گزاری کرنے والے کے ساتھ اللہ یہ سلوک کرتا ہے۔

سالم نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ سے لوٹتے تو جب آپؐ کسی گھاٹی یا اونچے میدان میں پہنچتے تو آپؐ تین بار اللہ اکبر کہتے اور اس کے بعد فرماتے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اٰیِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ۔

لا الہ الا اللہ یعنی ایک اللہ کے سوا اَور کوئی معبود نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ ساری بادشاہت اسی کی ہے اور اسی کے لیے تمام کی تمام خوبیاں ہیں اور وہ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے۔ ہم اپنی غلطیوں کا اعتراف کرتے ہوئے سفر سے لَوٹ رہے ہیں اور اقرار کرتے ہیں کہ ہم آئندہ غلطیاں نہیں کریں گے۔ ہم اپنے ربّ ہی کی عبادت کرنے والے ہیں۔ اپنے ربّ ہی کے سامنے سر جھکانے والے ہیں۔ اپنے ربّ ہی کی حمد بیان کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یقیناً اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے بندے کی یاوری فرمائی اور تمام جتھوں کو تنہا شکست دے کر بھگا دیا۔

(صحیح البخاری کتاب الجہاد والسیر باب التکبیر اذا علا شرفا حدیث2995 جلد5 صفحہ342-341 شائع کردہ نظارت اشاعت)

جنگِ بدر کے دن کفار کے مقتولین کو میدانِ بدر کے گڑھوں اور کنوؤں میں ڈال دیا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ابوجہل کو ذلیل وخوار کر دیا اور اسے ہلاک کیا اور ہمیں اس سے نجات عطا فرمائی۔ جب سب مقتولین کنویں میں ڈال دیے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گرد چکر لگا رہے تھے جبکہ مقتولین اس گڑھے میں تھے۔ حضرت ابوبکرؓ ایک ایک شخص کا نام لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی حمد وشکر کرتے ہوئے فرما رہے تھے کہ تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھ سے کیا ہوا وعدہ پورا کر دیا۔ (کتاب المغازی للواقدی جلد1 صفحہ 112-111 دار الأعلمی بیروت 1989)

آپؐ کے جانی دشمن کے کیفر کردار پر پہنچنے پر آپؐ کا ردّ عمل یہ نہیں تھا کہ کسی قسم کی ظاہری خوشی ہو اس کا اظہار نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے اور اس کا شکر ادا کیا۔ اس بارے میں اَور روایات بھی ہیں۔ چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں غزوۂ بدر کے دن رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مَیں نے ابوجہل کو قتل کر دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا؟ اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ مَیں نے عرض کیا کہ ہاں! اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، مَیں نے اسے قتل کر دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی اور مجھ سے تصدیق لی۔ پھر فرمایا کہ اللہ سب سے بڑا ہے۔ تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا۔ اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اکیلے ہی تمام مخالف جماعتوں کو شکست دی۔ پھر آپؐ نے فرمایا: چلو میرے ساتھ مجھے اس کی لاش دکھاؤ۔ چنانچہ ہم روانہ ہوئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو فرمایا: یہ اس امت کا فرعون ہے۔ ایک اَور روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس روز ابوجہل کے سر کی بشارت دی گئی آپؐ نے دو رکعت نماز پڑھی۔

اس کی مزید تفصیل ایک روایت میں یوں بیان ہوئی ہے۔ ابو اسحاق بیان کرتے ہیں کہ جب بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ابوجہل کے قتل کی خوشخبری لانے والا آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے تین مرتبہ اللہ کی قسم لے کر پوچھا جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کیا تم نے واقعی اسے مقتول دیکھا ہے؟ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گر پڑے۔ بعض روایات میں ہے کہ آپؐ نے ایک سے زائد سجدے کیے۔

(دلائل النبوة للبیہقی جلد3 صفحہ 89 باب اجابة اللہ عز وجل... دار الکتب العلمیة بیروت 2002ء)، (تاریخ الخمیس جلد2 صفحہ 119 دار الکتب العلمیة 2009ء)، (مسند الامام احمد بن حنبل مسند عبد اللہ بن مسعود جلد2 صفحہ 166 حدیث:4247 عالم الکتب 1998ء)، (سنن ابن ماجہ کتاب اقامة الصلاة باب ماجاء فی الصلاة... حدیث1391)

فتح مکہ کے موقع پر آپؐ کی شکر گزاری کی روایات بھی ملتی ہیں۔

اس تعلق میں حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن کعبہ کی سیڑھی پر کھڑے ہوئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی۔ اس کی ثناء کی اور فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ۔

تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا، اپنے

بندے کی مدد فرمائی اور تمام لشکروں کو اکیلے ہی شکست دی۔

(سنن النسائی کتاب القسامہ باب ذکر الاختلاف علی خالد الحذاء حدیث 4803)

بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا ہے کہ ہم سے کسی نے بیان نہیں کیا کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہو سوائے حضرت ام ہانیؓ کے۔ چاشت کی نماز کے بارے میں جو بھی روایتیں ملتی ہیں ان میں کہتے ہیں کہ ہمیں تو اور کوئی روایت نہیں ملی سوائے اس کے کہ حضرت ام ہانیؓ کی ایک روایت ملتی ہے کہ آپؐ نے چاشت کی نماز پڑھی۔ اور وہ روایت اس طرح ہے کہ آپؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن ان کے گھر میں تشریف لائے اور آپؐ نے غسل کیا اور آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ تو کہتی ہیں کہ مَیں نے اس سے زیادہ ہلکی نماز کبھی نہیں دیکھی۔ بہت ہلکی نماز تھی لیکن آٹھ رکعت آپؐ نے پڑھی مگر آپؐ پوری طرح رکوع اور سجدہ کرتے تھے۔ (صحیح البخاری کتاب التہجد بَابُ صَلَاةِ الضُّحَى فِي السَّفَرِ حدیث 1176)

یہ نہیں کہ جلدی جلدی کرلیا آپؐ کی ہلکی نماز بھی ہماری لمبی نمازوں جیسی ہی تھی۔

ایک سیرت نگار نے اس واقعہ کو اس عنوان کے تحت بیان کیا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعتیں شکرانہ کے طور پر ادا کی تھیں بسبب اس کے جو اللہ تعالیٰ نے اس دن آپؐ کو عطا کیا تھا۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی جلد 05 صفحہ 80 دار الکتب العلمیۃ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب آپؐ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو لوگ آپؐ کی زیارت کے لیے آئے۔ عاجزی اور جذبات شکر کی وجہ سے آپؐ کا سر کجاوے کو چُھو رہا تھا۔ آپؐ لوگوں کے درمیان تھے۔ آپؐ نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْاٰخِرَةِ۔ کہ اے اللہ! یقیناً اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔

(سبل الھدیٰ جلد 5 صفحہ 226 دار الکتب العلمیۃ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’یہ علوّ جو خدا تعالیٰ کے خاص بندوں کو دیا جاتا ہے وہ انکسار کے رنگ میں ہوتا ہے اور شیطان کا علوّ استکبار سے ملا ہوا تھا۔

دیکھو! ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ کو فتح کیا تو آپؐ نے اسی طرح اپنا سر جھکایا اور سجدہ کیا جس طرح پر ان مصائب اور مشکلات کے دنوں میں جھکاتے اور سجدے کرتے تھے جب اسی مکہ میں آپؐ کی ہر طرح سے مخالفت کی جاتی اور دکھ دیا جاتا تھا۔ جب آپؐ نے دیکھا کہ میں کس حالت میں یہاں سے گیا تھا اور کس حالت میں اب آیا ہوں تو آپؐ کا دل خدا کے شکر سے بھر گیا اور آپؐ نے سجدہ کیا۔‘‘

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد 3 حاشیہ صفحہ 260، ایڈیشن 2022ء)

آپؐ کی ایک دعا کا ذکر صحیح مسلم کی ایک روایت میں ملتا ہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا اور مروہ کی سعی یعنی طواف کیا، چکر لگایا، اس کا ارادہ فرمایا تو آپؐ نے صفا سے ابتدا کی اور اس پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ کو دیکھا اور قبلہ کی طرف رخ کیا اور اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کی اور اس کی بڑائی کا ذکر کیا اور فرمایا: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اسی کی ہے۔ اسی کی سب تعریف ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور لشکروں کو اکیلے پسپا کر دیا۔ اور پھر اس کے درمیان آپؐ نے دعا کی۔ دعا کی حالت میں تین مرتبہ اسی طرح آپؐ نے کیا۔

(صحیح مسلم مترجم جلد 6 صفحہ 118، کتاب الحج باب حجۃ النبی ﷺ حدیث 2123، نور فاؤنڈیشن)

حضرت علیؓ کے یمن سے ہمدان قبیلہ کی اطلاع دینے کے بارے میں ایک روایت آتی ہے۔ حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں جب 10ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو یمن کی طرف بھیجا اور سارے قبیلہ ہمدان نے اسلام قبول کرلیا تو حضرت علیؓ نے ان کے اسلام قبول کرنے کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خط کے ذریعے دی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خط پڑھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گر گئے اور فرمایا: ہمدان پر سلام ہو۔ ہمدان پر سلام ہو۔ دو مرتبہ یہ ارشاد فرمایا۔

(شرح الزرقانی جلد 4 صفحہ 140 دار الکتب العلمیۃ بیروت، سبل الھدیٰ والرشاد جلد 8 صفحہ 205 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سجداتِ شکر

کے بارے میں مزید تفصیلات اس طرح ملتی ہیں۔ حضرت ابو بکرہؓ سے روایت ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی ایسی بات آتی جو آپؐ کو خوش کرتی یا جو آپؐ کے لیے خوشی کا باعث ہوتی تو آپؐ اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدے میں گر جاتے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ باب ما جاء فی الصلاۃ ... حدیث 1394)

اسی طرح حضرت انس بن مالکؓ سے ایک روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مقصد کے بارے میں بشارت دی گئی تو آپؐ شکر کرتے ہوئے سجدے میں گر گئے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ باب ما جاء فی الصلاۃ ... حدیث 1392)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجنے پر مومنوں کو جو اللہ تعالیٰ نے خوشخبری دی اور اس پر آپؐ نے جس شکر گزاری کا اظہار فرمایا

اس کا ذکر ایک روایت میں یوں ملتا ہے۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور اپنی صدقہ کی جگہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ پھر اندر تشریف لے گئے۔ قبلہ رخ ہو کر سجدے میں گر گئے اور سجدہ بہت طویل کر دیا یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ اللہ عزوجل نے اسی حالت میں آپؐ کی روح قبض کر لی ہے کہ مَیں آپؐ کے قریب ہو کر بیٹھا تو آپؐ نے سر اٹھایا اور فرمایا: یہ کون ہے؟ مَیں نے عرض کیا کہ عبد الرحمٰن۔ فرمایا: کیا بات ہے؟ مَیں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ نے اتنا لمبا سجدہ کیا کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں اللہ عزّ وجلّ نے اسی حالت میں آپؐ کی روح قبض نہ کر لی ہو یعنی وفات، وصال نہ ہو گیا ہو تو آپؐ نے فرمایا:

جبرائیل میرے پاس آئے تھے اور مجھے یہ کہہ کر خوشخبری دی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص آپؐ پر دُرود بھیجے گا مَیں اس پر اپنی رحمت نازل کروں گا۔ اور جو آپؐ پر سلام بھیجے گا مَیں اس پر سلام بھیجوں گا۔ اس پر مَیں نے اللہ تعالیٰ عزّ وجلّ کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ کیا تھا۔

(مسند الامام احمد بن حنبل مسند عبد الرحمٰن بن عوف جلد 1 صفحہ 512 - 513 حدیث 1664 عالم الکتب 1998ء)

اور یہ سجدہ جو اتنا لمبا ہوا اس شکر گزاری کے طور پر تھا۔

حضرت ابو بکرہؓ بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب خوشخبری لانے والا آیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر کے دشمن پر فتح کی خوشخبری دے رہا تھا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر حضرت عائشہؓ کی گود میں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور سجدے میں گر پڑے۔ (سبل الھدیٰ والرشاد جلد 8 صفحہ 205 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ایک روایت میں ہے۔ عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں وہ پائی جائیں اللہ تعالیٰ اسے صابر اور شاکر لکھ دیتا ہے اور جس میں وہ دونوں نہ ہوں اللہ اسے نہ صابر لکھتا ہے اور نہ شاکر۔

پہلی یہ کہ جو شخص اپنے دین کے معاملے میں اس کی طرف دیکھے جو اس سے بلند ہو اور اس کی پیروی کرے۔ اور دوسری یہ کہ دین کے معاملے میں اس طرف دیکھے جو اس سے بلند ہے۔ اور پھر یہ دیکھے کہ مَیں اس کی پیروی کروں اس کے برابر پہنچوں تو وہ صابر اور شاکر ہو گا۔ اور دوسری شرط یہ کہ جو اپنی دنیا کے معاملے میں اس کی طرف دیکھے جو اس سے کمتر ہو پھر وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرے۔ دنیاوی معاملات میں اسے دیکھے جو اس سے کم ہے اور پھر اللہ کی حمد کرے، شکر کرے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا ہے۔ اس پر جس کے ذریعے اللہ نے اسے اس شخص پر فضیلت دی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے صابر اور شاکر لکھ دیتا ہے۔ اور جو شخص اپنے دین میں اس کی طرف دیکھے جو اس سے کم تر ہو اور اپنی دنیا میں اس کی طرف دیکھے جو اس سے بلند ہو پھر اس چیز پر افسوس کرے جو اس سے رہ گئی تو اللہ تعالیٰ اسے نہ صابر لکھتا ہے نہ شاکر۔ (کتاب الشکر ابن اَبی الدنیا صفحہ 60 مکتبہ التراث الاسلامی 1994ء)

اسی طرح حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس کی طرف دیکھو جو تم سے نیچے ہے اور اس کی طرف مت دیکھو جو تم سے اوپر ہے۔ یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے تم اللہ کی نعمت کی تحقیر نہ کرو

(صحیح مسلم مترجم کتاب الزہد والرقائق حدیث 5250 جلد 15 صفحہ 159، نور فاؤنڈیشن)

یعنی دنیاوی لحاظ سے نیچے کی طرف دیکھو اور پھر اللہ کا شکر ادا کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہوا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار چیزیں ایسی ہیں کہ جسے یہ عطا کر دی جائیں اسے دنیا اور آخرت کی بھلائی عطا کر دی گئی۔ شکر گزار دل نمبر ایک۔ ذکر کرنے والی زبان دو۔ ذکر الٰہی کرنے والی زبان ہو۔ آزمائش کے وقت صبر کرنے والا بدن اور ایسی بیوی جو نہ اپنی عزّت وعفت کے معاملے میں اور نہ شوہر کے معاملے میں اس کے ساتھ خیانت کرے۔ اچھی بیوی ہو اور باقی یہ چار چیزیں ہوں تو بھلائی عطا ہوتی ہے۔ (کتاب الشکر ابن اَبی الدنیا صفحہ 17 مکتبہ التراث الاسلامی 1994ء)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! پرہیز گار بنو تم سب لوگوں سے زیادہ عبادت گزار ہو جاؤ گے۔ اور قانع بنو، قناعت کرو تم سب لوگوں سے زیادہ شکر گزار ہو جاؤ گے۔ پس قناعت بھی شکر گزاری کی طرف لے کر جاتی ہے۔ اور لوگوں کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو تو مومن ہو جاؤ گے۔ اور جو تمہارا پڑوسی ہے اس سے اچھی ہمسائیگی کرو تم مسلم ہو جاؤ گے اور کم ہنسو کیونکہ ہنسنے کی کثرت دل کو مُردہ کر دیتی ہے۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الزہد باب الورع والتقوی حدیث 4217)

یعنی انسان کو اللہ تعالیٰ کے حضور زیادہ جھکنے والا ہونا چاہیے۔ دعاؤں کی طرف توجہ رہنی چاہیے۔ ہر وقت ٹھٹھے مذاق نہیں ہوتے رہتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر عمل کرنے والا بنائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مستقل شکر اور ذکر الٰہی کا نقشہ کھینچتے ہوئے حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام اوقات میں ذکر الٰہی کیا کرتے تھے۔

(صحیح مسلم مترجم کتاب الحیض باب ذکر اللہ تعالی فی حال الجنابۃ وغیرھا حدیث 550 جلد 2 صفحہ 126 شائع کردہ نور فاؤنڈیشن)

پس آپؐ نے اپنی امت کے سامنے اپنے اسوہ کے اعلیٰ ترین معیار قائم فرمائے اور ہمیں نصیحت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اس پر عمل کرنے کی بھی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

دوسری بات جو یہ ہے مختصراً کہہ دیتا ہوں کہ

اگلے جمعہ کو ان شاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ بھی شروع ہو رہا ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ ہر ایک کو ہر طرح اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آج کل گرمی کی وجہ سے یہ موسم کی جو شدّت ہے اس کے بعض خطرات بھی ہیں۔ ہر قسم کے بد اثرات سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ اور اسی طرح جو ڈیوٹی دینے والے کارکنان ہیں انہیں بعض دفعہ گرمی میں کھڑے ہو کے بھی ڈیوٹی دینی پڑتی ہے اور سخت ڈیوٹیاں بھی ہوتی ہیں اللہ ان کو بھی احسن رنگ میں اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(روزنامہ الفضل انٹرنیشنل ۸/اگست ۲۰۲۶ء، صفحہ ۱تا۸)

☆☆☆

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

از تحریرات وفرمودات (سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

(تحقیق وترتیب: مکرم آصف احمد خان صاحب)

(قسط نمبر:14) (حصہ دوم)

سقوطِ شہب ورجمِ شیاطین:

کتبِ تفسیر اور تاریخ وسیرت میں زمانہ بعثت نبوی ﷺ میں سقوطِ شہب کے متعلق بھی روایات درج ہیں، حضور نے سورۃ الجن کا حوالہ دیتے ہوئے سقوطِ شہب در زمانہ بعثت نبوی کی حقیقت بیان فرمائی ہے۔

"اب جاننا چاہیئے کہ عرب کے لوگ بوجہ ان خیالات کے جو کاہنوں کے ذریعہ سے ان میں پھیل گئے تھے نہایت شدید اعتقاد سے ان باتوں کو مانتے تھے کہ جس وقت کثرت سے ستارے یعنی شہب گرتے ہیں تو کوئی بڑا عظیم الشان انسان پیدا ہوتا ہے خاص کر اُن کے کاہن جو ارواحِ خبیثہ سے کچھ تعلق پیدا کر لیتے تھے اور اخبارِ غیبیہ بتلایا کرتے تھے اُن کا تو گویا پختہ اور یقینی عقیدہ تھا کہ کثرتِ شہب یعنی تاروں کا معمولی اندازہ سے بہت زیادہ ٹوٹنا اِس بات پر دلالت کرتا ہے کہ کوئی نبی دنیا میں پیدا ہونے والا ہے اور ایسا اتفاق ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت حد سے زیادہ سقوطِ شہب ہوا جیسا کہ سورۃ الجن میں خدا تعالیٰ نے اس واقعہ کی شہادت دی ہے اور وَّ اَنَّا لَمَسۡنَا السَّمَآءَ فَوَجَدۡنٰهَا مُلِئَتۡ حَرَسًا شَدِيۡدًا وَّشُهُبًا - وَّاَنَّا كُنَّا نَقۡعُدُ مِنۡهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمۡعِ‌ؕ فَمَنۡ يَّسۡتَمِعِ الۡاٰنَ يَجِدۡ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۔ (الجن: 9)

ا۔سورۃ الجن الجزء نمبر ۲۹ یعنی ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو اس کو چوکیداروں سے یعنی فرشتوں سے اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا اور ہم پہلے اس سے امورِ غیبیہ کے سننے کے لئے آسمان میں گھات میں بیٹھا کرتے تھے اور اب جب ہم سننا چاہتے ہیں تو گھات میں ایک شعلے کو پاتے ہیں جو ہم پر گرتا ہے۔ ان آیات کی تائید میں کثرت سے احادیث پائی جاتی ہیں۔ بخاری مسلم ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ وغیرہ سب اس قسم کی حدیثیں اپنی تالیفات میں لائے ہیں کہ شہب کا گرنا شیاطین کے رد کرنے کے لئے ہوتا ہے اور امام احمد ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ شہب جاہلیت کے زمانہ میں بھی گرتے تھے لیکن ان کی کثرت اور غلاظت بعثت کے وقت میں ہوئی چنانچہ تفسیر ابنِ کثیر میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت جب کثرت سے شہب گرے تو اہل طائف بہت ہی ڈر گئے اور کہنے لگے کہ شاید آسمان کے لوگوں میں تہلکہ پڑ گیا تب ایک نے اُن میں سے کہا کہ ستاروں کی قرار گاہوں کو دیکھو اگر وہ اپنے محل اور موقعہ سے ٹل گئے ہیں تو آسمان کے لوگوں پر کوئی تباہی آئی ورنہ یہ نشان جو آسمان پر ظاہر ہوا ہے ابنِ ابی کبشہ کی وجہ سے ہے (وہ لوگ شرارت کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن ابی کبشہ کہتے تھے۔) غرض عرب کے لوگوں کے دلوں میں یہ بات جمی ہوئی تھی کہ جب کوئی نبی دنیا میں آتا ہے یا کوئی اور عظیم الشان آدمی پیدا ہوتا ہے تو کثرت سے تارے ٹوٹتے ہیں۔ اِسی وجہ سے بمناسبتِ خیالاتِ عرب کے شہب کے گرنے کی خدائے تعالیٰ نے قسم کھائی جس کا مدعا یہ ہے کہ تم لوگ خود تسلیم کرتے ہو اور تمہارے کاہن اِس بات کو مانتے ہیں کہ جب کثرت سے شہب گرتے ہیں تو کوئی نبی یا ملہم من اللہ پیدا ہوتا ہے تو پھر انکار کی کیا وجہ ہے۔ چونکہ شہب کا کثرت سے گرنا عرب کے کاہنوں کی نظر میں اِس بات کے ثبوت کے لئے ایک بدیہی امر تھا۔ کہ کوئی نبی اور ملہم من اللہ پیدا ہوتا ہے اور عرب کے لوگ کاہنوں کے ایسے تابع تھے جیسا کہ ایک مرید مرشد کا تابع ہوتا ہے اِس لئے خدائے تعالیٰ نے وہی بدیہی امر اُن کے سامنے قسم کے پیرایہ میں پیش کیا تا کہ اُن کو اِس سچائی کی طرف توجہ پیدا ہو کہ یہ کاروبار خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہے انسان کا ساختہ پرداختہ نہیں۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام، روحانی خزائن جلد 5۔ حاشیہ صفحہ 103 تا 107)

اِس عنوان کے تحت بخاری کتاب التفسیر تفسیر سورۃ الجن میں کچھ روایات درج ہیں۔ نیز دیگر مفسرین نے بھی اس موضوع کے تحت کئی روایات درج کی ہیں۔ جیسے تفسیر القرآن لابن کثیر، سورۃ الجن، جلد 5 صفحہ 46۔

پاکیزہ شباب:

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا۔ اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مر گئی تھی تب وہ بچہ جس کے ساتھ خدا کا ہاتھ تھا بغیر کسی کے سہارے کے خدا کی پناہ میں پرورش پاتا رہا۔ اور اس مصیبت اور یتیمی کے ایام میں بعض لوگوں کی بکریاں بھی چرائیں اور بجز خدا کے کوئی متکفّل نہ تھا۔ اور پچیس برس تک پہنچ کر بھی کسی چچا نے بھی آپ کو اپنی لڑکی نہ دی۔ کیونکہ جیسا کہ بظاہر نظر آتا تھا آپ اس لائق نہ تھے کہ خانہ داری کے اخراجات کے متکفّل ہو سکیں۔ اور نیز محض امّی تھے اور کوئی حرفہ اور پیشہ نہیں جانتے تھے"

(پیغامِ صلح، روحانی خزائن جلد 23، صفحہ 465)

مذکورہ بالا تحریر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے آپ ﷺ کے مبارک زمانہ شباب پر مختصر الفاظ میں نہایت جامع تبصرہ فرمایا ہے۔ بظاہر نظر تمام حالات ناموافق تھے۔ غربت، یتیمی، امی محض، کوئی حرفہ یا فن باقاعدہ سیکھنے کا موقع نہ ملا۔ سو خاندان میں کسی ہم عمر لڑکی سے شادی بھی بظاہر ناممکن تھی۔ لیکن آپؐ کی ذات میں وہ جوہر مخفی تھے کہ جو تجربہ کے محتاج نہ تھے اور نہ ہی کسی استاد سے حرفہ و پیشہ سیکھنے سے مل سکتے تھے۔ آپؐ کو امانت و دیانت اور ہمدردیِ مخلوق سے پُر وہ قلبِ مطہر عطا ہوا تھا جس نے عظیم المرتبت رسالت کا متحمل ہونا تھا۔ خدا نے ایسے نامساعد حالات میں بھی آپ ﷺ کی حیرت انگیز خبر گیری فرمائی۔ جس کا ذکر کر کے آپ نے اپنی تحریرات میں یہ الفاظ کہ "بظاہر نظر آتا تھا" فرما کر یہ نکتہ بیان فرما دیا ہے کہ اوائل جوانی میں آپ ﷺ بظاہر ایک غریب اور ناتجربہ کار نظر آتے تھے لیکن بفضلہ تعالیٰ زندگی کے کسی حصہ میں بھی خدا نے آپ ﷺ کو بے یار و مددگار نہ چھوڑا۔ اور آپ پر ایک فضل یہ بھی تھا کہ فہم و فراست کے ساتھ مشاہدۂ فطرت سے بہت کچھ سیکھ لیتے تھے۔ بچپن اور نوجوانی کے پیش آمدہ حالات سے آپ ﷺ کے قلبِ مطہر نے گہرے اور دقیق در دقیق نتائج اخذ کئے جنہیں صدق و امانت کی کسوٹی پر رکھ کر زندگی کا لائحہ عمل تیار ہوا۔ بچپن اور جوانی میں آپ ﷺ جن تجربات میں سے گزرے اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ عرب کے عام دستور کے مطابق بچپن میں چند قیراط کے عوض بکریاں چرائیں۔ اس تجربہ سے آپ نے دیگر فوائد کے علاوہ معیشت کے ابتدائی اصول سیکھے۔ آپ ﷺ کا اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ ایک تجارتی سفر پر بچپن میں شام کی طرف جانا ثابت ہے۔ اپنے ماحول میں چچاؤں اور دیگر رشتہ داروں کو مکہ میں تجارت میں مشغول پا کر تجارت کی سمجھ بوجھ لاشعوری طور پر حاصل ہوئی ہو گی۔ اور مکہ تو تھا ہی ایک تجارتی مرکز۔ آپ ﷺ نے بیس یا اکیس برس کی عمر میں ایک یادگار تجارتی سفر کئے تھے۔ اور عمر کے اسی حصہ میں حلف الفضول میں شرکت بھی فرمائی۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عمر کے اس حصہ میں عملی زندگی میں قدم رکھنے شروع فرمائے۔ اور پچیس سال کی عمر تک اگرچہ سمجھ بوجھ تو حاصل ہو چکی تھی لیکن بظاہر بے تجربہ و بے مال و متاع اس لئے تھے کہ ذاتی تجارت کا موقعہ حاصل نہ ہوا تھا۔ بلکہ ایک اجیر کی حیثیت سے ہی تجارت میں دخل تھا۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس عمر تک خاندان کی کوئی لڑکی آپ ﷺ سے بیاہی نہ گئی۔

(سیرت النبی ﷺ، صفحہ 59 تا 61، مطبوعہ کینیڈا 2018)

✻✻✻

اعلان نکاح از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۴/جولائی ۲۰۲۶ء بعد نمازِ عصر مسجد مبارک اسلام آباد میں درج ذیل پانچ نکاحوں کا اعلان فرمایا:

☆... عزیزہ درمانہ مبارکہ خان (واقفۂ نو) بنت مکرم زکریا نصر اللہ خان صاحب (کینیڈا) ہمراہ مکرم مبارز احمد صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم محمد مبشر احمد صاحب (کینیڈا)

☆... عزیزہ ادیبہ علیم (واقفۂ نو) بنت مکرم عطاء العلیم صاحب (فرانس) ہمراہ مکرم طلحہ فصیح احمد صاحب ابن مکرم وسیم احمد ظفر صاحب (فرانس)

☆... عزیزہ ماہ نور عرفان بنت مکرم میاں عرفان احمد صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم مرزا زمار حُمید بیگ صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم مرزا امجد بیگ صاحب (یوکے)

☆... عزیزہ بریرہ ندرت شہزاد بنت مکرم عامر شہزاد صاحب (جرمنی) ہمراہ مکرم کامران خالد صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم خالد محمود اکرم صاحب (کارکن عملہ حفاظت خاص یوکے)

☆... عزیزہ عیشہ ملک (واقفۂ نو) بنت مکرم ناصر احمد ملک صاحب (جرمنی) ہمراہ مکرم جہانزیب اختر صاحب ابن مکرم سرفراز اختر صاحب (جرمنی)

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز طرفین کے لیے مبارک فرمائے اور نئے رشتے کے بندھن میں بندھنے والوں کو دین و دنیا کے ثمرات سے نوازے۔ آمین

ارشاد باری تعالیٰ

سُبۡحٰنَكَ لَا عِلۡمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمۡتَنَا (البقرۃ:۳۳)

یعنی اے خداوند بزرگ ہمیں کچھ علم نہیں مگر وہ جو تو نے سکھایا

طالب دعا: Dr. Atiya (France)

Dealers of Natural Precious & Semi-Precious Gemstones
A. SAMSUL ALAM
A. ABDUL RAHIM

TOONICE
DEALERS OF PRECIOUS & SEMI-PRECIOUS GEMSTONES
No. 100/59-A, 1st Floor, South Thaikkat Street Melapalayam, Tirunelveli-627005 Tamil Nadu, India
+91 9659389953
toonicegems@gmail.com
Al-Nida GEMS
No. 1/B3, 1st Floor Village Road Balaji Nagar Extension Puzhuthivakkam, Chennai-600091 Tamil Nadu, India
+91 9042150339
alnidagems@gmail.com
HG GEMS
HANIYAHANA GEMS CO., LTD.
No. 191/16, Soi Puttha Osot Siphraya, Bangrak Bangkok - 10500 Thailand
+66 638751327
gemscertify22@gmail.com

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج جس کی فطرت نیک ہو وہ آئیگا انجام کار (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
V-CARE
Food Plaza
Fast Food Restaurant
!! COME HUNGRY !! LEAVE HAPPY !!
Contact : 7250780760
Ramsar Chowk, Ram Das Gupta Path, Bhagalpur - 812002 (Bihar)
طالب دعا: خالد ایوب (جماعت احمدیہ بھاگلپور، صوبہ بہار)

مجلس عرفان

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے احمدی ڈاکٹرز کے ایک وفد کی ملاقات

(بقیہ از شمارہ نمبر (30-23) صفحہ نمبر 27

اگر strong nerves (مضبوط اعصاب) ہوں تو ذرا ذرا سی بات پر آدمی stress تو نہیں لیتا، اور جب stress ہوتا ہے تو اس کا پھر آگے دوسرا اثر یہ ہوتا ہے کہ انسان depression میں چلا جاتا ہے۔ تو یہ vicious circle ایک (شیطانی چکر) ہے، جو چلتا ہے اور یہ دنیاداروں میں بہت زیادہ چلتا ہے۔ اس لیے تو اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کو سٹریس کم کرنے اور دل کے اطمینان کے لیے کہتا ہے کہ اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ یعنی دل کے اطمینان کے لیے اللہ کا ذکر کرو، اللہ کو یاد رکھو، ان چیزوں سے بچنے کی کوشش کرو تو ٹھیک ہے۔

مورخہ یکم رفروری ۲۰۲۵ء کو امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مختلف ممالک بشمول برطانیہ، امریکہ، آسٹریلیا، کینیڈا اور جرمنی سے تعلق رکھنے والے ڈاکٹرز اور طبی ماہرین کے تیئس (۲۳) رکنی وفد کو شرفِ ملاقات حاصل ہوا۔ یہ ملاقات اسلام آباد (ٹِلفورڈ) میں ہوئی۔

ایک شریک مجلس نے عرض کیا کہ کتاب (Invitation to Ahmadiyyat) میں ایک حوالہ ہے کہ آخری زمانے میں اچانک موتوں کا نشان ظاہر ہوگا، اور اس میں دو وجوہات الکحل کا استعمال اور اضافی کام اور دباؤ کی وجہ سے اعصاب کی کمزوری بیان کی گئی ہیں۔ نیز دریافت کیا کہ اس بارے میں حضور انور کی کیا ہدایت ہے کہ ہم بحیثیت ڈاکٹرز، طبیب اور خدام اپنے اعصاب کو مضبوط بنانے کے لیے کس طرح کام کر سکتے ہیں؟

حضورِ انور نے اس پر الکحل کے حوالے سے ایک نئی ریسرچ کی روشنی میں بیان فرمایا کہ پہلے کہتے تھے کہ الکحل کا ایک گلاس روزانہ پی لیا کرو تو کچھ نہیں ہوتا۔ اب نئی ریسرچ چند ہفتے پہلے ہی آئی تھی اور اس میں لکھا تھا کہ ایک گلاس بھی نہیں پینا چاہیے کہ یہ بھی nerves (اعصاب) پر اثر ڈالتا ہے۔

حضور انور نے واضح فرمایا کہ خود ہی اپنی ریسرچ میں prove (ثابت) کر رہے ہیں کہ weakness of nerves (اعصاب کی کمزوری) تو ہوگئی، تو جس طرح جس طرح آگے بڑھ رہے ہیں، آخر میں ultimately ان کو کہنا پڑے گا کہ یہ چیزیں نقصان دہ ہیں اور اسی کی وجہ سے پھر stress (تناؤ) پیدا ہوتا ہے۔

حضور انور نے آخر پر توجہ دلائی کہ اگر strong nerves (مضبوط اعصاب) ہوں تو ذرا ذرا سی بات پر آدمی stress تو نہیں لیتا، اور جب stress ہوتا ہے تو اس کا پھر آگے دوسرا اثر یہ ہوتا ہے کہ انسان de-pression میں چلا جاتا ہے۔ تو یہ vicious circle ایک (شیطانی چکر) ہے، جو چلتا ہے اور یہ دنیاداروں میں بہت زیادہ چلتا ہے۔ اس لیے تو اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کو سٹریس کم کرنے اور دل کے اطمینان کے لیے کہتا ہے کہ اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ یعنی دل کے اطمینان کے لیے اللہ کا ذکر کرو، اللہ کو یاد رکھو، ان چیزوں سے بچنے کی کوشش کرو تو ٹھیک ہے۔

ایک خاتون شریکِ مجلس نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ آج کل Xenotransplant (زینو ٹرانسپلانٹ)، جس میں مختلف جانوروں کے اعضاء انسانوں میں ٹرانسپلانٹ کیے جاتے ہیں، کی پھر ایک لہر آئی ہوئی ہے۔ اس بارے میں حضور انور کے کیا خیالات ہیں؟

حضور انور نے اس پر فرمایا کہ اگر انسانی زندگی بچانے کے لیے کی جاتی ہے تو بڑی اچھی بات ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ سؤر کا دل استعمال نہیں ہوسکتا، لیکن اس سے اگر واقعی کام ہوسکتا ہے، تو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر اس سے انسانی زندگی بچ سکتی ہے تو زندگی بچانے کے لیے ہر چیز جائز ہے۔ اگر سؤر کا گوشت کھانا جائز ہے تو یہاں جان بچانے کے لیے تو پھر جائز ہو ہی سکتا ہے۔ یہاں وہی بات آجاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مثال دے کے ایک گائیڈ لائن (اصولی راہنمائی) دے دی ہے تو پھر اس کے اوپر چلیں۔ شیر کا دل لگا دیا کریں۔

ملاقات کے اختتام پر حضور انور نے الوداعی دعائیہ کلمات ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ اچھا! پھر اللہ حافظ ہو۔

(بشکریہ الفضل 13 فروری 2025)

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ ایسٹ ریجن کے ایک وفد کی ملاقات

نماز بذاتِ خود آپ میں نظم وضبط قائم کرنے کا ایک ذریعہ ہے اگر آپ اپنی پنج وقتہ نماز ادا کر رہے ہیں اور اس میں باقاعدہ ہوں گے تو آپ خود تجربہ کریں گے کہ اب آپ کی زندگی منظم ہوگئی ہے دن کا آغاز فجر کی نماز سے کریں، اس سے آپ میں باقاعدگی پیدا ہوگی، اور اسی طرح آپ جماعت کی خدمت کرسکیں گے اور اپنی زندگی میں بھی نظم وضبط قائم کرسکیں گے

مورخہ ۲۰ر ستمبر ۲۰۲۵ء، بروز ہفتہ، امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ کے ایسٹ ریجن کے ایک بائیس (۲۲) رکنی وفد کو بالمشافہ شرفِ ملاقات حاصل ہوا۔ یہ ملاقات اسلام آباد (ٹِلفورڈ) میں منعقد ہوئی۔ مذکورہ وفد نے خصوصی طور پر نہایت اخلاص کے ساتھ محض حضورِ انور کی اقتدا میں نمازیں ادا کرنے اور آپ کی بابرکت صحبت سے روحانی فیض حاصل کرنے کی غرض سے امریکہ سے برطانیہ کا سفر اختیار کیا۔

جب حضورِ انور مجلس میں رونق افروز ہوئے تو آپ نے تمام شاملینِ مجلس کو السلام علیکم کا تحفہ عنایت فرمایا۔

پھر حضورِ انور نے امیر قافلہ سے وفد کے قیام وطعام کے انتظامات کے بارے میں دریافت فرمایا۔ بعد ازاں ہر خادم کو فرداً فرداً اپنا تعارف پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی، جس میں اپنے نام، خاندانی پسِ منظر، تعلیمی مصروفیات اور جماعتی خدمات کا ذکر کیا گیا۔

دورانِ تعارف ایک خادم نے عرض کیا کہ وہ وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور حافظِ قرآن بھی ہے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ نے پورا قرآنِ کریم حفظ کیا ہے؟ اثبات میں جواب سماعت فرمانے کے بعد حضورِ انور نے اس حوالے سے مزید دریافت فرمایا کہ کیا وہ اب بھی اس کا دَور کرتا ہے یا پھر بھولنا شروع ہوگیا ہے؟ اس پر خادم نے عرض کیا کہ وہ دَور کرتا ہے۔ جس پر حضورِ انور نے فرمایا کہ اسے رمضان المبارک میں تراویح پڑھانا چاہیے کیونکہ یہ حفظ کو تازہ رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

پھر ایک خادم نے حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں اپنا تعارف کراتے ہوئے عرض کیا کہ وہ پچھلے سال کینیڈا سے امریکہ آیا ہے اور اس وقت سول انجنیئرنگ کے پہلے سال میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ اس نے مزید عرض کیا کہ ایک سال کینیڈا میں بھی پڑھائی کی تھی لیکن فیملی کے امریکہ میں ہونے کی وجہ سے اِدھر آ گیا۔

اس پر حضورِ انور نے مسکراتے ہوئے تبصرہ فرمایا کہ مَیں نے تو سمجھا تھا کہ شاید ٹرمپ کی محبّت آپ کو یہاں کھینچ لائی ہے۔ جس پر تمام شاملینِ مجلس بھی مسکرا دیے۔

اسی طرح حضورِ انور سے شرفِ گفتگو کے دوران ایک خادم نے عرض کیا کہ وہ کالج میں بزنس کا طالب علم ہے اور ایسوسی ایٹس ڈگری حاصل کر رہا ہے، ساتھ ہی ایک کیمیکل پلانٹ میں بھی کام کرتا ہے۔

حضورِ انور کے استفسار پر خادم نے عرض کیا کہ وہ اپنے والدین کے امریکہ آنے کے دس دن بعد پیدا ہوا تھا، اور والدہ کو پاکستان سے کینیڈا کے سفر کی خاص اجازت ملی تھی۔ اس پر حضور انور نے مسکراتے ہوئے تبصرہ فرمایا کہ تم خوش قسمت ہو کہ ہوائی جہاز میں پیدا نہیں ہوئے، کیونکہ بعض اوقات بچے ہوائی سفر کے دوران ہی پیدا ہو جاتے ہیں۔

مزید برآں دورانِ ملاقات شاملینِ مجلس کو حضور انور سے مختلف نوعیت کے متفرق سوالات پیش کرنے نیز ان کے جواب کی روشنی میں حضور انور کی زبانِ مبارک سے نہایت پُرمعارف، بصیرت افروز اور قیمتی نصائح پر مشتمل راہنمائی حاصل کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

ایک خادم نے حضورِ انور سے ذہنی صحت (mental health) کے مسائل سے نمٹنے کے حوالے سے جماعت کے کردار کی بابت راہنمائی طلب کی۔

اس پر حضورِ انور نے راہنمائی فرمائی کہ Psychiatrist (ماہر نفسیات) کو دکھائیں، ٹریٹمنٹ کروائیں، والدین اس کی وجہ پتا کریں کہ کیا ہے؟ بعض دفعہ سکول میں bullying ہوتی ہے، اس کی وجہ سے بعض ڈپریشن میں چلے جاتے ہیں، پھر وہ flare up ہو جاتا ہے، تو مینٹل ہیلتھ ایشو بن جاتا ہے۔

حضورِ انور نے آخر میں اِس بات پر زور دیا کہ اُن کی ٹریٹمنٹ ہونی چاہیے، جس طرح باقی معاملات دیکھتے ہیں، parents کو چاہیے کہ ان کو دیکھیں کہ جڑھ یا اصل وجہ کیا ہے؟ یہ تو آپ کو خود معلوم کرنی ہو گی۔

[قارئین کی معلومات کے لیے عرض ہے کہ bullying (تضحیک یا بدسلوکی) ایک انگریزی اصطلاح ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ کسی کو جان بوجھ کر تنگ کرنا، اذیت دینا، تمسخر اُڑانا، ہنسی اور ٹھٹھے کا نشانہ بنانا یا تکلیف پہنچانا۔ یہ عمل جسمانی، ذہنی یا جذباتی طور پر اثر انداز ہوسکتا ہے، جیسے مار پیٹ، گالیاں دینا، کسی کو گروپ

سے الگ کرنا، اس کے بارے میں افواہ پھیلانا یا جھوٹ کی تشہیر کرنا یا اسے سماجی سطح پر بدنام کرنا، سوشل میڈیا یا انٹرنیٹ پر تذلیل یا ہراساں کرنا وغیرہ وغیرہ۔ اس کا بنیادی مقصد کسی کی عزتِ نفس کو مجروح کرنا، اس کی تذلیل کرنا یا اسے کمزور بنانا ہوتا ہے۔ یہ عموماً طاقت کے فرق کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس تحقیر کے نتیجے میں متاثرہ شخص سماجی تنہائی کا شکار ہوسکتا ہے اور ساتھ ہی اسے خود اعتمادی کی کمی، ڈپریشن یا ذہنی پریشانی جیسے مسائل کا سامنا بھی ہوسکتا ہے۔ بدقسمتی سے عصر حاضر کے نام نہاد آزادی پسند معاشروں میں یہ رجحان تکلیف دہ حد تک رواج پا چکا ہے۔]

ایک خادم نے حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ امسال مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ کا نیشنل اجتماع پہلی بار 'باغِ احمد' میں منعقد ہونے جارہا ہے۔ اس بارے میں راہنمائی کی درخواست ہے؟

اس پر حضورِ انور نے زمین کے رقبے کے بارے میں دریافت فرمایا کہ کتنا حصّہ اجتماع کے لیے مختص ہے اور کتنا حصہ زرعی اراضی پر مشتمل ہے۔ حضورِ انور نے توجہ دلائی کہ ایسے بڑے پیمانے کے اجتماعات کے سلسلے میں جماعت کے دیگر عملی تجربات سے فائدہ اُٹھانا چاہیے۔ نیز ہدایت فرمائی کہ وہ دیکھیں کہ مجلس خدام الاحمدیہ یوکے کس طرح زرعی زمین پر اجتماع کا انتظام کرتی ہے اور نیز حدیقۃ المہدی میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ برطانیہ میں بھی شامل ہوں۔ ان اجتماعات کو دیکھنے سے انہیں عملی فہم حاصل ہوگا کہ باغِ احمد کو بہترین طور پر کس طرح استعمال کیا جاسکتا ہے۔

[قارئین کی معلومات کے لیے عرض ہے کہ محض خدا تعالیٰ کے خاص فضل وکرم اور حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت راہنمائی میں، مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ کو 'باغِ احمد' کے نام سے موسوم اسّی ایکڑ پر مشتمل ایک وسیع وعریض قطعۂ زمین خریدنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ یہ عظیم الشان کامیابی اس لحاظ سے بھی تاریخی اور منفرد ہے کہ دنیا بھر میں کسی بھی مجلس کی جانب سے خریدی جانے والی یہ اپنی نوعیت کی پہلی زمین ہے۔ یہ مقام نہ صرف آئندہ جماعتی اور ذیلی تنظیموں کی تقریبات واجتماعات کے حوالے سے ضروریات پوری کرنے کے لیے ایک سنگِ میل ثابت ہوگا بلکہ ترقی اور وسعت کے نئے امکانات کا بھی پیش خیمہ ثابت ہوگا۔ مزید برآں یہ جگہ فلاڈیلفیا انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے محض تیس میل کے فاصلے پر واقع ہے اور انٹرسٹیٹ ۲۹۵ سمیت اہم شاہراہوں کے قریب ہونے کے باعث آمد ورفت کے اعتبار سے نہایت موزوں اور سہل اور آسان رسائی رکھتی ہے۔]

ایک خادم نے حضورِ انور سے دریافت کیا کہ وہ اپنی تعلیم اور جماعتی ذمہ داریوں کو کیسے balance کرسکتا ہے؟

اس پر حضورِ انور نے اظہارِ تبسم کرتے ہوئے استفہامیہ انداز میں دریافت فرمایا کہ کون سی جماعتی ذمہ داریاں اتنی آپ پر پڑ گئی ہیں، اس وقت آپ کیا کام کر رہے ہیں، کیا آپ کا کوئی عہدہ ہے؟

خادم کے نفی میں جواب عرض کرنے پر حضورِ انور نے فرمایا کہ تو جب کوئی تمہیں عہدیدار بنائے گا تو پھر کام بھی آجائے گا۔ حضورِ انور نے تلقین فرمائی کہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ جب کام دے تو مجھے اس کو کرنے کی بھی توفیق دے، اس کے لیے دعا کیا کرو۔ پھر حضورِ انور نے اس بات پر زور دیا کہ آپ کا بنیادی مقصد ایجوکیشن ہے، پہلے اپنی ڈگری مکمل کرو اور اپنی پڑھائی پر توجہ دو۔ حضورِ انور نے اس خادم سے دریافت فرمایا کہ مستقبل میں تم کیا بننا چاہتے ہو؟ اس پر خادم نے عرض کیا کہ مَیں ان شاء اللہ Cardiac Surgeon بننا چاہتا ہوں اور مَیں واقفِ نَو بھی ہوں۔

یہ سماعت فرما کر حضورِ انور نے فرمایا کہ بڑی اچھی بات ہے۔ میڈیسن کے لیے تو بڑی محنت کرنی پڑتی ہے۔ پڑھائی کرو اور اس میں جو ویک اینڈ پر یا during holidays اضافی ٹائم ہوتا ہے وہ تم جماعت کے لیے دیتے رہو۔ اگر تمہارے سپرد کوئی سائق وغیرہ کا کام کرتے ہیں، تو پھر اس میں دیکھ لو کہ کس طرح تم نے اپنے وقت کو صحیح طرح distribute کرنا ہے۔ ویک اینڈز پر تھوڑا سا وقت دینا ہے اور اتنے زیادہ لوگ تو ہوتے ہی نہیں، تمہارے تھوڑے سے تو خدام ہیں، ان کو اطلاع دے دو۔

حضورِ انور نے آخر میں اس تلقین کا اعادہ فرمایا کہ تمہارا اصل مقصد اپنی تعلیم مکمل کرنا ہونا چاہیے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ نمازیں بھی پڑھتے رہو اور دینی علم بھی حاصل کرتے رہو۔ ایک واقفِ نَو ہونے کے ناطے تم پر پانچ وقت کی نمازیں ادا کرنا فرض اور ذمہ داری ہے۔ (باقی آئندہ۔۔۔)

(بشکریہ الفضل 2 اکتوبر 2025ء)

کام جو کرتے ہیں تیری راہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف وکرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE
Prop. NASIR SHAH
Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

تذکار مہدی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کی روایات

مرتبہ مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب

السلام علیکم کرنے میں پہل

ناظر کو اگر کسی نے سلام نہیں کہا تھا تو بجائے اس کے کہ اس پر اعتراض کرتا اسے چاہئے تھا کہ خود سلام کہنے میں پہل کرتا کیونکہ سلام کرنے کا حکم دونوں کے لئے یکساں ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک شعر سنا ہوا ہے کہ

وہ نہ آئے تو تو ہی چل اے میر
تیری کیا اس میں شان گھٹتی ہے

اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا حکم ایک بھائی نہیں مانتا تو کیوں نہ ہم خود اس پر عمل کرلیں۔ پس اگر شکایت درست ہے تو یہ فعل عقل کے خلاف اور اخلاق سے گرا ہوا ہے یہ کہیں حکم نہیں کہ سلام صرف چھوٹا کرے بڑا نہ کرے۔ اگر ماتحت نے نہیں کیا تو افسر خود پہلے کر دے۔ میرا اپنا یہ طریقہ ہے کہ جب خیال ہوتا ہے تو میں خود پہلے سلام کہہ دیتا ہوں۔ بعض دفعہ خیال نہیں ہوتا تو دوسرا کر دیتا ہے۔ ایسی باتوں میں ناظروں کو اعتراض کرنے کی بجائے خود نمونہ بننا چاہئے۔

(خطبات محمود جلد 22 صفحہ 173)

چھوٹی سی نیکی سے برکتیں

ہمارا یہ زمانہ بھی وہی ہے جبکہ روحانی ترقی کی طرف قدم اٹھانے والا بہاؤ کی طرف تیرنے والے کا حکم رکھتا ہے کیونکہ اس وقت خدا تعالیٰ کا منشاء ہے کہ خاص طور پر روحانی حکومت قائم کی جائے اسی روحانی حکومت کے قیام کے لئے خدا تعالیٰ نے اپنا مامور بھیجا ہے۔ اتنے لمبے انتظار کے بعد کہ دنیا اس کا انتظار کرتے کرتے تھک گئی تھی۔ رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد لوگوں نے انتظار کرنا شروع کیا کہ اب مسیح آتا ہے، اب مسیح آتا ہے۔ جب بھی ان پر کوئی بلا آئی انہوں نے سمجھا کہ اس کو دور کرنے کے لئے مہدی اور مسیح آئے گا۔ جب بھی وہ کسی مصیبت میں پھنسے ان کی نظریں اس امید کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھیں کہ شاید ہمیں اس مصیبت سے نکالنے کے لئے مسیح آجائے لیکن خدا نے اس نعمت کو تمہارے زمانہ کے لئے مقدر کیا ہوا تھا۔ پس یہ کتنا عظیم الشان فضل ہے کہ بغیر اس کے کہ ہماری طرف سے کوئی کوشش ہو بغیر اس کے کہ ہمارا کوئی استحقاق ہو اللہ تعالیٰ نے اس نعمت کو ہم میں نازل کیا۔ جس طرح تمام دنیا محمد ﷺ کی آمد کی منتظر تھی مگر اس شدید انتظار کے بعد عرب کے لوگوں کو یہ نعمت عطا کی گئی اور یہودی اس حسد کی وجہ سے جل اٹھے کہ یہ نعمت انہیں کیوں ملی ہمیں کیوں نہیں ملی۔ حالانکہ یہ خدا کی دین تھی اور وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے فضل نے ہم میں وہ شخص بھیجا جس کے زمانہ کا انبیاء تک شوق سے انتظار کرتے چلے آئے تھے۔ دوسروں کا کیا کہنا ہے خود رسول کریم ﷺ کے شوق کو دیکھو۔ آپ فرماتے ہیں۔ اگر تمہیں مہدی کے مبعوث ہونے کی خبر ملے تو اس کے پاس اگر تمہیں گھٹنوں کے بل چل کر بھی جانا پڑے تو جاؤ اور اس کی بیعت کرو۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اگر تمہیں مسیح مل جائے تو میرا بھی اس سے سلام کہنا۔ اس خادم کی کیا شان ہے جس کو سلام کہنے کا آقا اتنا مشتاق ہے کہ وہ لوگوں سے کہتا ہے میرا سلام یاد رکھنا اور اسے بھول نہ جانا۔ پھر سوچو۔ جس شخص کو سلام کہنے کا محمد ﷺ کو اس قدر اشتیاق تھا اس کی امت کے دلوں میں اس کے متعلق کتنا بڑا اشتیاق پیدا ہونا چاہئے تھا اور اس نعمت کے ملنے پر انہیں کتنا خوش ہونا چاہئے تھا۔

مجھے یاد ہے ایک دفعہ کوئی شخص باہر سے آیا۔ غالباً وہ گجرات کے ضلع کا رہنے والا تھا یا کسی اور ضلع کا مجھے اچھی طرح یاد نہیں۔ بہرحال وہ آیا اور اس نے بڑے شوق سے آگے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اور آپ سے مصافحہ کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد اس نے پھر اپنے ہاتھ آگے بڑھائے اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ لوگوں کو حیرت ہوئی کہ یہ کیسا عجیب انسان ہے اس نے جب پہلی دفعہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہہ دیا تھا تو اب دوبارہ اسے سلام کہنے کی کیا ضرورت تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اس پر حیران سے ہوئے اور آپ نے اس سے پوچھا کہ جب آپ ایک دفعہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہہ چکے تھے تو اب دوبارہ آپ نے کیوں سلام کیا ہے؟ وہ کہنے لگا۔ حضور پہلا سلام حضرت محمد ﷺ کی طرف سے تھا کیونکہ آپ نے فرمایا تھا کہ جب تم مسیح سے ملو تو اسے میرا سلام کہہ دینا۔ پس میں نے پہلی دفعہ رسول کریم ﷺ کا سلام آپ کو پہنچایا اور دوسری مرتبہ میں نے اپنی طرف سے آپ کو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ اس شخص کا کیا نام تھا۔ میں اس وقت بچہ تھا جب یہ واقعہ ہوا۔ مگر میں جانتا ہوں کہ اس سادہ سے فعل سے اس نے اپنے لئے بہت بڑی برکتیں جمع کرلیں کیونکہ بعض دفعہ چھوٹی سی بات بڑے بڑے ثواب کا موجب بن جاتی ہے اور بعض دفعہ چھوٹی سی بات بڑے بڑے عذاب کا موجب بن جاتی ہے۔

(الفضل 7 دسمبر 1941ء جلد 29 نمبر 278 صفحہ 5)

مخالفت کا جوش

اکتوبر 1897ء میں آپ کو ایک شہادت پر ملتان جانا پڑا۔ وہاں شہادت دے کر جب واپس تشریف لائے تو کچھ دنوں لاہور بھی ٹھہرے یہاں جن جن گلیوں سے آپ گزرتے ان میں لوگ آپ کو گالیاں دیتے اور پکار پکار کر بُرے الفاظ آپ کی شان میں زبان سے نکالتے۔ میری عمر اس وقت آٹھ سال کی تھی اور میں بھی اس سفر میں آپ کے ساتھ تھا۔ میں اس مخالفت کی جو لوگ آپ سے کرتے تھے وجہ تو نہیں سمجھ سکتا تھا اس لئے یہ دیکھ کر مجھے سخت تعجب آتا کہ جہاں سے آپ گزرتے ہیں لوگ آپ کے پیچھے کیوں تالیاں پیٹتے ہیں، سیٹیاں بجاتے ہیں؟ چنانچہ مجھے یاد ہے کہ ایک ٹُنڈا شخص جس کا ایک ہاتھ نچلا کٹا ہوا تھا اور بقایا ہاتھ پر کپڑا باندھا ہوا تھا نہیں معلوم کہ ہاتھ کٹنے کا ہی زخم باقی تھا۔ یا کوئی نیا زخم تھا وہ بھی لوگوں میں شامل ہوکر غالباً مسجد وزیر خاں کی سیڑھیوں پر کھڑا تالیاں پیٹتا اور اپنا کٹا ہوا ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارتا تھا اور دوسروں کے ساتھ مل کر شور مچا رہا تھا کہ 'ہائے! ہائے! مرزا نٹھ گیا۔' (یعنی میدانِ مقابلہ سے فرار کر گیا) اور میں اس نظارہ کو دیکھ کر سخت حیران تھا۔ خصوصاً اس شخص پر اور دیر تک گاڑی سے سر نکال کر اس شخص کو دیکھتا رہا۔ لاہور سے حضرت صاحب سیدھے قادیان تشریف لے آئے۔

(سیرت مسیح موعود علیہ السلام۔ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 360)

(تذکار مہدی صفحہ 196 تا 198، ایڈیشن 2020 یوکے)

***

نماز جنازہ حاضر و غائب

حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۴/جنوری ۲۰۲۶ء بروز ہفتہ بارہ بجے بعد دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر مکرم چودھری نصیر احمد صاحب (آف گھٹیالیاں خورد۔ حال لندن۔ یوکے) کی نماز جنازہ حاضر اور سات مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم چودھری نصیر احمد صاحب (آف گھٹیالیاں خورد۔ حال لندن۔ یوکے)

۲۲/جنوری ۲۰۲۶ء کو ۹۵ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے والد حضرت چودھری غلام محمد صاحب رضی اللہ عنہ اور دادا حضرت چودھری ہدایت اللہ صاحب رضی اللہ عنہ دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ مرحوم بہت سادہ مزاج مخلص اور خدا ترس انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا فدائیت کا تعلق تھا۔ اکتوبر ۲۰۰۰ء میں مرحوم گھٹیالیاں مسجد میں حملہ کے دوران گولی لگنے سے زخمی ہوئے تھے جبکہ اس دہشت گرد حملے میں آپ کے کچھ عزیز و اقارب شہید ہوئے تھے۔ اس کے بعد آپ یوکے آگئے۔ جب تک صحت رہی باقاعدگی کے ساتھ مسجد فضل میں جاکر نمازیں ادا کرتے رہے اور وہاں مہمانوں کی ضیافت کی ڈیوٹی بھی دیتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم کلیم اللہ انجم صاحب (واقف زندگی) عملہ حفاظت خاص میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

۱۔ مکرم فرید احمد امروہی صاحب (واقف زندگی۔ ریٹائرڈ معلم سلسلہ وقف جدید۔ قادیان)

۸/نومبر ۲۰۲۵ء کو ۸۶ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم ۱۹۶۸ء میں امروہہ صوبہ اترپردیش سے قادیان شفٹ ہوئے تھے۔ مرحوم معلم سلسلہ تھے اور متعدد دیہاتی جماعتوں میں خدمت کا موقع ملا۔ بعد ازاں دفتر وقف جدید میں لمبا عرصہ بطور کارکن متعین رہے۔ محنتی ہونے کی وجہ سے کئی سال ری ایمپلائی بھی ہوتے رہے۔ بطور انسپکٹر مجلس انصار اللہ بھارت کئی سال ہندوستان کی مجالس کے مالی دورے بھی کرتے رہے۔ خلافت سے گہرا اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم خوش اخلاق، کم گو، منکسر المزاج اور سادگی پسند انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے شامل ہیں۔

۲۔ مکرم اے پی وائی عبد القادر صاحب (آف جماعت میلاپالیم صوبہ تامل ناڈو۔ انڈیا)

۱۱/نومبر ۲۰۲۵ء کو ۹۷ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم ۱۹۷۴ء میں ازخود بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے تھے۔ مرحوم ایک فدائی احمدی تھے، جماعت اور خلافت کے ساتھ مخلصانہ، مضبوط اور گہرا تعلق تھا۔ بڑے خوش خلق، متواضع، منکسر المزاج، مہمان نواز اور غریب پرور انسان تھے۔ نماز تہجد اور دیگر عبادات کی طرف مرحوم کی بہت توجہ تھی۔ تلاوت قرآن مجید باقاعدگی سے کیا کرتے تھے۔ جماعتی جلسوں اور اجلاسات میں باقاعدگی سے شامل ہوتے۔ چندہ جات کی ادائیگی میں بھی بڑے باقاعدہ تھے۔ آپ نے صدر جماعت میلاپالیم، امیر جماعت میلاپالیم، صوبائی امیر تامل ناڈو، زونل امیر ساؤتھ زون تامل ناڈو اور ضلعی امیر ترونلویلی کنیا کماری کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے چھوٹے بیٹے مکرم اے پی اے طارق احمد صاحب مربی سلسلہ، نظارت نشر و اشاعت قادیان میں بطور انچارج تامل ڈیسک خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

۳۔ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم فضل احمد صاحب پیرکوٹی مرحوم (ربوہ)

۱۹/دسمبر ۲۰۲۵ء کو ۸۵ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت میاں نور محمد صاحب رضی اللہ عنہ موضع پیرکوٹ ثانی ضلع حافظ آباد کی بیٹی اور مکرم سیٹھ محمد عبد اللہ صاحب پیرکوٹی مرحوم کی بہو تھیں۔ مرحومہ نماز اور روزہ کی پابند، بڑی خوش اخلاق ملنسار دعاگو بزرگ خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ مرحومہ کے بڑے بیٹے مکرم ڈاکٹر مبشر احمد صاحب بطور سیکرٹری مال سنٹرل جرسی امریکہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ مکرم ابتسام احمد مرزا صاحب (مربی سلسلہ جماعت Neuss۔ جرمنی) کی نانی تھیں۔

۴۔ مکرمہ نادرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ظاہر احمد خان صاحب شہید (کینیڈا)

۱۷/دسمبر ۲۰۲۵ء کو ۸۷ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ مکرم ظاہر احمد خان صاحب شہید کی بیوہ تھیں جنہوں نے ۱۹۸۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے قافلہ کے ساتھ لاہور سے ربوہ آتے ہوئے دیگر دو خدام کے ساتھ کار کے حادثہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔ مرحومہ نے ساری زندگی بیوگی کی حالت میں صبر و شکر کے ساتھ گزاری۔ اپنی پوری توجہ استقامت کے ساتھ بچوں کی تربیت اور انہیں جماعت سے جُڑے رہنے پر مرکوز رکھی۔ میرپور ماتھیلو سندھ کی ایک فرٹلائزر کمپنی میں بطور اُستانی کام کرتی رہیں اور اِس دوران انہیں مختلف جماعتی عہدوں پر کام کرنے کی سعادت بھی ملتی رہی۔ لمبے عرصے تک صدر لجنہ سکھر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

۵۔ مکرمہ راشدہ منیر صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد عابد صاحب مرحوم (آسٹریلیا)

۷/اکتوبر ۲۰۲۵ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ آسٹریلیا میں آباد ہونے والے پہلے احمدیوں میں سے تھیں۔ آپ نے اپنے شوہر کے ساتھ مل کر بہت سے لوگوں کے آسٹریلیا میں آباد ہونے میں معاونت کی اور بعض اوقات اپنے گھر میں بھی ان کے لیے جگہ فراہم کی۔ مرحومہ دوسروں کی مدد کرنے کے لیے ہمیشہ تیار رہتی تھیں۔ آپ ہر کسی کے کام آنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ۲ بیٹے شامل ہیں۔

۶۔ مکرمہ بشریٰ نزہت صاحبہ (آف Bergisch Gladbach۔ جرمنی)

یکم ستمبر ۲۰۲۵ء کو ۸۷ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ کا نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ بڑا گہرا تعلق تھا۔ اپنی اولاد اور پوتوں پوتیوں کو بھی ہمیشہ جماعت کی اطاعت اور خلیفہ وقت سے محبت کا درس دیا کرتی تھیں۔ کافی عرصے سے علیل تھیں لیکن اس کے باوجود جماعتی پروگراموں میں شامل ہوتی رہیں۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں اور اپنے چندے باقاعدگی سے بروقت ادا کرتی تھیں۔ وفات سے ایک ماہ قبل سو مساجد میں چھ ہزار یورو کی رقم ادا کی جبکہ اس سے پہلے اپنا پورا زیور بھی مالی قربانی میں پیش کر چکی تھیں۔ ۱۹۹۴-۹۳ء میں آپ نے کولون کی مجلس میں سیکرٹری ضیافت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ تہجد گزار اور پنجوقتہ نمازوں کی پابند، بڑی مہمان نواز اور غریبوں کی ہمدرد خاتون تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بیٹے اور بہت سے پوتے پوتیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم احسن فہیم بھٹی صاحب (مربی سلسلہ و نیشنل سیکرٹری سمعی و بصری۔ جرمنی) کی والدہ تھیں۔

۷۔ مکرم حمید احمد ملک صاحب ابن مکرم قاضی رشید احمد صاحب مرحوم (لاہور)

۶/اگست ۲۰۲۵ء کو ۸۲ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ پاکستان بننے کے بعد گورداسپور سے ساہیوال آکر آباد ہوئے۔ مرحوم نے بی اے اور ایل ایل بی کرنے کے بعد ۱۹۶۸ء میں پولیس سب انسپکٹر کے طور پر کام کیا۔ بعد میں پبلک سروس کمیشن کا امتحان پاس کیا اور مختلف شہروں میں اسسٹنٹ کمشنر اور ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر اور دیگر اہم پوسٹوں پر تعینات رہے۔ ۲۰۰۴ء میں لاہور شفٹ ہوگئے اور ۲۰۰۸ء میں ریٹائر ہوگئے۔ ۱۹۸۴ء میں ساہیوال کیس کے اسیران کی بھی مدد کرتے رہے۔ آپ ایک دیانت دار افسر کے طور پر مشہور رہے۔ بڑے خاموش طبع، وضع دار اور ہمدردانہ طبیعت کے مالک تھے۔ چندوں کی ادائیگی کا خاص اہتمام کرتے تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور ۳ بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم صہیب احمد خان صاحب (مربی سلسلہ ایم ٹی اے۔ اسلام آباد) کے نانا تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆...☆...☆

ارشاد باری تعالیٰ

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج:31)

یعنی بُتوں کی پلیدی اور جھوٹ کی پلیدی سے پرہیز کرو۔

طالب دعا: سید عارف احمد، والد و والدہ مرحومہ اور فیملی و مرحومین (ننگل باغبانہ، قادیان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ　مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ
سنو! ہے حاصل اسلام تقویٰ　خدا کا عشق مے اور جام تقویٰ

(الحکم 10دسمبر 1901ء)

طالب دعا: آٹو ٹریڈرز (16مینگو لین کلکتہ 70001) دوکان: 2248-5222 رہائش: 2237-8468

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"پس فرض ہے کہ حقیقی اصلاح کی طرف تم توجہ کرو۔ اسی طرح پر جس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصلاح کا طریق بتایا ہے۔" (ملفوظات جلد 7 صفحہ 278۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"تکبّر انسان میں روحانی موت لاتا ہے اور خدا تعالیٰ سے انسان دور ہو جاتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 16/جون 2017ء)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم شکیل احمد گنائی صاحب مرحوم (دار الرحمت، جماعت احمدیہ ریشی نگر، کشمیر)

خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب

دعاؤں کی قبولیت

خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28/ستمبر 2007ء بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: خطبہ کی ابتدائی آیت (البقرۃ: 187) میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو قبولیتِ دعا کے حوالے سے کیا یقین دہانی فرمائی ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں اور دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ اس لیے چاہیے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ ہدایت پا سکیں۔

سوال: رمضان المبارک کے مہینے کی خاص روحانی اہمیت اور مقصد کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے رمضان کا مہینہ ہماری روحانی اور اخلاقی حالتوں کو سدھارنے، اپنی رضا کے حصول کی کوشش کرنے، بخشش کے سامان مہیا فرمانے اور ہماری دعاؤں کی قبولیت کے لیے خاص طور پر مقرر فرمایا ہے۔

سوال: جبرائیل علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ کے پاس آکر کس شخص کے بارے میں ہلاکت کی بات کہی؟

جواب: ایک حدیث کے مطابق جبرائیل علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ کے پاس آ کر فرمایا کہ ہلاک ہوا وہ شخص جس نے رمضان کا مہینہ پایا لیکن پھر بھی اس کی بخشش نہ ہو سکی۔

سوال: رمضان المبارک کی راتوں میں قیام (عبادت) کرنے کا کیا ثواب اور فائدہ بیان کیا گیا ہے؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں اٹھ کر نماز پڑھتا ہے، اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

سوال: حدیث میں بیان کردہ رمضان المبارک کے تینوں عشروں کی کیا تفصیل ہے؟

جواب: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا ابتدائی عشرہ رحمت ہے، درمیانی عشرہ مغفرت کا موجب ہے اور آخری عشرہ جہنم سے نجات دلانے والا ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آیت "وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي" کے ماتحت مومنوں اور غیروں میں کیا فرق بیان فرمایا ہے؟

جواب: آپؑ نے فرمایا کہ مؤمنوں اور غیروں میں یہ فرق ہے کہ تم میرے مخصوص اور قریب ہو اور دوسرے مہجور اور دُور ہیں۔ جب کوئی دعا کرنے والا دعا کرتا ہے تو میں اس کا ہم کلام ہو کر اس کی دعا کو پایۂ قبولیت میں جگہ دیتا ہوں۔

سوال: قبولیتِ دعا کے لیے جامع الصفات خدا کی ذات پر پختہ یقین کی کیا شرط ہے؟

جواب: پہلی شرط یہ ہے کہ انسان کا اس ذات پر پختہ یقین ہو کہ زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ایک خدا ہے جو تمام جہانوں کا ربّ اور ہر چیز کا مالک ہے، وہ صفات کا جامع ہے اور نہ کسی کا بیٹا ہے نہ اس کا کوئی بیٹا ہے۔

سوال: انسان خدا تعالیٰ سے ہم کلامی اور قرب کا مقام کس طرح حاصل کر سکتا ہے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "پس چاہیے کہ اپنے تئیں ایسے بناویں کہ میں ان سے ہمکلام ہو سکوں"، اور یہ مقام خدا کی ذات پر ایمان کامل کرنے، تقویٰ پیدا کرنے اور اپنے آپ کو پاک کرنے سے ہی ملتا ہے۔

سوال: دورِ حاضر میں خدا تعالیٰ تک رسائی اور قبولیتِ دعا کے لیے آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان کیوں ضروری ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ سے تعلق اب اسی کا ہو گا جو آنحضرت ﷺ پر کامل ایمان لائے اور آپ ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق بھیجے گئے غلامِ صادق حضرت مسیح موعودؑ کو مان کر دعائیں کرے گا، وہی قبولیتِ دعا کے نظارے مشاہدہ کرے گا۔

سوال: گناہوں سے سچی توبہ کرنے کا انسان کے دل اور زندگی پر کیا اثر پڑتا ہے؟

جواب: جب انسان سچے دل سے توبہ کا اقرار کرتا ہے کہ وہ تمام گناہوں سے بچے گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھے گا، تو خدا تعالیٰ اپنے وعدے پورے کرتا ہے اور اسی وقت سے بندے کے دل میں ایک نور کی تجلی شروع ہو جاتی ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک سب سے اوّل اور ضروری دعا کون سی ہے؟

جواب: آپؑ کے نزدیک سب سے ضروری دعا یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک صاف کرنے کی دعا کرے۔ جب یہ دعا قبول ہو کر انسان مطہّر ہو جاتا ہے تو اس کی دوسری ضروری حاجات بغیر مانگے خود بخود قبول ہوتی چلی جاتی ہیں۔

سوال: دعا کی قبولیت میں صبر اور استقلال کی کیا اہمیت ہے اور اس سلسلے میں حضرت یعقوبؑ کی کیا مثال ہے؟

جواب: بغیر صبر کے دعا سے فیض نہیں اٹھایا جا سکتا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کے لیے چالیس برس تک استقلال سے دعائیں کیں اور بالآخر ان کے صبر اور مسلسل دعاؤں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کھینچ کر واپس لا کھڑا کیا۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعاؤں میں تضرع اور زاری کو کس تمثیل کے ذریعے واضح فرمایا ہے؟

جواب: آپؑ نے شیر خوار بچے کی مثال دی کہ وہ دعا کا نام بھی نہیں جانتا لیکن اس کی چیخیں اور آہ و بکا ماں کے دودھ کو جوش میں لا کر جذب کر لیتی ہیں، اسی طرح ہماری اضطراری چلاہٹ خدا کے فضل و رحم کو جوش میں لاتی ہے۔

سوال: لفظ "رمضان" کے لغوی معنی کیا ہیں اور اس میں کون سی دو تپشیں شامل ہیں؟

جواب: رمضان "رمض" سے نکلا ہے جس کے معنی سورج کی تپش کے ہیں۔ اس میں دو تپشیں ہیں: ایک کھانا پینا اور جسمانی لذتوں کو چھوڑنا، اور دوسری اللہ تعالیٰ کے احکام بجالانے کے لیے اندر ایک جوش پیدا ہونا۔

سوال: خطبے کے آخر میں حضور انور نے کراچی میں شہید ہونے والے کن دو ڈاکٹر صاحبان کا ذکر فرمایا؟

جواب: حضور انور نے ڈاکٹر حمید اللہ صاحب (سابق واقفِ زندگی ڈاکٹر افریقہ) اور پروفیسر ڈاکٹر شیخ مبشر احمد صاحب کی کراچی میں ہونے والی مظلومانہ شہادت کا ذکر فرمایا اور ان کے درجات کی بلندی کے لیے دعا فرمائی۔

***

محترم مولوی محمد ایوب ساجد صاحب واقفِ زندگی کا ذکرِ خیر

افسوس! محترم مولوی محمد ایوب ساجد صاحب مبلغ سلسلہ 06 / مئی 2026ء کو قادیان دارالامان میں وفات پا گئے۔ آپ کوریل (کشمیر) کے رہنے والے تھے اور چودہ سال کی عمر میں زندگی وقف کر کے قادیان تشریف لائے تھے۔ آپ کے والد صاحب کا نام مکرم عبد الخالق صاحب تھا جو کہ گاؤں کے نمبردار تھے اور ایک مخلص اور فدائی احمدی تھے اور دو مرتبہ اپنے گاؤں سے پیدل چل کر پیر پنجال کی دُشوار گزار پہاڑیاں طے کرتے ہوئے قادیان تشریف لائے تھے۔

آپ جولائی 1952ء میں پیدا ہوئے۔ جون 1967ء میں مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخلہ لیا اور 1974ء میں فارغ التحصیل ہوئے۔ آپ کی پہلی تقرری سلواہ (ضلع پُونچھ) میں ہوئی تھی جس کے بعد آپ کو 42 سال میدان تبلیغ میں خدمت کی توفیق ملی۔

بعد ازاں قادیان میں آپ بطور ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون، نائب ناظر نشرو اشاعت، مینیجر اخبار بدر، قاضی سلسلہ اور ممبر قضا بورڈ کے طور پر خدمات بجالاتے رہے۔ اخبار بدر میں بھی آپ کو مضامین لکھنے کا موقع ملا۔

آپ ایک نیک، متقی، صوم و صلوٰۃ کے پابند اور ملنسار خادم سلسلہ تھے۔ آپ کی شادی مکرم قریشی یونس احمد صاحب اسلم درویش کی بیٹی مکرمہ امتہ الرشید نرگس صاحبہ سے ہوئی تھی۔ امتہ الرشید صاحبہ کی چند سال قبل وفات ہو گئی تھی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹیوں اور ایک بیٹے سے نوازا تھا۔ آپ کی چاروں بیٹیاں شادی شدہ ہیں جبکہ بیٹا مکرم سلطان محمد احسن صاحب آجکل امریکہ میں زیر تعلیم ہیں۔

آپ کا گھر وادی کشمیر کے ہر احمدی مہمان کیلئے مہمان خانہ تھا۔ اکثر مہمانوں سے بھرا رہتا تھا اور جلسے کے موقع پر مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے بعض دفعہ سونے کیلئے آپ کو باہر جانا پڑا۔

آپ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں 09 / مئی کو تدفین عمل میں آئی جس میں کشمیر کے علاوہ دُور و نزدیک کے اقارب اور مبلغین و معلمین سلسلہ شامل ہوئے۔ آپ کے ایک نواسہ مکرم حمید محمود خان صاحب امسال جامعہ احمدیہ یو کے سے تعلیم مکمل کر چکے ہیں اور میدان عمل میں قدم رکھ رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں اپنے قرب میں جگہ نصیب کرے۔ آمین۔

(خاکسار محمد طیّب مربی سلسلہ نظارت نشرو اشاعت قادیان)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اصل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامتی میں رہیں اور اصل مہاجر وہ ہے جو اس بات کو جسے اللہ نے منع فرمایا ہے چھوڑ دے۔ (بخاری کتاب الایمان)

طالب دعا: شیخ صادق علی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ تالبر کوٹ، صوبہ اڈیشہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"زبان کا زیان خطرناک ہے۔ اس لئے متقی اپنی زبان کو بہت ہی قابو میں رکھتا ہے۔ اس کے منہ سے کوئی ایسی بات نہیں نکلتی جو تقویٰ کے خلاف ہو۔ پس تم اپنی زبان پر حکومت کرو، نہ یہ کہ زبانیں تم پر حکومت کریں اور اَناپ شناپ بولتے رہو۔" (ملفوظات جلد 1 صفحہ 423- ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

طالب دعا: ضیاء الدین خان صاحب مع فیملی (حلقہ محمود آباد، جماعت احمدیہ کیرنگ صوبہ اڈیشہ)

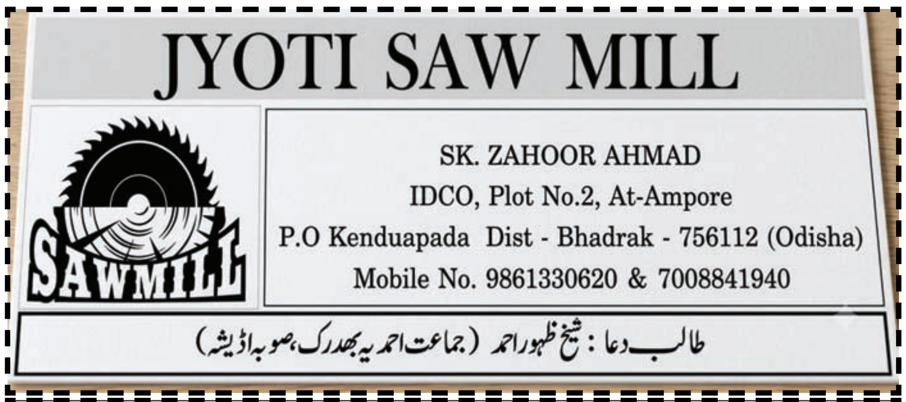

M.F. STEELS & ALUMINIUM
Deals in All types of
Aluminium chennels, Section &
Steels, Pipes, Tubes, ACP, Sheet etc.
Sk. Muneer Ahmed
7008220172 9437147910
ahmedmuneersk@gmail.com
طالب دعا: شیخ منیر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب

حضرت محمد ﷺ کا عشق و محبت الٰہی: غزوہ احد

خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 30/ جنوری 2026ء بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: غزوہ احد میں نبی کریم ﷺ نے تیر اندازوں کے دستے کو حضرت عبداللہ بن جبیرؓ کی قیادت میں کیا ہدایت فرمائی تھی؟

جواب: آپ ﷺ نے تاکید فرمائی تھی کہ تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا، خواہ دیکھو کہ ہم ان پر غالب آگئے ہیں تب بھی نہ ہٹنا اور اگر دیکھو کہ وہ ہم پر غالب آگئے ہیں تب بھی ہماری مدد کو نہ آنا۔

سوال: غزوہ احد کے دوران مسلمان تیر اندازوں سے درّہ چھوٹنے پر کیا نتیجہ نکلا؟

جواب: جب درّہ چھوڑ کر لوگ مالِ غنیمت کی طرف آئے تو جنگ پلٹا کھا گئی، دشمن نے دوبارہ حملہ کر دیا اور ستر مسلمان شہید ہو گئے۔

سوال: غزوہ احد کے موقع پر ابوسفیان کے فتح کے نعرے "اُعلُ ہُبَل" کے جواب میں آپ ﷺ نے صحابہؓ کو کیا نعرہ سکھایا؟

جواب: جب شرک کا نعرہ مارا گیا تو آپ ﷺ نے بیتاب ہو کر صحابہؓ کو فرمایا کہ کہو: "اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلّ" (اللہ سب سے بلند ہے اور سب سے بزرگ ہے)۔

سوال: غزوہ احد میں ابوسفیان کے اس نعرے پر کہ "ہمارے لیے عُزّٰی ہے اور تمہارے لیے کوئی عُزّٰی نہیں"، آپ ﷺ نے کیا جواب دلایا؟

جواب: آپ ﷺ نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ جواب میں کہو: "اللہ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں"۔

سوال: حضرت عبیدہ بن الجراحؓ کے دو دانت کس واقعے میں ٹوٹے تھے؟

جواب: غزوہ احد کے دن جب انہوں نے اپنے دانتوں سے نبی کریم ﷺ کے سر مبارک میں گھسی ہوئی کیل کو زور سے نکالا تو ان کے دو دانت ٹوٹ گئے۔

سوال: غزوہ احد کے نازک وقت میں آپ ﷺ کے "اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلّ" کے دلیرانہ جواب کا کفار کے لشکر پر کیا اثر ہوا؟

جواب: کفار پر اس کا اتنا گہرا اثر پڑا کہ مٹی بھر زخمی مسلمانوں پر دوبارہ حملہ کرنے کی ان کی ہمت نہ ہوئی اور وہ مکہ واپس لوٹ گئے۔

سوال: ایک شخص نے آپ ﷺ سے کہا "جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں" تو آپ ﷺ نے کیا تنبیہ فرمائی؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم نے مجھے اللہ کے برابر ٹھہرا دیا ہے؟ بلکہ یوں کہو کہ جو خدا تعالیٰ اکیلا چاہے"۔

سوال: آپ ﷺ نے اپنے مرضِ وفات میں یہود و نصاریٰ پر کس بات کی وجہ سے لعنت فرمائی؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ لعنت کرے یہود اور نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں (عبادت گاہ) بنا لیا۔

سوال: مشرکین کے اس سوال پر کہ "اپنے ربّ کا نسب بتائیں"، کون سی سورۃ نازل ہوئی؟

جواب: اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاخلاص نازل فرمائی: "قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ اَللّٰہُ الصَّمَدُ..." کہ اللہ ایک ہے اور بے نیاز ہے۔

سوال: غزوہ بدر کے لیے روانگی کے وقت حَرَّۃُ الْوَبَرَۃ کے مقام پر ایک بہادر شخص کے مدد کی پیشکش کرنے پر آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ کیا تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہو؟ اس کے 'نہ' کہنے پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ لوٹ جاؤ، میں کسی مشرک سے مدد نہیں لوں گا۔

سوال: آپ ﷺ کے ارشاد کے مطابق جنت اور جہنم کو واجب کرنے والی دو بنیادی باتیں کون سی ہیں؟

جواب: جو اس حال میں فوت ہوا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا وہ جنت میں جائے گا، اور جو شرک کی حالت میں مرا وہ آگ میں جائے گا۔

سوال: آپ ﷺ نے "شرکِ اصغر" کس چیز کو قرار دیا ہے اور اس کی کیا وجہ بیان فرمائی؟

جواب: آپ ﷺ نے 'ریاء' (دکھاوے) کو شرکِ اصغر قرار دیا کیونکہ یہ اعمال خدا کو خوش کرنے کے لیے نہیں بلکہ لوگوں کو دکھانے کے لیے کیے جاتے ہیں۔

سوال: جب ایک دیہاتی نے اسلام کے احکام و قواعد کی زیادہ تعداد پر آسان نصائح کا پوچھا تو آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا: "تمہاری زبان مسلسل یادِ الٰہی سے تر رہے"۔

سوال: ایک روایت کے مطابق سب سے افضل ذکر اور سب سے افضل دعا کون سی ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے افضل ذکر "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" ہے اور سب سے افضل دعا "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" ہے۔

سوال: آپ ﷺ کو وادیِ بطحا (مکہ) کو سونے کا بنانے کی پیشکش کی گئی تو آپ ﷺ نے خدا سے کیا التجا کی؟

جواب: آپ ﷺ نے عرض کیا کہ میں ایک دن پیٹ بھر کر کھاؤں اور ایک دن بھوکا رہوں تاکہ بھوک میں آہ و زاری کروں اور سیر ہو کر تیرا شکر ادا کروں۔

سوال: بستر پر لیٹتے وقت آپ ﷺ نے حضرت براء بن عازبؓ کو کون سا مسنون طریقہ اور دعا سکھائی؟

جواب: آپ ﷺ نے وضو کر کے دائیں کروٹ لیٹنے اور یہ اقرار کرنے کا حکم دیا کہ "اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کیا اور تیرے اترے ہوئے احکام و نبی پر ایمان لایا"۔

سوال: صحابہ کے پوچھنے پر کہ "سونے چاندی کے خرچ اور جہاد میں گردنیں مارنے سے بھی افضل عمل کون سا ہے؟" آپ ﷺ نے کیا جواب دیا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ عمل "اللہ کا ذکر" ہے جو تمام جہادوں سے بڑھ کر اور عذاب سے نجات دلانے والا ہے۔

سوال: زندگی کے آخری لمحے میں افاقہ ہونے پر آپ ﷺ کی زبان مبارک پر کیا الفاظ تھے؟

جواب: آپ ﷺ نے چھت کی طرف نظر بلند کر کے فرمایا: "اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی" (اے اللہ! رفیقِ اعلیٰ)۔

***

اعلان برائے اسامی درجہ دوئم صدر انجمن احمدیہ قادیان

شرائط

(1) اُمیدوار کی عمر 18 سال سے زیادہ اور 25 سال سے کم ہو۔
(2) اُمیدوار کی تعلیمی قابلیت کم از کم 10+2 ٪45 فیصد نمبرات کے ساتھ ہونی چاہئے۔
(3) اُمیدوار اردو/انگریزی کمپوزنگ جانتا ہو اور رفتار 25 الفاظ فی منٹ ہو۔
(4) اس اعلان کے بعد 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں موصول ہونگی انہیں پر غور ہوگا۔
(5) نصاب امتحان کمیشن برائے کارکنان درجہ دوم درج ذیل ہے۔ پرچے کے ہر جزء میں کامیاب ہونا لازمی ہے۔

جزء اوّل	1. قرآن کریم: ناظرہ مکمل و پہلا پارہ باترجمہ 2. چالیس جواہر پارے مکمل 3. نماز مکمل باترجمہ	30 نمبرات
جزء دوم	1. کتاب کشتی نوح، برکات الدعا، دینی معلومات 2. نظم از درّثمین (شان اسلام) 3. مضمون بابت عقائد جماعت احمدیہ	20 نمبرات
جزء سوم	انگریزی بمطابق معیار انٹرمیڈیٹ (10+2)	20 نمبرات
جزء چہارم	حساب بمطابق معیار میٹرک (دفتری ایمپرسٹ سے متعلق سوالات)	20 نمبرات
جزء پنجم	معلومات عامہ (G.K)	10 نمبرات

(6) تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والے اُمیدواران کا ہی انٹرویو ہوگا۔
(7) تحریری امتحان، کمپیوٹر ٹیسٹ و انٹرویو میں کامیابی کی صورت میں اُمیدوار کو نور ہسپتال قادیان سے طبی معائنہ کروانا ہوگا اور صرف وہی اُمیدوار خدمت کے اہل ہوں گے جو نور ہسپتال کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گے۔
(8) سلیکشن کی صورت میں اُمیدوار کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔ بعد میں رہائش کے تعلق سے موصول ہونے والی درخواست پر کوئی کارروائی نہیں ہوگی۔
(9) سفر خرچ قادیان آمد و رفت اُمیدوار کے اپنے ذمہ ہوں گے۔
نوٹ:- تحریری امتحان و انٹرویو کی تاریخ سے اُمیدواران کو بعد میں مطلع کیا جائیگا۔

نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان
موبائل: 09682627592، 09888232530۔ دفتر: 01872501130
E-mail:nazaratdiwanqdn@gmail.com

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"پس ہمیں اپنی تبلیغی سرگرمیوں میں ایک تسلسل پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ سال میں ایک یا دو دفعہ عشرہ تربیت منا لیا، عشرہ تبلیغ منا لیا، سڑکوں پہ کھڑے ہو کر لٹریچر تقسیم کر دیا اور سمجھ لیا کہ تبلیغ کا حق ادا ہو گیا۔" (خطبہ جمعہ 8/ستمبر 2017ء)

طالب دعا: بی۔ ایس۔ عبدالرحیم ولد مکرم شیخ علی صاحب مرحوم (صدر جماعت احمدیہ منگلور، کرناٹک)

HOTEL
HOTEL FIRDOUS
SALANDI BY PASS (BHADRAK)
Nearest to Bus Stand & Railway Station
A/C & Non A/C Rooms, Marriage & Confrence Hall, Laundry Facility
Landline : 06784-240620 Mobile : 9078517843, 7852974737
طالب دعا: شیخ طاہر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 12646: میں Amtul Alim زوجہ مکرم Syed Obaidullah صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری تاریخ پیدائش 01.01.1972 ، پیدائشی احمدی، حالیہ پتہ: -Panasudha,Sadanan dapur,Distt-Kendrapara,Pin-754250,INDIA، بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 24.11.2025 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی بھی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ زیورات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے: ایک جوڑی کان کی بالی 05 گرام (22 کیریٹ)، حق مہر 5000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : Sayed Obaidullah الامتہ: Amatul Alim گواہ : Leakat Khan

مسل نمبر 12647: میں Safiruddin Khan ولد مکرم Samad Khan صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ Business، تاریخ پیدائش 12.08.63، تاریخ بیعت 1995، حالیہ پتہ: -Vill-Odia Sasan(Gad pada),Post-Rautpada,Distt-Balasore,INDIA بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 24.09.2025 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت مندرجہ ذیل جائیداد ہے: 6 ڈسمل زمین (پلاٹ) موضع: گڈپدا۔ موجودہ قیمت 6,00,000 روپئے۔ سروے نمبر: 207/293، پلاٹ نمبر: 1168/139، 1167/139۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 7,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : SK Ali Qadir العبد: Safiruddin Khan گواہ : Sharif Khan

مسل نمبر 12648: میں حفصہ فضل ملکانہ بنت فضل احمد صاحب ملکانہ قوم: احمدی مسلمان، پیشہ: طالبہ علم، تاریخ پیدائش 19.12.2007 ، تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی، حالیہ پتہ: محلّہ ناصر آباد، قادیان، انڈیا، بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 12.01.2026 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت درجہ ذیل جائیداد ہے: زیورات طلائی چین 1 عدد (22 کیریٹ) 2.440Gms، انگوٹھی 2 عدد مع نگ (22 کیریٹ) 4.500Gms، بالیاں ایک جوڑا (22 کیریٹ) 1.930Gms، لاکٹ 1 عدد (22 کیریٹ) 1.290Gms، ایک جوڑا ٹوپس (22 کیریٹ) 1.230Gms۔ کُل وزن زیورات طلائی 11.190Gms ۔ کُل وزن زیورات نقرئی 30Gms400mlgm۔ اس کے علاوہ خاکسار کی کوئی بھی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : حافظ مظہر احمد طاہر الامتہ: حفصہ فضل ملکانہ گواہ : انصر احمد ندیم

مسل نمبر 12649: میں وسیم احمد خان ولد مکرم الطاف احمد خان صاحب قوم بمبہ پیشہ: سرکاری ملازمت محکمہ تعلیم، تاریخ پیدائش 15.07.1984، عمر 42 سال، تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی، حالیہ پتہ: اندورہ، شانٹن، اننت ناگ، جموں وکشمیر، INDIA، بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 17.01.2026 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت مندرجہ ذیل جائیداد ہے: (1) زمین 06 مرلہ زیر خسرہ نمبر 387۔ کھاتا نمبر 19۔ کھیوٹ نمبر 03 بمقام اندورہ۔ (2) رہائشی مکان مندرجہ بالا زمین پر تعمیر شدہ ہے۔ مکان یک منزلہ پکا 2019ء میں تعمیر شدہ ہے۔ مکان کا رقبہ 816 مربع فٹ ہے۔ M/S DESIGN AID Engineering & Industrial Consultants کے تخمینہ کے مطابق مندرجہ بالا زمین اور رہائشی مکان کی مالیت آج کے بازاری نرخ کے حساب سے -/11,58,000 روپئے ہے۔ اس کے علاوہ خاکسار کی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ مُستقبل میں کوئی جائیداد ہونے پر ضرور مرکز کو مطلع کروں گا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/72754 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مشتاق احمد خان العبد: وسیم احمد خان گواہ : ڈاکٹر رفیق یعقوب خان

مسل نمبر 12650: میں حاجرہ بی بی زوجہ مکرم ناصر رحمت خان صاحب قوم: احمدی مسلمان، پیشہ: امور خانہ داری، تاریخ پیدائش 05.03.1982 ، تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی، حالیہ پتہ : -AT/PO-Gundicha pada,Dist-Dhcnkanal,Odisha,759025,INDIA، بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 08.01.2026 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے: (1) حق مہر 20,000 روپئے ہے۔ (2) سونے کا ہار 1 عدد، سونے کی کان کی بالی 1 جوڑی (22 کیرٹ) 1 ایک تولہ۔ (3) چاندی کی پائل 1 جوڑی (22 کیرٹ) 5 پانچ تولہ۔ اس کے علاوہ خاکسار کی کوئی بھی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مُظفر خان الامتہ: ہاجرہ بی بی گواہ : جلال الدین خان

مسل نمبر 12651: میں آصفہ پروین زوجہ مکرم فاتح الدین احمد صاحب تقی، قوم: احمدی مسلمان، پیشہ: امور خانہ داری، تاریخ پیدائش 20.09.1977 ، تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی، حالیہ پتہ: مکان نمبر 18-8-254/1/102BA کنچن باغ، رکشاپورم کالونی، حیدر آباد، 500058، تیلنگانہ، انڈیا، بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 07.12.2025 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال خاکسار کے نام کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ جب بھی حاصل ہوگی اس کی اطلاع دے دی جائے گی۔ منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے: طلائی زیور جس کا وزن 3.75 تولے (22 کیریٹ) ہے اور اس کی قیمت اندازاً چار لاکھ روپئے ہوگی۔ حق مہر 18,000 روپئے ہے جو شوہر کی جانب سے تاحال ادا نہیں کئے گئے ہیں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : فاتح الدین احمد تقی الامتہ: آصفہ پروین گواہ : غلام طیّب احمد خان

مسل نمبر 12652: میں صبا کوکب زوجہ مکرم نیّر احمد صاحب، قوم: احمدی مسلمان، پیشہ: امور خانہ داری، تاریخ پیدائش 12.12.1994، تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی، حالیہ پتہ: مکان نمبر 18-2-888/10/1189 نمرہ کالونی چاونی غلام مرتضیٰ، فلک نما، حیدر آباد، انڈیا، بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 23.11.2025 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال خاکسار کے نام کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ حق مہر مبلغ 1,00,000 (ایک لاکھ) روپئے ہے جو شوہر کی جانب سے قابل ادا ہے۔ زیور کی فصیل حسب ذیل ہے: طلائی زیور جس کا وزن 7 تولے (22 کیریٹ) ہے اور اس کی قیمت اندازاً 7,00,000 روپئے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : نیّر احمد الامتہ: صبا کوکب گواہ : غلام طیّب احمد خان

مسل نمبر 12653: میں Farooq Ahmed ولد مکرم Late Aijaz Hussain Sb صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ Rtd.Civil Engineer.Self Employed، تاریخ پیدائش 26.08.56، تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی، حالیہ پتہ: Kamlapuri Colony, Hyd,INDIA,8-3-833/213، بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 24.07.2025 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت مندرجہ ذیل جائیداد ہے: -Plot No.213,Ka mlapuri Colony,Hyderabad. Plot Sizeu is 75 Fts X 40 Fts.333 Sq.yds۔ میرا گزارہ آمد ماہوار 2,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: Tahir Ahmed العبد: Farooq Ahmed گواہ : Umar Abdul Qadeer

مسل نمبر 12654: میں مدثر احمد ولد مکرم بشارت احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ: تجارت، تاریخ پیدائش 18.08.80، تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی، حالیہ پتہ: 18-2-888/10/256 چاونی غلام مرتضیٰ، فلک نما، حیدر آباد، انڈیا، بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 11.04.2025 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت خاکسار کے نام کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ جب بھی حاصل ہوگی اس کی اطلاع دے دی جائے گی۔ میرا گزارہ آمد ماہوار -/5,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشارت احمد العبد: مدثر احمد گواہ : غلام طیّب احمد خان

***

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
Email: badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
Weekly BADAR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA
Postal Reg. No. GDP/001/2026-28 Vol. 75 Thursday 6 August- 2026 Issue. 32

ACT. MANAGER
ATHAR AHMAD SHAMIM
Mobile : +91 9815639670
Email:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (WEIGHT : 50 -100 Gms/Issue)

ہم چاہے جتنے مرضی عہد کرتے رہیں نعرے لگاتے رہیں اگر ہمارے اندر تقویٰ نہیں تو یہ نعرے صرف نعرے ہی ہیں

خلاصہ افتتاحی خطاب حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع جلسہ سالانہ برطانیہ 24/جولائی 2026ء بمقام حدیقۃ المہدی

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلسے کے مقاصد کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ

ہم یہ جلسہ اس لیے منعقد کر رہے ہیں تا کہ ہمارے اندر اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت و مؤاخات میں ایک دوسرے کے لیے نمونہ بن جائیں۔

پس اسی مقصد کے لیے ان جلسوں کا انعقاد ہوتا ہے اور اسی مقصد کے لیے آج آپ لوگ یہاں جمع ہوئے ہیں۔

یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ جب تک ہم اس مقصد کو پانے کے لیے اپنی پوری کوشش نہیں کریں گے ہمارا مسیح موعودؑ کی بیعت میں آنا بھی بے مقصد ہے اور ان جلسوں میں آنا بھی بے مقصد ہے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ

اسلام کی تعلیم کی جڑ تقویٰ ہے، اگر تقویٰ ہے تو انسان اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم پر عمل کرسکتا ہے ورنہ دین پر عمل کرنے کا ہمارا نعرہ صرف ایک نعرہ رہ جائے گا۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اس بنیادی مقصد کو اپنے ایک شعر میں یوں بیان فرمایا ہے کہ

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے   اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

یہ دوسرا مصرعہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو الہاماً فرمایا تھا۔ پس تقویٰ ہی اصل جڑ ہے جب تک یہ ہم میں رہے گی ہم اپنے مقصد میں بھی کامیاب ہوتے رہیں گے۔ قرآن کریم اور شریعت پر کامل ایمان لانے کے لیے تقویٰ ضروری ہے، عبادات بجالانے کے لیے تقویٰ ضروری ہے، گھریلو معاملات میں حسنِ سلوک کرنے کے لیے تقویٰ ضروری ہے۔

اسلام میں سب سے زیادہ معزز وہ شخص ہے جو متقی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ متقیوں کا دوست اور مددگار ہے۔ وہ متقی سے محبت کرتا ہے، بہترین انجام متقیوں کا ہوگا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت کے لیے بھی تقویٰ کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔

ہم چاہے جتنے مرضی عہد کرتے رہیں، نعرے لگاتے رہیں کہ ہم جماعت سے وابستہ ہیں، حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں آگئے ہیں، ہم آنحضرت ﷺ پر کامل ایمان رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان و یقین رکھتے ہیں۔ لیکن اگر ہمارے اندر تقویٰ نہیں تو یہ نعرے صرف نعرے ہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فلاح و کامیابی کے لیے تقویٰ کو شرط قرار دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار مقامات پر تقویٰ کی اہمیت کو واضح فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نصیحت فرمائی ہے کہ تم تقویٰ میں بڑھنے کی کوشش کرو۔ اگر تم تقویٰ میں آگے بڑھو گے تو ایمان میں اور قربِ الٰہی کے حصول میں بھی آگے بڑھو گے۔

اگر ہم نے کامیابیاں حاصل کرنی ہیں، اپنی اصلاح کرنی ہے، اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے تو اس کے لیے ہمیں متقی بننا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے آغاز میں ہی فرمادیا ہے کہ یہ ایسی کتاب ہے کہ جس کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ متقیوں کے لیے ہدایت ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے واضح فرمادیا کہ تم اللہ تعالیٰ کی کتاب سے، اس کے پیغام سے، اس کی شریعت سے تب ہی فائدہ اٹھا سکتے ہو جب تمہارے اندر تقویٰ ہو۔

پس اس بات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہیے کہ تقویٰ کے بغیر اسلام میں انسان کا کوئی مقام نہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قرآن شریف نے تو اپنے نزول کی علتِ غائی یہ قرار دی ہے کہ تقویٰ کی راہوں کو سکھائے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک اَور موقع پر قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ مومنوں کے لیے تو اللہ تعالیٰ نے اس قرآن میں شفا اور رحمت رکھی ہے مگر ظالموں کو یہ صرف خسارے میں بڑھاتا ہے۔ جن میں تقویٰ نہیں انہیں قرآن کریم کوئی راہ نہیں دکھا سکے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

ہماری شریعت اور قرآن کریم میں یہی حکم ہے کہ غضِ بصر سے کام لو اور نظریں نیچی رکھو۔ اگر لوگ اس پر عمل کرنے لگ جائیں اور تقویٰ کی یہ حالت پیدا ہو جائے تو انسان بہت سارے گناہوں سے بچ سکتا ہے۔

آج کل کے معاشرے میں یہی وہ گناہ ہیں جو دنیا کو تباہی کی طرف لے جارہے ہیں۔ فرمایا عورتوں کے حسن کے قصے مت سنو اور ان کاموں سے پرہیز کرو جن سے تمہیں ٹھوکر لگ سکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نجات بغیر نبی کریم ﷺ پر ایمان لانے اور آپؐ کی ہدایات نماز وغیرہ پر عمل کرنے کے بغیر نہیں مل سکتی۔

پھر ایسے ہی مالی عبادت بھی ہے۔ جس قدر انسان کرسکتا ہے وہ صرف یہ ہے کہ اپنے اموالِ مرغوبہ میں سے کچھ خدا کے لیے دے دے۔ اسی لیے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ وہ ہیں جو اس میں سے خرچ کرتے ہیں جو ہم نے انہیں دیا ہے۔

فرمایا: جو کچھ انسان کو ہر ایک قسم کی نعمت مثلاً اس کی جان اور صحت اور علم اور طاقت اور مال وغیرہ میں سے دیا گیا ہے اس کی کوشش سے صرف مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ تک اپنا اخلاص ظاہر کرسکتا ہے اور اس سے بڑھ کر بشری قوتیں طاقت نہیں رکھتیں۔

فرمایا: یہ احساس کہ یہ میری چیز ہے یہ بھی ایک مرض ہے۔ اگر تم ہر چیز کو اللہ تعالیٰ کی چیز سمجھو گے تو یہ تقویٰ ہے۔

حضورؑ فرماتے ہیں نماز کو خوب سنوار سنوار کر پڑھنا چاہیے کیونکہ

نماز سب ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے۔ اس لیے کہا گیا ہے کہ نماز مومن کی معراج ہے۔

اس دین میں ہزاروں لاکھوں اولیاء اللہ، راستباز، ابدال اور قطب گزرے ہیں۔ انہوں نے یہ مدارج اور مراتب اسی نماز کے ذریعے حاصل کئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قرآن شریف کو سمجھنے اور اس کے موافق ہدایت پانے کے لیے تقویٰ ضروری ہے۔ پھر آپؑ نے ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تک انسان اپنے اخلاقِ ردیّہ کو نہیں چھوڑتا اس وقت تک وہ ان اخلاق کے مقابل پر جو اخلاقِ فاضلہ ہیں ان کو قبول نہیں کرسکتا کیونکہ دو ضدیں ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتیں۔ اصل چیز یہ ہے کہ انسان تقویٰ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ آپؑ نے اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ متقی کو پیار کرتا ہے۔

خدا تعالیٰ کی عظمت کو یاد کر کے سخت ترساں رہو، اور یاد رکھو کہ سب اللہ کے بندے ہیں۔ کسی پر ظلم نہ کرو، نہ کسی کو حقارت سے دیکھو۔ جماعت میں اگر ایک آدمی گندا ہوتا ہے تو وہ سب کو گندا کر دیتا ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ

ہمیشہ دیکھنا چاہیے کہ ہم نے تقویٰ اور طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہاتِ دنیا سے آزاد کر کے اُس کے کاموں کا خود متکفل ہوجاتا ہے۔

جیسا کہ فرمایا جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لیے راستہ مَخلَصی کا نکال دیتا ہے اور اس کے لیے ایسی روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے گمان میں بھی نہیں ہوتا۔

فرمایا: یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کمزور ہے، وہ بڑی طاقتوں والا ہے۔ جب اس پر کسی امر میں بھروسہ کرو گے تو وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا۔ جو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے تو وہ اُس کے لیے کافی ہوجاتا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا پس

ہمیں جلسہ پر آنے کا تب ہی فائدہ ہوسکتا ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور اپنے عہدِ بیعت کی تجدید کرنے کے لیے یہاں حاضر ہوں اور یہ عہد کریں کہ یہاں سے ہم نیکی اور تقویٰ پر عمل کرنے والے بن کر نکلیں گے۔

آپؑ نے فرمایا کہ ہماری جماعت کے لیے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلۂ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے۔

آخر میں حضورِ انور نے فرمایا کہ

ان دنوں میں ذکرِ الٰہی پر بھی بہت زور دیں۔ اپنے لیے، جماعت کے لیے اور عالَم اسلام کے لیے بہت دعا کریں۔ پوری دنیا کے لیے بھی بہت دعا کریں۔

اللہ تعالیٰ انہیں اپنی پہچان عطا کرے اور ہمیں بھی تبلیغ کے مقصد کو پورا کرنے اور تقویٰ پر چلتے ہوئے ان تک پیغام پہنچانے کی توفیق دے۔

***

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad